# E-Content

Instructional Media Centre
Maulana Azad National Urdu University
Gachibowli, Hyderabad - 32
T.S. India

## Subject / Course - B.A.

**Paper** : **Usool-e-Samajiyaat**

**Module Name/Title** : **Social Institutions: Definition, Characteristics & Functions**

| DEVELOPMENT TEAM | |
|---|---|
| **CONTENT** | DDE SLM/ Dr. Saheed |
| **PRESENTATION** | Dr. Saheed |
| **PRODUCER** | Md. Imtiyaz Alam |

IMC MANUU
Instructional Media Centre
Maulana Azad National Urdu University
Gachibowli, Hyderabad - 32
T.S. India
//imcmanuu

# بلاک VIII

## خاندان

اکائی 23 : شادی، خاندان اور قرابت داری

اکائی 24 : شادی، خاندان اور قرابت داری کی خصوصیات اور فرائض

B. NO. 01

# اکائی 23 شادی، خاندان اور قرابت داری

ساخت

23.0 مقاصد
23.1 تمہید
23.2 شادی کا مفہوم اور اس کی تعریف
23.3 خاندان کے معنی اور تعریف
23.4 قرابت داری کے معنی اور اس کی تعریف
23.5 شادی خاندان اور قرابت داری کی ابتدا اور اہمیت
23.6 شادی بیاہ کے قاعدے
23.6.1 بیرون گروہی شادی
23.6.2 درون گروہی شادی
23.6.3 درون گروہی اور بیرون گروہی شادی کے ترجیحی اور ہدایتی اصول
23.7 شادی بیاہ کی قسمیں
23.7.1 یک زوجگی بیاہ
23.7.2 کثیر ازدواجی
23.7.3 گروہی شادی
23.8 خاندان کی قسمیں
23.8.1 ساخت پر منحصر خاندان
23.8.2 اقتدار پر منحصر
23.8.3 نسب پر منحصر
23.8.4 رہائش پر منحصر
23.8.5 تعلقات پر منحصر
23.8.6 شادی پر منحصر
23.9 رہائش کے اصول
23.9.1 پدر مقامی رہائش
23.9.2 مادر مقامی رہائش
23.9.3 دو مقامی رہائش

23.9.4 ماموں مقامی رہائش
23.9.5 نو مقامی رہائش
23.10 قرابت داری کی قسمیں
23.10.1 خونی رشتہ داروں کا گروہ
23.10.2 ازدواجی رشتہ داروں کا گروہ
23.11 نسب
23.11.1 پدر نسبی
23.11.2 مادر نسبی
23.11.3 دونسبی
23.12 قرابت داری کی نوعیت
23.13 قرابت داری اصطلاحات
23.13.1 احترام
23.13.2 اجتناب
23.13.3 رشتہ مذاق
23.14 خلاصہ
23.15 کلیدی الفاظ
23.16 سفارش کردہ کتابیں
23.17 نمونہ امتحانی سوالات
23.18 اپنی معلومات کی جانچ: نمونہ جوابات

## 23.0 مقاصد

اس اکائی کا اہم مقصد آپ کو شادی، خاندان اور قرابت داری، جیسے اہم اداروں سے واقف کروانا ہے جو سماجیات کے مطالعہ کا اہم پہلو ہیں۔

اس اکائی کو مکمل کرلینے کے بعد آپ اس قابل ہو جائیں گے کہ

- شادی، خاندان اور قرابت دادی کی تعریف کر سکیں
- ان اداروں کی ابتدا اور اہمیت کی تشریح کر سکیں
- خاندان کی مختلف شکلوں کی تشریح کر سکیں
- رہائش کے اصولوں کی تشریح کر سکیں

- قرابت دادی کی مختلف شکلوں کی تشریح کر سکیں
- نسب کے تصور کو سمجھا سکیں

## 23.1 تمہید

شادی خاندان اور قرابت داری سماجیات کے مطالعہ کے اہم پہلوہیں ۔یہ تینوں ادارے ایک دوسرے سے جڑے ہوئے ہیں کوئی بھی ان اداروں کے مفہوم اور ان کی اہمیت کو مکمل طور پر نہیں سمجھ سکتا جب تک کہ وہ دیگر تمام اداروں کے بارے میں واقف نہ ہو۔ خاندان کے ادارہ کے قیام کے لیے شادی بیاہ کا ادارہ بنیادی اہمیت رکھتاہے ۔اور یہ دونوں سماج میں قرابت داری نظام کے ذمہ دار ہیں۔ قرابت داری نظام شریک حیات کے انتخاب کو متعین کرتا ہے ۔اس کی وجوہات ان تینوں اداروں کا مکمل مطالعہ کرنے کے بعد ہی سمجھ میں آسکیں گی۔

## 23.2 شادی کا مفہوم اور اس کی تعریف

شادی کا وجود بہ حیثیت ایک سماجی ادارہ کہ دورِ نامعلوم سے جاری ہے ۔اور موجودہ سماج میں یہ آفاقی نوعیت کا ہے ۔ پھر بھی اس سوال کے سلسلے میں کہ شادی ایک اہم ادارے کی حیثیت سے انسانی سماج میں کیوں موجود ہے ؟اور اس کے جاری رہنے کی وجوہات کیا ہیں ۔سماجیات کے ماہراور دیگر سماجی سائنسدانوں کی اس سلسلہ میں کوئی ایک رائے نہیں ہے ۔شادی اور خاندان کی ابتدا کے بارے میں ہم آگے بحث کریں گے ۔قبل اسکے کہ ہم آگے بڑھیں شادی کے بنیادی مفہوم کو سمجھنا ضروری ہے اور اس مقصد کے لیے اس کی سماجیاتی اہمیت،معنی اور تعریف پر غور کرنا ضروری ہے ۔

شادی ایک آفاقی ادارہ ہے ۔لیکن اس کی عمل آوری کے طریقے مختلف سماجوں میں جدا جدا ہیں ۔در اصل ایسی کوئی تعریف نہیں ہے جو تمام اقسام کی شادیوں کو جامع طور پر کوئی بیان کرسکے ۔ویسٹرمارک (Westermark) جس نے شادی کی تاریخ پر کئی کتابیں لکھی ہیں اس نے شادی کی تعریف اسطرح کی ہے مرد اور عورت کے درمیان ایسا استوار راستہ جو بچوں کی پیدائش کے بعد تک قائم رہتاہے ۔میلی نوسکی (Malinowski) کی تعریف کے مطابق شادی بچوں کی پیدائش اور نگہداشت کا ایک معاہدہ ہے ۔لینڈ برگ (Lund berg) کے الفاظ میں شادی ان قاعدے اور قوانین پر مشتمل ہے ۔جو شوہراور بیوی دونوں کے لیے حقوق ،فرائض اور مراعات متعین کرتے ہیں ۔شادی کی ایک تعریف میں افزائش نسل کے لیے مرد اور عورت کا ایک سماجی منظور شدہ اتحاد مراد ہے ۔

ان تمام نظریات کے مطابق شادی مرد اور عورت کے درمیان سماجی طور پر منظورشدہ اتحاد ہے ۔عام طور پر اس کو مستقل سمجھا جاتا ہے جب تک کہ یہ طلاق کے ذریعہ یاکسی ایک فریق کی موت کی وجہ سے ختم نہ ہو۔جیسا کہ شادی کو مرد اور عورت کے درمیان ایک سماجی منظور شدہ اتحاد سمجھا جاتاہے اسی طرح افزائش نسل کے لیے یہ ایک سماجی شرط ہے ۔کیوں کہ شادی کے بغیر خاندان کا ادارہ وجود میں نہیں آسکتا۔ ایسے بچے جو غیر شادی شدہ والدین کے ہوں وہ سماج میں قبول نہیں کیے جاتے اسی لئے شادی کو خاندان کی بنیاد سمجھا جاتا ہے ۔ یہ دونوں ادارے آپس میں مربوط ہیں ۔کیونکہ شادی کا ادارہ افزائش نسل اور بچوں کی دیکھ بھال ،بچوں کا اپنے والدین پر طویل انحصار ہوالدین

کی طویل نگرانی ۔ اور تربیت پر مشتمل ہوتا ہے ۔جیسا کہ وہ ویسٹر مارک نے کہا یہ ولدیت اور افزائش نسل کا امتزاج ہے ۔ جو انسانی شادی کا سبب بنتا ہے ۔ شادی کی جڑیں خاندان میں پیوست ہیں نہ کہ خاندان کی جڑیں شادی میں ۔

سماجی نقطہ نظر سے جنسی اور ولدیت کی اہمیت کی بناء پر شادی کو سماجی قبولیت حاصل ہوتی ہے ۔ اور یہ قانونی معاہدہ بن گیا ہے ۔ جو شوہر اور بیوی اور والدین اور بچوں کے تعلقات کی وضاحت کرتا ہے ۔ اس کا انعقاد علی الاعلان ہونا چاہیئے بعض اوقات اس کو مذہبی توثیق اور تقدس بھی حاصل ہوتا ہے ۔

ہم شادی کی تعریف اس طرح کرسکتے ہیں کہ یہ ایک یا ایک سے زائد مرد اور عورت کے درمیان سماجی منظور شدہ اتحاد ہے جس کے تحت یہ توقع ہوتی ہے کہ مرد اور عورت شوہر اور بیوی کا رول انجام دیں گے ۔ یہ شخصی تعلقات کی ایک خاص قسم ہے ۔ جسمیں باہمی حقوق اور مراعات شامل ہیں ۔ بنیادی طور پر یہ جنسی تعلقات کو باقاعدہ بنانے کا ایک ذریعہ ہے ۔ یہ ادارہ خاندانی تنظیم کی بنیاد ہے ۔ اس موضوع پر آگے بڑھنے سے پہلے ہم کو دوسرے موضوع پر یعنی خاندان کے بارے میں بھی کچھ معلومات حاصل کرنی چاہیے ۔

## اپنی معلومات کی جانچ کیجیے ۔

1 شادی کی تعریف کیجیے

## 23.3 خاندان کے معنی اور اس کی تعریف

خاندان کو سماجی تنظیم کی بنیادی اکائی سمجھا جاتا ہے ۔ دنیا کے تمام سماجوں میں خاندان کی متعدد شکلیں پائی جاتی ہیں ۔ جیسا کہ پہلے بتایا گیا ہے دو یا دو سے زائد افراد کے درمیان ازدواجی اتحاد خاندان کی بنیاد ہے ۔ اس اتحاد کی وجہ سے خاندان میں افراد کی تعداد زیادہ ہوتی ہے اور ان کو سماجی توثیق حاصل ہوتی ہے ۔ خاندان سماج کی سب سے چھوٹی اور متحد اکائی ہے ۔

خاندان کی کوئی ایک جامع تعریف کرنا مشکل ہے ۔ اگر ہم ماہرین سماجیات کی تعریفات پر غور کریں تو یہ بات واضح ہو جائے گی ۔

برجس اور لاک (Burgess & Locke) نے خاندان کی تعریف اس طرح کی ہے ۔ افراد کا ایسا گروہ ہے جو شادی ،خونی رشتہ ، اور متبنی بندھن سے بندھا ہوا ہو ،جس سے ایک گھرانہ وجود میں آتا ہے ۔ افراد کے درمیان میں عمل جاری رہتا ہے اور شوہر اور بیوی ، ماں باپ بیٹا بیٹی ، بہن اور بھائی کے رول کو نبھاتے ہوئے ایک مشترکہ تمدن وجود میں لاتے ہیں ۔ میک آئیور (Mac Iver) کے الفاظ میں خاندان ایک ایسا مختصر اور نسبتاً پائیدار گروہ ہے جو بچوں کی پیدائش اور نشوونما کا سبب بنتا ہے (میک آئیور 230) کنگسلے ڈیوس (Kingsley Davis) کے مطابق " خاندان افراد کا ایک ایسا گروہ ہے جو خونی قرابت داری پر مبنی ہوتا ہے

ایلیٹ اور میرل خاندان کو ایک حیاتیاتی اکائی کہتے ہیں ۔جو شوہر، بیوی اور بچوں پر مشتمل ہوتی ہے ۔ امریکی مردم شماری کے بیورو کے مطابق خاندان دو یا دو سے زائد افراد کا گروہ ہے جو خونی رشتہ، شادی، گود لینے اور رہائش کے ذریعہ مربوط ہوتے ہیں ۔

خاندان ایک حیاتیاتی اکائی ہے جو شوہر اور بیوی کے درمیان جنسی تعلقات کی اجازت دیتی ہے ۔ اور اس کو سماج کی سب سے چھوٹی اور متحد اکائی سمجھا جاتا ہے

مرڈاک (Murdock). خاندان کے بارے میں کہتا ہے کہ یہ ایک سماجی گروہ ہے ، مشترکہ رہائش، معاشی تعاون اور افزائش نسل اس کی خصوصیات ہیں ۔ مرڈاک خاندان کو شادی سے علاحدہ ایک اکائی تصور کرتا ہے ۔جو بالغ جوڑوں کے درمیان جنسی تعلقات کی بناء پر وجود میں آتا ہے ۔ وہ کہتا ہے کہ ایسے تعلقات کے قیام یا ٹوٹنے کا انحصار آپسی ذمہ داریوں اور برتاؤ کے اقدار پر ہوتا ہے ۔ جن کے مطابق افراد بعض پابندیاں ایک دوسرے پر لاگو کرتے ہیں ۔

شادی اور خاندان ایک دوسرے سے جڑے ہوئے ہیں ۔ انسانی شادی کو آفاقی سطح پر بھی مان لیا گیا ہے نہ صرف ایسے تعلقات کے لیے جو جائز بچوں کی موزوں نگہداشت کے موقع فراہم کرتے ہوں بلکہ ایک ادارہ کی حیثیت سے جو شوہر اور بیوی کے رشتہ داروں کے گروہ کے درمیان قانونی ، اخلاقی ، سماجی اور معاشی تعلق قائم کرتے ہیں ۔

قرابت داری کے مطالعہ کی اہمیت کو کم نہیں کیا جاسکتا اس لئے شادی اور خاندان کے مطالعہ کے لیے پہلے قرابت داری کے مفہوم اور اس کی اہمیت کو سمجھنا چاہیے ۔

## اپنی معلومات کی جانچ کیجیے۔

2۔ خاندان کی تعریف کیجیے ۔

## 23.4 قرابت داری کے معنی اور اس کی تعریف

قرابت داری ایک سماجی رشتہ داری ہے ۔جو حقیقی یا فرضی خونی رشتوں پر منحصر ہوتی ہے ۔والدین اور بچے قرابت دار ہوتے ہیں ۔ جب تعلقات راست طور پر نا معلوم ہوں تاہم ارکان یہ سمجھتے ہوں کہ وہ دور کے آباو اجداد کے ذریعہ ایک دوسرے سے جڑے ہوئے ہیں تب بھی ارکان کو قرابت دار سمجھا جاتا ہے قبائلی سماج کے لئے یہ زیادہ صحیح ہے ۔ موجودہ سماج میں قرابت دار ان ارکان کو سمجھا جاتا ہے جو مشترکہ آباو اجداد سے چلے آرہے ہوں ۔

قرابت داری نظام خاندان کی طرح ایک گروہ نہیں ہے اور نہ ہی یہ شادی کی طرح ایک ادارہ جاتی اصولوں کا مجموعہ ہے مرڈاک (Murdock) کے الفاظ میں یہ ایک رشتہ داریوں کے ڈھانچہ کا نظام ہے جس میں افراد ایک دوسرے سے پیچیدہ بندھنوں میں بندھے ہوئے ہیں ۔(مرڈاک : 62)بعض قرابتی رشتے جو دوسروں کو الگ کرتے ہیں افراد کو ایک سماجی گروہ جیسے انفرادی خاندان میں متحد کرسکتے ہیں ۔

قرابت داری افزائش نسل کا ایک بنیادی بندھن ہوتا ہے ۔جس میں افراد ایک دوسرے سے مربوط ہوتے ہیں ۔ خونی رشتہ داری افراد

کو دیگر رشتوں سے زیادہ مضبوط تعلقات میں باندھتے ہیں ۔ دوسری قسم کی رشتہ داری جو فرد کی زندگی میں ضروری ہے شادی کے ذریعہ وجود میں آتی ہے جس کو ازدواجی قرابت داری کہتے ہیں ۔ یہ سماجی یا قانونی منظور شدہ ازدواجی تعلقات سے بنتی ہے ۔ ہم خونی قانونی قرابت داری پر بعد میں تفصیلی بحث کریں گے ۔ یہاں جس نقطہ پر زور دینا ہے وہ ان رشتوں کی سماجی پہچان ہے مثال کے طور پر ایک گود لیا ہوا بچہ بھی کسی کا اپنا قرابت دار مانا جاتا ہے ۔ قبائلی سماج میں جہاں بچہ کی پیدائش پر باپ کی شخصیت واضح نہیں ہوتی ۔ ایسے شخص کو باپ مانا جاتا ہے جو اس قبیلہ میں مخصوص رسومات کی ادائیگی کا مجاز سمجھا جاتا ہے ۔ یہ ان سماجوں میں دیکھا جاتا ہے جہاں ایک عورت ایک سے زائد شوہروں سے تعلق رکھتی ہے ۔ اس موضوع پر ہم شادی کے اقسام پر بحث کرتے وقت زیادہ توجہ دیں گے ۔

## اپنی معلومات کی جانچ کیجیے۔

3. قرابت داری کی تعریف کیجیے ۔

______________________________________________

______________________________________________

______________________________________________

## 23.5 شادی خاندان اور قرابت داری کی ابتدا اور اہمیت

جیسا کہ ہم پہلے پڑھ چکے ہیں ۔ شادی اور خاندان میں گہرا ربط ہے ۔ اور وہ ایک دوسرے پر منحصر ہوتے ہیں ۔ شادی یا خاندان کی ابتدا سے متعلق کوئی بھی قیاس آرائی دونوں پر مشتمل ہوتی ہے ۔ یہاں پر قیاس کی اصطلاح اس لئے استعمال کی گئی ہے ا کہ ماہر سماجیات شادی اور خاندان کی ابتدا سے متعلق یکساں رائے نہیں رکھتے ۔ سماجی مفکرین ارسطو اور افلاطون کا خیال ہے کہ ابتدائی خاندان کی نوعیت پدرسری ہوتی تھی ۔ اور یہ ایک زوجگی خاندان ہوتا تھا ۔ اور خاندان میں باپ کو اقتدار حاصل ہوتا تھا ۔

اس کے بعد اسپنسر (Spencer) اور مورگن (Morgan) نے شادی اور خاندان کی ابتدا کو ارتقائی انداز سے پیش کیا ہے ۔ ان کا خیال ہے کہ ابتدائی سماجی تنظیم میں جنسی آزادی تھی اور جنسی تعلقات پر پابندی نہیں تھی ۔ اور بچوں کو گروہ کی اولاد سمجھا جاتا تھا ۔ اس لئے ارتقاء پسند مفکرین اس بات پر زور دیتے ہیں کہ ابتدائی سماجوں میں شادی بیاہ کی کوئی خاص شکل نہیں تھی ۔ اور نہ ہی موجودہ دور کی طرح خاندان کا کوئی وجود تھا ۔

بچوں کی پرورش ماں ہی کرتی تھی اور بچے صرف ماں کو ہی جانتے تھے ۔ کیوں کہ وہی ان کی بنیادی ضروریات کی تکمیل کرتی تھی ۔ باپ نامعلوم ہوتا تھا ۔ اور اس کا رول صرف افزائش نسل تک محدود تھا ۔ پھر بھی اگر ابتدائی سماجوں میں خاندان کی شکل کہیں نظر آتی ہے تو وہ صرف ماں مرکزی خاندان نظر آتا ہے جس میں باپ کی کوئی اہمیت نہیں ہوتی تھی ۔

جیسے جیسے انسان ترقی کرتا گیا اس میں اپنا قبضہ رکھنے کی خصوصیت بڑھتی گئی اور آدمی اپنے بیوی بچوں کے بارے میں سوچنے لگا ۔ اور ان کو اپنی ملکیت سمجھنے لگا ۔ اس مرحلہ پر ایک مرد اور عورت کے درمیان تعلقات اور باپ مرکزی خاندان کی ابتداء ہوئی ۔ بعض سماجوں میں اس آدمی کے وقار میں اضافہ ہوتا تھا اگر اس کی ایک سے زائد بیویاں ہوں ۔ اس لئے اس نے ایک سے زائد بیویاں رکھنا شروع کیا ۔ جس سے شادی کی ایک نئی قسم کا وجود عمل میں آیا ۔ جسے تعدد ازدواج بیاہ (Polygamy) کہتے ہیں ۔ شادی کی قسموں کے تحت ہم اس پر بحث کریں

گے ۔

ویسٹرمارک (Westmark) کا یہ نظریہ ہے کہ آدمی ہمیشہ یک زوجگی بیاہ کو ترجیح دیتا ہے ۔ اس کے تحت ایک آدمی ایک عورت سے شادی کرتا ہے ۔ دوسری قسمیں جن میں مکمل جنسی آزادی یا تعدد ازدواج کا طریقہ رائج تھا اس کو محض ایک موقتی طریق فرض کرتے ہوئے اس کو شادی کے ادارہ میں شریک نہیں کیا گیا ۔

دیگر مفکرین جیسے بریفالٹ کہتا ھیکہ ماں کا رول ہمیشہ اہم رہا ہے اس لیے ماں مرکزی خاندان سب سے پہلی شکل تھی اور باپ مرکزی خاندان بعد کا ارتقاء ہے ۔

خاندان کی ابتدا کے تعلق سے مختلف نقاط نظر ہونے کی وجہ سے جدید سماجیات داں اس پر زیادہ بحث نہیں کرتے ۔ یہ خیال عام تھا کہ خاندان کی ابتدائی شکل خواہ کچھ بھی رہی ہو بحیثیت بنیادی سماجی اکائی کے یہ انسان کی حیاتیاتی ضروریات کی شادی کے ادارے کے ذریعہ تکمیل کرتا رہا ہے ۔ شادی کے منظور شدہ اصول اور خاندان کی جو قسم قائم کی گئی ہے وہ سب موجودہ سماجی تمدنی ماحول پر منحصر ہے ۔ جو وقت اور مقام کے لحاظ سے بدلتا رہتا ہے ۔

خاندان اور شادی کے آغاز کے بارے میں بغیر تفصیلی بحث کے ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ سماج کے جاری رہنے کے لیے یہ دونوں ادارے ضروری ہیں ۔ خاندان کی تنظیم کے لیے شادی بنیادی ضرورت ہے ۔ اور یہ اہم سماجی ادارہ ہے جس کے ذریعہ مرد اور عورت کے تعلقات کی سماجی شناخت ہوتی ہے ۔

جیسا کہ آپ جانتے ہیں ۔ انسان فطری طور پر سماجی ہے وہ سماج سے علاحدہ نہیں رہ سکتا ۔ پیدائش کے وقت فرد اپنی بنیادی ضروریات، فطری اور سماجی تسکین کے لیے اپنے والدین پر منحصر ہوتا ہے اس لیے اگر کوئی باقاعدہ تنظیم نہ ہو تو ان ضروریات کی تکمیل کرنا ممکن نہیں ہے ۔ شادی کے ادارہ کے ذریعہ جنسی تعلقات میں باقاعدگی پیدا کی گئی ہے ۔ اور خاندان کے ذریعہ فرد اپنے رشتہ داروں کا گروہ وسیع کرتا گیا جس پر وہ مختلف چیزوں کی تکمیل کے لیے منحصر ہوتا ہے ۔ ایک فرد کے لیے اس کے افراد خاندان کے علاوہ اس کے دیگر رشتہ دار بھی اس کی حفاظت کے لیے دوسرا درجہ رکھتے ہیں ۔ جو فرد کی ضرورت کے وقت مدد کرتے ہیں ۔ وہ ان کے پاس ایسے ناگہانی حالات کے وقت جاتا ہے ۔ جیسے موت یا شادی بچوں کی پیدائش کی رسومات وغیرہ ۔ موجودہ سماج میں رشتہ داروں سے متعلق یہ نظریات کسی حد تک کم ہوگئے ہیں ۔ اور کوئی بھی اپنے رشتہ داروں کے لیے زیادہ فکر مند نہیں ہوتا ۔ پھر بھی فرد کے لیے دیگر رشتہ داروں کی اہمیت کو کم نہیں کیا جاسکتا آخر میں ہم شادی خاندان اور قرابت داری کے فرائض پر تفصیلی بحث کریں گے ۔

## 23.6 شادی بیاہ کے قاعدے

جہاں تک جنسی تعلقات کا معاملہ ہے شادی ایک نظم پیدا کرتی ہے اگر شادی بیاہ کے قاعدے برقرار نہ ہوں تو سماج میں بدنظمی اور الجھن پیدا ہوگی اور کوئی بھی اپنے خونی رشتہ داروں اور دیگر رشتہ داروں کے درمیان امتیاز نہیں کرسکے گا ۔ تحریمات "یعنی قریبی رشتہ داروں میں جنسی تعلقات" کو دور کرنے کے لیے یا روکنے کے لیے رفیق حیات کے انتخاب پر کچھ پابندیاں لگائی گئیں ۔ یہ شادی کے قوانین کے دو پہلوؤں کو ظاہر کرتے ہیں جن کو بیرون گروہی شادی (Exogamy). اور درون گروہی شادی (Endogamy) کہا جاتا ہے ۔

## 23.6.1 بیرون گروہی شادی

بیرون گروہی شادی میں ایک مخصوص سماجی گروہ کے باہر شادی کی جاتی ہے بیرون گروہی شادی عام طور پر تحریمات (Incest Taboos) یعنی جنسی تعلقات پر امتناعات سے ہم آہنگ ہیں ۔ جو تمام سماجوں میں موجود ہے ۔ یہ پابندیاں جیسا کہ ہم نے کہا ہے پہلے شادی پر امتناع عائد کرتی تھی ۔ اور عام طور پر جنسی تعلقات انفرادی خاندان کے افراد کے مابین ممنوع تھے ۔ قدیم مصر میں بھائی بہنوں کے درمیان شادی ہوتی تھی ۔ لیکن یہ ایک استثنائی مثال ہے اس حد تک بیرون گروہی شادی کا رواج ہوا کیوں کہ خاندان ایک منظم گروہ ہے جس میں افراد ایک مخصوص باہمی رتبہ حاصل کرتے ہیں اور مخصوص طرز سکون کے مطابق ایک دوسرے کے ساتھ بین عمل کرتے ہیں ۔ اگر تحریمات یعنی قریبی رشتہ داروں میں جنسی تعلقات پر پابندیاں نہ ہوتیں تو اس کی وجہ سے مختلف رتبے رول اور رشتہ داریوں میں الجھن پیدا ہوجاتی ہے ۔

اس کے علاوہ بیرون گروہی شادی افراد کو روابط و تعلقات پیدا کرنے کے قابل بناتی ہے ۔ جو سماجی اتحاد کا احساس پیدا کرتے ہیں ۔ یہ افراد کے درمیان تعلقات میں اضافہ کرتی ہے ۔ جو سماج کے ارکان کو متحد کرتے ہیں ۔

ہندوستان میں شمالی ریاستوں میں ایک ہی گاؤں سے تعلق رکھنے والے لڑکے یا لڑکی کو شادی کی اجازت نہیں ہے ۔ کیوں کہ گاؤں کو ایک اکائی سمجھا جاتا ہے ۔ اور تمام لوگ ایک بڑے خاندان سے تعلق رکھنے والے سمجھے جاتے ہیں ۔ ہندؤں میں گوترا (Gotra) کے باہر شادی کرنے کا رواج ہے ۔ کیوں کہ ایک ہی گوترا سے تعلق رکھنے والے افراد کو باپ کی طرف سے خونی رشتہ دار سمجھا جاتا ہے یہ رشتوں میں بھائی چارگی پیدا کرتا ہے ۔

بیرون گروہی بیاہ کا طریقہ رشتہ داروں کے دائرے کو وسیع بناتا ہے اور گروہ میں ایک طرح کا نظم پیدا کرتا ہے ۔

## 23.6.2 درون گروہی شادی (Endogamy)

درون گروہی شادی ایک مخصوص سماجی گروہ کے اندر شادی کرنے کے طریقے کو کہتے ہیں مثال کے طور پر ایک طبقہ، ایک ذات یا ایک قبیلہ کو گروہ کے باہر کے ارکان سے شادی ممنوع ہے ۔ درون گروہی شادی کو گروہ کی پاکیزگی، اور اس کی یکسانیت، اسکی تعدادی طاقت، اس کا اتحاد اور اس کی جائیداد کو محفوظ رکھنے کیلئے ترجیح دیجاتی ہے ۔ بعض گروہوں میں خاص طور پر قبائل میں اجنبی ہونے کا خوف لوگوں کو باہر کے شریک حیات کے انتخاب سے روکتا ہے ۔ ہندو درون ذات یعنی ذات کے اندر شادی کو ترجیح دیتے ہیں ۔ تاکہ ذات کی پاکیزگی کو برقرار رکھا جاسکے اسی وجہ سے آج بھی کئی ہندو ذاتوں میں بین ذاتی شادی کو نچلی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے ۔ یا کمتر مانا جاتا ہے درون گروہی شادی کے دوسرے اسباب میں علاقائی اور لسانی عوامل شامل ہیں جو مختلف گروہوں کے درمیان اپنے خیالات کے اظہار پر پابندیاں عائد کرتے ہیں ۔

## 23.6.3 درون گروہی اور بیرون گروہی شادی کے ترجیحی اور ہدایتی اصول

بیرون گروہی اور درون گروہی شادی کے قاعدے ترجیحی یا ہدایتی ہوتے ہیں جن سے حسب ذیل شادی کی قسمیں تشکیل پائی ہیں ۔ یعنی فرد اپنا رفیق حیات رشتہ داروں کے ایک دیئے ہوئے حلقہ میں سے چن سکتا ہے یا پھر اس پر پابندی ہوتی ہے کہ وہ صرف مخصوص رشتہ داروں میں سے انتخاب کرے ۔

1 مقابل کزن بیاہ (Cross Çousin Marriage)

2 متوازی کزن بیاہ (Parallel Cousin Marriage)

3 دیور بیاہ (Levirate)

4 سالی بیاہ (Sororate)

دوسرے الفاظ میں اس قسم کی شادیوں میں فرد پر یہ پابندی ہوتی ہے کہ وہ مخصوص رشتہ داروں سے ہی شادی کرے یا مخصوص رشتہ داروں کو ہی ترجیح دے ان میں سے ہر ایک پر ہم اب بحث کریں گے۔

## 1 مقابل کزن بیاہ (Cross Cousin Marriage)

مقابل کزن بیاہ ان دو افراد کے درمیان ہوتا ہے جو مخالف جنس کے قریبی رشتہ دار ہوتے ہیں۔ مثال کے طور پر جب ایک فرد اپنی ماں کے بھائی کی بیٹی سے یا باپ کی بہن کی بیٹی سے شادی کرتا ہے تو اس کو مقابل کزن بیاہ کہیں گے۔ اس طرح کی شادی پر بعض اوقات اصرار کیا جاتا ہے کہ فرد کو سوائے اپنے مقابل کزن سے شادی کرنے کے کوئی چارہ نہیں ہوتا۔ خاص طور پر قبائل میں جہاں دلہن کی قیمت زیادہ ہوتی ہے وہاں بچنے کا یہ ایک طریقہ ہے۔ اس طریقہ کے ذریعہ جائیداد خاندان ہی میں رہتی ہے۔ لیوی اسٹراس کہتا ہے کہ اس طریقہ کا اہم مقصد گروہ کے اتحاد کو مضبوط کرنا ہے۔ ہندوستان میں جنوبی ریاستوں میں حال تک مقابل کزن سب سے زیادہ مقبول شادی کی قسم ہے حالیہ برسوں میں تعلیم اور دولت وغیرہ جیسی چیزوں نے اہمیت حاصل کرلی اور افراد باہر شادی کرنا شروع کر چکے ہیں۔

## 2۔ متوازی کزن بیاہ (Parallel Cousin Marriage)

یہ ان دو افراد کی شادی ہے ایک جنس یعنی صرف ماں یا باپ کے رشتہ داروں میں ہوتی ہے مثال کے طور پر جب ایک فرد اپنی ماں کی بہن کی بیٹی سے شادی کرتا ہے یا باپ کے بھائی کی بیٹی سے شادی کرتا ہے تو اس کو متوازی کزن بیاہ کہتے ہیں اور اس شادی کے انکار کی صورت میں خون خرابہ ہو سکتا ہے

## 3۔ دیور بیاہ (Levirate)

دیور بیاہ شادی کا وہ طریقہ ہے جس میں مرحوم شوہر کے بھائی سے شادی کی جاتی ہے اس طرح کی شادی صرف خاندان کا نام باقی رکھنے کی خواہش یا جائیداد اور بیوی بچوں کو تحفظ فراہم کرنے کی خاطر کی جاتی ہے

## 4۔ سالی بیاہ (Sororate)

سالی بیاہ شادی کے طریقے میں مرحوم بیوی کی بہن سے شادی کی جاتی ہے یہ خاص طور پر دلہن کی قیمت ادا کرنے سے بچنے کے لیے اور بچوں کے تحفظ کی خاطر کی جاتی ہے۔ دیور بیاہ اور سالی بیاہ شادی کے طریقے خاندان کے درمیانی تعلقات پر زور دیتے ہیں۔ اور شادی کو نہ صرف دو افراد بلکہ دو خاندانوں کے درمیان رشتہ بنانے کا ذریعہ سمجھتے ہیں۔ شادی کے یہ ترجیحی یا ہدایتی اصول ہیں جو شریک حیات کے انتخاب کو محدود بناتے ہیں۔

## اپنی معلومات کی جانچ کیجیے۔

4 بیرون گروہی شادی سے کیا مراد ہے ؟

5 درون گروہی شادی سے کیا مراد ہے ؟

6 دیور بیاہ کسے کہتے ہیں ؟

7 سالی بیاہ کسے کہتے ہیں ؟

## 23.7 شادی بیاہ کی قسمیں

شادی بیاہ کے ادارے کو بیویوں کی تعداد کے اعتبار سے ایک زوجگی اور کثیر ازدواجی بیاہ میں تقسیم کیا گیا ہے۔

### 23.7.1 یک زوجگی (Monogam

یک زوجگی بیاہ شادی کا ایسا طریقہ ہے۔ جسکے مطابق ایک آدمی ایک عورت سے شادی کرتا ہے۔ اس قسم کے اتحاد کو آفاقی طور پر تسلیم کیا گیا ہے۔ خاندانی ہم آہنگی؛ جائیداد کی تقسیم کی حدبندی، اور بچوں کو مناسب جذباتی تحفظ کی فراہمی جیسے وجوہات کی بناء پر دنیا کے بیشتر سماجوں میں اس قسم کے بیاہ کو ترجیح دی گئی ہے

معاشی نقطہ نظر سے بھی یک زوجگی بیاہ کو ترجیح دی جاتی ہے۔ ان سماجوں میں جہاں آدمی کو ایک سے زائد بیویاں رکھنے کی اجازت ہے وہاں بھی لوگ یک زوجگی بیاہ کو ہی ترجیح دیتے ہیں۔ عصری سماج میں یک زوجگی بیاہ کو وقت کا تقاضہ مانا گیا ہے۔

### 23.7.2 کثیر ازدواجی (Polygamy)

کثیر ازدواجی بیاہ ایک ایسا طریقہ ہے جس کے مطابق ایک ہی وقت میں ایک آدمی کی ایک سے زائد بیویاں یا ایک عورت کے ایک سے زائد شوہر ہوتے ہیں۔ یعنی کثیر ازدواجی بیاہ ایک فرد ایک سے زائد بیویاں رکھ سکتا ہے اس کی دو قسمیں ہیں۔

INSTRUCTIONAL MEDIA CENTRE · MANUU · IMC LIBRARY · Hyderabad-32

1-چند زوجگی Polygamy . 2 ۔ چند شوہری (Polyandry)۔ چند زوجگی بیاہ، شادی کا ایک ایسا طریقہ ہے جس میں ایک آدمی ایک وقت میں ایک سے زائد عورتوں سے شادی کرتا ہے ۔ قدیم ہندوستان میں اس شادی کا رواج تھا ۔ بادشاہوں کو مختلف ذات کی عورتوں سے شادی کرنے کی اجازت تھی ۔ پھر بھی اس قسم کا طریقہ تا دیر قائم نہ رہ سکا۔ مسلمانوں کو بہ یک وقت چار عورتوں سے شادی کی اجازت ہے ۔ اور اس طرح کی شادیوں کے لیے ان کے پیغمبر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے وجوہات بتائی ہیں۔ چند زوجگی بیاہ کا طریقہ قبائلی سماج میں بھی پایا جاتا ہے ہندوستان اور دیگر مقامات پر جہاں عورت کو مرد کی جائیداد سمجھا جاتا ہے ۔ اور زائد بیویوں کا ہونا باعث فخر سمجھا جاتا ہے ۔ چند زوجگی بیاہ میں عام طور پر اس وقت اضافہ ہوتا ہے جب عورتوں کی تعداد مردوں سے زیادہ ہو۔ یعنی جنسی تناسب میں یکسانیت نہ ہونے سے ایسا ہوتا ہے ۔ اور ایسے سماجوں میں بھی جہاں مرد زیادہ بچوں کی خواہش رکھتے ہیں وہاں بھی چند زوجگی بیاہ پر عمل کیا جاتا ہے ۔ زائد جنسی خواہشات کی تکمیل کے لیے بھی کثیر ازدواجی طریقہ پر عمل کیا جاتا ہے ۔ کھیتوں کے کام میں مدد کرنے کے لیے بھی زیادہ بیویوں کی ضرورت ہوتی ہے اسی لیے لوگ ایک سے زائد عورتوں سے شادی کرتے ہیں۔

اکثر اوقات بیویوں کے درمیان حسد اور دشمنی پائی جاتی ہے ۔ اور خاص طور پر یہ اس وقت ہوتا ہے جب شوہر اپنی تمام بیویوں کو یکساں محبت نہ دے سکے ۔ پھر بھی ان شادیوں کو مختلف قاعدے عائد کرکے کم کیا گیا ہے ۔ جیسے پہلی بیوی کو ابتدائی بیوی سمجھنا چاہیے اور دوسری شادی کرنے کے لیے پہلی بیوی کی اجازت لینی چاہیے وغیرہ۔ بعض اوقات دونوں بیویاں بہنیں بھی ہوسکتی ہیں جو کثیر ازدواجی بیاہ کی ایک خاص شکل جیسے چند سالی زوجگی کہتے ہیں۔ اور یہاں رفاقت یا لڑائی جھگڑے بہنوں کی وجہ سے کم ہوتے ہیں۔

چند شوہری بیاہ (Polyandry) چند شوہری بیاہ شادی کی وہ قسم ہے جس میں ایک عورت بہ یک وقت ایک سے زائد مردوں سے شادی کرتی ہے ۔ جب اس عورت کے تمام شوہر آپس میں بھائی ہوتے ہیں تو اس کو برادرانہ چند شوہری (Fraternal Polandry) کہتے ہیں۔ اس قسم کی شادی پر جنوبی ہندوستان کے ٹوڈا قبیلہ میں عمل کیا جاتا ہے لیکن ہمیشہ یہ ضروری نہیں ہے کہ تمام شوہر آپس میں بھائی ہوں۔ چند شوہری بیاہ کا طریقہ چند ازدواجی طریقہ کی بہ نسبت کم مقبول ہے ۔ جنسی عدم تناسب مردوں کے مقابل عورتوں کی کثرت کے علاوہ غریبی اس کی سب سے اہم وجہ نظر آتی ہے کیوں کہ جب آدمی زیادہ بیویوں کی دیکھ بھال نہیں کرسکتا ایسے گروہ میں جہاں مرد گھر سے طویل عرصہ تک دور رہتے ہیں دوسرے شوہروں کی موجودگی بیوی اور بچوں کو تحفظ فراہم کرتی ہے جیسا کہ پہلے بتایا گیا جن سماجوں میں چند شوہری بیاہ پر عمل کیا جاتا ہے بچہ کے حقیقی باپ کا صحیح علم نہیں ہوتا ۔ وہ فرد جو مخصوص رسم انجام دیتا ہے اسی کو سماجی اعتبار سے بچہ کا باپ مانا جاتا ہے مثال کے طور پر ٹوڈا قبیلہ میں تمام شوہروں میں سے کوئی ایک تیر اور کمان بچہ کی پیدائش کی جگہ سے باہر رکھ دیا جاتا ہے اور اس کو بچہ کا باپ مانا جاتا ہے ۔ اور جب دوسرا بچہ پیدا ہو تو دوسرا آدمی یہی رسم انجام دیتا ہے ۔

چند شوہری بیاہ کا طریقہ صرف چند سماجوں میں پایا جاتا ہے ۔ خاندانی جائیداد کو محفوظ رکھنے اور خاندانی استحکام کے لیے یہ طریقہ اختیار کیا جاتا ہے ۔

### 23.7.3 گروہی شادی (Group Marriage)

شادی کی دوسری قسم کو گروہی شادی کہا جاتا ہے جس میں مردوں کا ایک گروہ عورتوں کے گروہ سے شادی کرتا ہے جس کو ابتدائی مفکرین چند شوہری بیاہ کی بنیاد سمجھتے ہیں۔ یہ بات اکثر برازیل کے کینگنگ قبیلہ میں پائی جاتی ہے (جانسن: 152)

انسانی سماج میں شادی کسی نہ کسی شکل میں آفاقی طور پر پائی جاتی ہے جنوبی ہندوستان کے نائر ایک استثنائی مثال ہیں۔ جن کے

پاس کم سے کم قدیم دور میں شادی کا ادارہ قطعاً موجود نہیں تھا۔ شادی کی رسم کے تین دن بعد شوہر اپنی بیوی کو چھوڑ دیتا اور اس کے بعد عورت کو اس بات کی آزادی مل جاتی کہ وہ کسی بھی مرد کے ساتھ جنسی تعلقات قائم کرے۔ لیکن حقیقی شوہر کو ہی بچوں کا باپ مانا جاتا تھا۔ بچوں کی دیکھ بھال ماں کے بھائی کیا کرتے تھے۔ ہم یہ مثال اس لئے دینئے ہیں کہ یہ شادی کی آفاقی نوعیت سے ہٹ کر ایک استثنائی مثال ہے۔

موجودہ دور میں حتی کہ نائر قبیلہ میں بھی اس قسم کی شادی کا طریقہ تیزی سے کم ہوتا جارہا ہے ہم کہہ سکتے ہیں کہ کم و بیش شادی کی آفاقی حیثیت ہے اس شادی کی قسموں پر بحث کرنے کے بعد ہم خاندان کی قسموں پر بحث کریں گے جو شادی کے طریقوں اور دیگر عناصر پر منحصر ہیں

## 23.8 خاندان کی قسمیں

خاندان کی ساخت اقتدار، نسب، مقام، رشتہ داری اور شادی کی بناء پر مختلف قسمیں ہیں۔

### 23.8.1 ساخت پر منحصر خاندان

ارکان کی ساخت پر منحصر خاندان کو نیوکلیر، توسیعی، اور مشترکہ خاندان میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔

**نیوکلیر خاندان** نیوکلیر خاندان آفاقی سماجی گروہ ہے جیسا کہ مرڈاک نے کہا ہے یہ خاندان کی مقبول شکل ہے یا سماجی اکائی ہے جس سے پیچیدہ خاندانی شکلیں بنتی ہیں۔ ہر اچھے سماج میں یہ ایک مخصوص اور متحرک فرائض انجام دینے والے گروہ کی حیثیت سے وجود میں آتا ہے نیوکلیر خاندان ایک چھوٹا گروہ ہے جو شوہر بیوی اور بچوں پر مشتمل ہوتا ہے اس قسم کا خاندان انفرادیت پسندی کے بڑھنے کا نتیجہ ہے جو جائیداد کے حقوق فرد کی خوشی اور خود اعتمادی کے عام سماجی نظریات کی عکاسی کرتا ہے۔ اس کے علاوہ جغرافیائی اور سماجی حرکت پذیری بھی اس کی وجہ ہے۔ نیوکلیر خاندان کا اتحاد زیادہ تر جنسی جاذبیت اور شوہر اور بیوی کے درمیان تعلقات پر منحصر ہوتا ہے۔ والدین اور بچوں کے درمیان جیسے جیسے بچے بڑے ہوتے جاتے ہیں یہ تعلقات کمزور پڑتے جاتے ہیں۔ اور جب ان کی شادی ہوجاتی ہے تو وہ اپنا علاحدہ خاندان قائم کرتے ہیں۔

اس کے علاوہ خاندان کی اور دو قسمیں ہوسکتی ہیں

1۔ بنیادی خاندان۔ جس میں فرد پیدا ہوتا ہے۔ اس میں اس کے والدین اور بھائی بہن شامل ہوتے ہیں

2۔ افزائشی خاندان۔ جو فرد اپنی شادی کے بعد قائم کرتا ہے۔ جس میں اس کے بیوی اور بچے شامل ہوتے ہیں۔

**توسیعی خاندان:** توسیعی خاندان دو یا دو سے زائد نیوکلیر خاندانوں پر مشتمل ہوتا ہے جو والدین اور بچوں کی توسیعی رشتہ داری سے منسلک ہوتے ہیں۔ جس میں معمر اور شادی شدہ افراد اپنے بچوں کے ساتھ رہتے ہیں۔

**مشترک خاندان:** مشترک خاندان بھی توسیعی خاندان کی طرح ایک بڑا خاندان ہوتا ہے۔ اس میں کئی بھائیوں کے خاندان اور ان کے بچوں کے خاندان بھی شامل ہوتے ہیں۔ مشترک رہائش، مشترک پکوان، مشترک جائیداد، مشترک خاندانی مسلک، اور ایسی دوسری

چیزیں اس کی خصوصیات میں شامل ہیں۔ کاروے (Karve) کے مطابق مشترک خاندان افراد کا ایک گروہ ہے جو عموماً ایک چھت کے نیچے رہتا ہے۔ افراد خاندان ایک ہی جگہ پکایا ہوا کھانا کھاتے ہیں۔ مشترکہ جائیداد رکھتے ہیں اور مشترکہ خاندانی عبادت میں حصہ لیتے ہیں۔ اور ایک دوسرے سے خاص خونی رشتوں میں منسلک ہوتے ہیں۔ اس طرح کے خاندان زوال پذیر ہورہے ہیں۔ اور نیوکلیر خاندان مقبولیت پا رہے ہیں۔

### 23.8.2 اقتدار پر منحصر

خاندان کی دوسری قسم اقتدار پر منحصر ہے۔ یعنی خاندان کو کنٹرول کون کرتا ہے اور کون خاندان میں اہم مقام رکھتا ہے۔ اس طرح کے خاندان کو پدرسری خاندان کہتے ہیں۔ جس میں اختیارات مرد افراد کے ہاتھوں میں ہوتے ہیں۔ تمام اختیارات بزرگ مرد کے ذمہ ہوتے ہیں۔

مادرسری خاندان وہ خاندان ہے جس میں اختیارات بزرگ خاتون کے ذمہ ہوتے ہیں۔ یعنی خاندان میں جو سب سے معمر ہو۔ مادرسری خاندان میں اختیارات ماں کے بڑے بھائی کے ذمہ ہوتے ہیں جو بچوں کی دیکھ بھال کرتا ہے۔ عام طور پر دنیا میں پدرسری خاندان پائے جاتے ہیں۔

### 23.8.3 نسب پر منحصر

نسب پر منحصر یعنی تعلقات کی نوعیت پر منحصر خاندان یا تو پدرنسبی یا مادرنسبی ہوتے ہیں۔ جب آباؤ اجداد کو ماں کی طرف سے اخذ کیا جاتا ہے تو اس کو مادرنسبی سلسلہ کہتے ہیں۔ ہندوستان میں کھاسی قبیلہ کے لوگ مادرنسبی ہیں۔ تاہم اکثر خاندان پدرنسبی ہوتے ہیں جو باپ کے خاندان کا نام لیتے ہیں اور اپنے آپ کو باپ کے خاندان سے منسلک کرتے ہیں۔ نسب ایک بہترین اصول ہے جو ایک فرد کو ایک مخصوص سلسلہ یا رشتہ داروں سے منسلک کرتا ہے۔

### 23.8.4 رہائش پر منحصر

رہائش کے مطابق خاندان دو طرح کے ہوتے ہیں یعنی پدر مقامی اور مادر مقامی جن کے بارے میں ہم آگے تفصیل سے بحث کریں گے۔ شادی کے بعد جب دلہن، دلہا اور اس کے والدین کے ساتھ رہنے جاتی ہے تو اس کو پدرمقامی خاندان کہتے ہیں عام طور پر ایسے خاندان جو پدرسری ہوتے ہیں وہ پدرنسبی اور پدرمقامی بھی ہوتے ہیں۔ یہی بات مادرسری خاندان کے بارے میں بھی کہی جاتی ہے۔

### 23.8.5 تعلقات پر منحصر

جیسا کہ لنٹن کہتا ہے۔ خاندانی تنظیم خاندانی ازدواجی یا غیر خونی بنیادوں پر بنائی جاتی ہے یا پھر خونی بنیادوں پر ہوتی ہے خونی رشتہ ایسے جوڑوں پر منحصر ہوتا ہے جو ایک دوسرے سے خونی رشتہ رکھتے ہیں۔ اس میں بھائی بہن خاندانی اکائی کا مرکز ہوتے ہیں۔ نائر خاندان اس کی انوکھی مثال ہے۔ یہ ازدواجی خاندان کے برعکس ہے جو ازدواج، ان کے بچے اور رشتہ داروں پر مشتمل ہوتا ہے۔ یہ قسم کم و بیش

آفاقی ہے (لنٹن ۔ 1936)

### 23.8.6 شادی پر منحصر

شادی کی قسم پر منحصر خاندان کو یک زوجگی یا تعدد ازدواج خاندان کہا جاتا ہے۔ اگر خاندان ایک مرد اور کئی بیویوں پر منحصر ہو تو اس کو چند زوجگی خاندان کہیں گے۔ اس کے برخلاف اگر خاندان ایک عورت اور کئی شوہروں پر منحصر ہو تو اس کو چند شوہری خاندان کہیں گے۔ اس میں کی ہر ایک خاندانی قسم میں خاندانی تنظیم مختلف افراد کو دیے گئے اختیارات کے مطابق مختلف ہوگی۔ جو کہ خاندان میں امن اور ہم آہنگی قائم رکھنے کے لیے ضروری ہے۔

## 23.9 رہائش کے اصول

خاندان کو صحیح طرح سمجھنے کے لیے رہائش کے اصولوں کو جاننا ضروری ہے اس لیے اس حصہ میں ہم مروجہ رہائش اصولوں پر بحث کریں گے۔ جیسا کہ ہم پہلے پڑھ چکے ہیں۔ جنسی تحریم یعنی بعض رشتوں کے درمیان جنسی تعلقات پر پابندی سماج کے اہم اصولوں میں سے ایک ہے۔ جنسی تحریم کے نتیجہ میں شادی کے بعد ایک رفیق کو اپنا خاندان جس میں وہ پیدا ہوا ہے چھوڑ کر دوسرے گھر کو جانا پڑتا ہے۔ (نائر طریقہ اس سے مستثنیٰ تھا)۔ کسی گروہ کے ڈھانچہ کے مطابق رہائشی اصول بنائے جاتے ہیں۔ جوڑے اپنے رہائش کا فیصلہ کرتے ہیں جسے رہائش کے اصول کہا جاتا ہے۔

پانچ بنیادی رہائشی اصول ہیں۔

### 23.9.1 پدر مقامی رہائش (Patrilocal Residence)

پدر مقامی رہائش سے مراد وہ طریقہ ہے جس میں شادی کے بعد دلہن اپنے شوہر اور اس کے والدین کے خاندان میں رہتی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ دلہا اپنا گھر نہیں چھوڑتا بلکہ وہ دلہن کو اپنے گھر بیاہ لاتا ہے۔ ہندوستان میں یہ طریقہ عام ہے۔

### 23.9.2 مادر مقامی رہائش (Matrilocal Residence)

اس طریقہ میں شادی شدہ جوڑا دلہن کے والدین کے ساتھ رہتا ہے۔ یہ طریقہ عام طور پر قبائل میں رائج ہے۔ آسام کے کھاسی اور گارو قبیلے اس طریقہ پر عمل کرتے ہیں۔

### 23.9.3 دومقامی رہائش (Biolocal Residence)

اس اصول کے مطابق شادی شدہ جوڑا یہ طے کرتا ہے کہ آیا وہ دلہا کے والدین کے ساتھ رہیں یا دلہن کے والدین کے ساتھ۔ یہ ان سماجوں میں پایا جاتا ہے جہاں معاشی وجوہات کی بناء پر ایک گروہ نئے شادی شدہ جوڑے کی مدد کرنے کے قابل نہیں ہوتا۔

### 23.9.4 ماموں مقامی رہائش (Avunculocal Residence)

اس طریقہ کے مطابق دلہا، دلہن کو دلہے کے ماموں کے گھر میں رہنا ہے ۔ یہ ملیشیاء کے ڈوبیان (Dobuans). قبیلہ میں رائج ہے ۔ جہاں یہ اصول ہے کہ شادی شدہ جوڑا متبادل برسوں میں دلہن کے والدین کے ساتھ رہے یا دلہا کے ماموں کے ساتھ رہے ۔ یہ مادر مقامی اور ماموں مقامی رہائش کا ملاجلا امتزاج ہے (جانسن: 154)

### 23.9.5 نومقامی رہائش (Neolocal Residence)

اس طریقہ میں سماج کا اصول دلہا دلہن کو یہ اجازت دیتا ہے کہ وہ اپنی علاحدہ رہائش قائم کریں جس کو نومقامی رہائش کہا جاتا ہے ۔ یہ زیادہ تر امریکی خاندانوں میں پایا جاتا ہے آج کل کئی ہندوستانی خاندانوں میں بھی اس کا رواج ہے ۔ عام طور پر یہ دیکھا گیا ہے کہ تمام شادی شدہ جوڑوں سے یہ توقع کی جاتی ہے کہ وہ مروجہ اصولوں کی پابندی کریں ۔ لیکن ان مروجہ طریقوں سے انحراف کی کمی نہیں ہے ۔ ہندوستان میں پدرمقامی خاندان کا طریقہ عام ہے              مادر مقامی رہائش زیادہ تر زرعی سماج میں پائی جاتی ہے ۔ جس میں عورت کھیتوں کی مالک ہوتی ہے اور زرعی کاموں میں نمایاں رول ادا کرتی ہے ۔ ان سماجوں میں جہاں مرد کا رول اہم ہے جیسے شکار، جنگ، وغیرہ تو ان میں پدرمقامی رہائش سب عام ہے ۔

## اپنی معلومات کی جانچ کیجیے۔

8- بیرون گروہ اور درون گروہی اصولوں پر منحصر شادی کی قسمیں کونسی ہیں ؟

9 ۔ رہائشی اصول تفصیلی طور پر لکھیے

---

## 23.10 قرابت داری کی قسمیں

---

پہلے ہم قرابت داری کے مفہوم پر بحث کرچکے ہیں ۔ اب ہم قرابت داری کے چند پہلوؤں پر بحث کریں گے ۔ پہلے ہم قرابت داری کی قسموں پر بحث کریں گے ۔ دو طرح کے قرابت داری تعلقات آفاقی نوعیت کے ہیں ۔ پہلا گروہ خونی رشتہ داروں کا ہوتا ہے اور دوسرا ازدواجی رشتہ داروں کا ۔

### 23.10.1 خونی رشتہ داروں کا گروہ

خونی رشتہ داروں کے گروہ کے ارکان ایک دوسرے سے خونی رشتہ سے بندھے ہوتے ہیں۔ یعنی یہ لوگ ایک دوسرے سے خونی رشتہ کے ذریعہ جڑے ہوتے ہیں۔ اس لئے ایک خاندان میں باہر سے شادی کے ذریعہ آنے والے افراد کے سوا تمام افراد خونی رشتہ دار کہلاتے ہیں۔ اس طرح پدر نسبی خاندان میں بیوی کی حیثیت خونی رشتہ کی نہیں بلکہ ایک باہر کے فرد کی ہوتی ہے کیوں کہ خونی رشتہ داروں یں شادی جائز نہیں ہے۔ بیوی کا تعلق دوسرے قرابت داری گروہ سے ہوتا ہے جسے ازدواجی رشتہ داروں کا گروہ کہتے ہیں۔

### 23.10.2 ازدواجی رشتہ داروں کا گروہ

شادی کے ذریعہ ازدواجی رشتہ داری کا نظام وجود میں آتا ہے۔ جب ایک آدمی شادی کرتا ہے تو صرف دو ارکان کا ملاپ نہیں ہے بلکہ یہ و خاندانوں کے درمیان رشتہ داری ہے اس لئے جیسے ہی شادی ہوتی ہے دو خاندانوں کے درمیان رشتہ داری کا ایک سلسلہ قائم ہوتا ہے جو و خاندانوں کو جوڑتا ہے جیسا کہ ہم پہلے کہہ چکے ہیں کہ رفیق حیات کے انتخاب کو بڑی اہمیت دی جاتی ہے کیونکہ دو خاندانوں اور ان کے رشتہ داروں کو ایک دوسرے سے قریب لاتا ہے۔

## 23.11 نسب (Descent)

ایک تمدنی اصول ہے جو فرد کو پیدائش کے ذریعہ رشتہ داروں کے ایک خاص گروہ سے منسلک کرتا ہے نیوکلیر خاندان میں شادی پر پابندی کے آفاقی طریقہ کی وجہ سے ماں اور باپ کا ایک ہی قرابتی گروہ سے تعلق نہیں ہوتا۔ (مرڈاک) اگر بچہ کو والدین کے رشتہ داروں سے منسلک کیا جائے تو رشتہ داروں کی تعداد بہت زیادہ ہوجاتی ہے۔ اور قرابتی گروہ کا سائز بہت وسیع ہوجاتا ہے۔ اس لیے یہ محسوس کیا گیا کہ قرابت داروں کے گروہ کو محدود کیا جائے۔ اس اصول کی پابندی کے لیے والدین کے قرابت داروں کے گروہ کے چند ارکان کو نکال دیا گیا۔ مرڈاک کے مطابق تین اہم طریقے ہیں جن کے ذریعہ ایسا کیا جاسکتا ہے۔ جنھیں نسب کے تین بنیادی اصول کہا جاتا ہے۔

### 23.11.1 پدر نسبی سلسلہ

نسب کے اس سلسلہ کے تحت ماں کے قرابت داروں کے گروہ کو علاحدہ کیا جاتا ہے اور بچہ کو صرف باپ کے خونی رشتہ داروں کے گروہ سے منسلک کیا جاتا ہے۔

### 23.11.2 مادر نسبی سلسلہ

یہاں پر باپ کے قرابتی گروہ کو نکال دیا جاتا ہے۔ اور بچہ کو ماں کے قرابتی گروہ سے منسلک کر دیا جاتا ہے۔

### 23.11.3 دو طرفی نسب

اس طریقہ کے ذریعہ باپ کے قرابتی گروہ کے بعض افراد کو اور ماں کے قرابتی گروہ کے بعض افراد کو علاحدہ کیا جاتا ہے اور بچہ کو دونوں گروہوں کے بعض منتخب رشتہ داروں سے منسلک کرتا ہے بعض اوقات بعض سماجوں میں نسب کے دونوں اصولوں کو یکجا کیا جاتا ہے اور پدرنسبی اور مادر نسبی سلسلہ پر یکے بعد دیگرے عمل کیا جاتا ہے ۔ مثال کے طور پر برازیل کے اپینائی قبیلہ میں عورتوں کے لیے مادر نسبی سلسلہ اور مردوں کیلئے پدرنسبی سلسلہ کا رواج ہے ۔

پدرنسبی اور مادر نسبی نظام ایک ساتھ رائج ہوتا ہے تو اسے دو طرفہ نسب کہتے ہیں اس طریقہ کے تحت ایک فرد کا بہ یک وقت اپنے باپ کے پدرنسبی قرابتی گروہ اور ماں کے مادر نسبی قرابتی گروہ سے تعلق ہوتا ہے ۔

عام طور پر موجودہ سماج دو طرفی نسب سے عبارت ہوتا ہے اور رشتہ داروں کی موجودگی کو قرابتی گروہ یا رشتہ داروں کا گروہ کہا جاتا ہے ۔ آپ اپنی ماں اور باپ کے قریبی رشتہ داروں کو اپنے ہی لوگ سمجھتے ہیں ۔ مثال کے طور پر آپ کے دادا اور نانا آپ کے لیے یکساں اہم ہیں اور بہت ہی قریبی ہوتے ہیں ۔ اسی طرح چچا اور ماموں بھی قریبی رشتہ دار ہوتے ہیں ۔ مختلف قرابتی اصطلاحات کے باوجود آپ کا ان سے قریبی تعلق دوطرفی نسبی رشتہ داری کی بنیاد پر ہوتا ہے ۔

اس کے بعد ہم سلسلہ نسب پر بحث کریں گے ۔ سلسلہ نسب ایک خونی رشتہ داروں کا گروہ ہوتا ہے جس کا تعلق یک نسبی سلسلہ سے ہوتا ہے اور اس میں ان افراد کو شامل کیا جاتا ہے جو اپنی مشترک رشتہ داری کو ایک خاص سلسلہ نسب سے مربوط کرے ۔

اگر ایک نسبی قرابتی گروہ کے افراد اپنے رشتہ داروں کی شناخت نہیں کرسکتے ہیں اور وہ صرف ایک مشترکہ نسب سے یا ایک خیالی جداعلا سے تعلق رکھتے ہیں تو ایسے گروہ کو خیل یا گوت کہتے ہیں ایسے گروہ میں کئی نسب شامل ہوتے ہیں ۔

جب دو یا دو سے زیادہ خیل قرابت داری کے روایتی رشتہ داری کے طریقہ کو اپناتے ہیں تو اسے قبیلی برادری کہتے ہیں ۔

اگر کسی سماج میں صرف دو خیل یا دو قبیلی برادریاں پائی جاتی ہیں تو ہر فرد کسی ایک کا رکن ہوتا ہے تو اس دوہری تقسیم کو دو گروہی تنظیم کہتے ہیں ۔

یہاں ہم مختلف یک نسبی گروہوں پر تفصیلی بحث نہیں کر رہے ہیں ۔ کیوں کہ یہ سب آپ سماجی انسانیات میں پڑھیں گے لیکن یہاں پر ان اصطلاحات کا مختصراً تعارف کروایا گیا ہے ۔

## 23.12 قرابت داری کی نوعیت

ہر فرد اپنے خاندان کے مختلف ارکان سے قرابتی نظام کے ذریعہ منسلک ہوتا ہے ۔ ان تعلقات کے ذریعہ بعض افراد قریبی رشتہ دار اور بعض دور کے رشتہ دار کہلاتے ہیں جیسا کہ پہلے بیان کیا جاچکا ہے فرد اپنے دور زندگی میں پہلے اپنے اصلی خاندان سے تعلق رکھتا ہے جس میں اس کی پیدائش ہوتی ہے اور اس کے بعد وہ تولیدی خاندان سے تعلق رکھتا ہے جو شادی کے ذریعہ وجود میں آتا ہے ۔ ان دونوں خاندانوں کے تمام افراد ابتدائی رشتہ دار کہلاتے ہیں یعنی کسی بھی فرد کے لیے اس کے ماں، باپ، بھائی، بہن کا تعلق اصلی خاندان یعنی جس خاندان میں وہ پیدا ہوا ہو اور شوہر، بیوی اور بچے تولیدی خاندان سے رکھتے ہیں ۔ جو شادی کے بعد قائم ہوتا ہے یہ ابتدائی رشتہ دار کہلاتے ہیں اس لیے یہ رشتہ دار فرد سے سب قریبی تعلق رکھتے ہیں ۔

فرد کے ابتدائی رشتہ داروں کے اپنے ابتدائی رشتہ دار بھی ہوتے ہیں جو ثانوی رشتہ دار کہلاتے ہیں یعنی ہر فرد کے لیے اس کا باپ ابتدائی رشتہ دار کہلاتا ہے اور اس کا دادا ثانوی رشتہ دار کہلاتا ہے اس طرح کسی بھی فرد کے لیے اس کی ماں کا بھائی، باپ کی بہن، بیوی کا باپ یا بیٹے کی بیوی سب ثانوی رشتہ دار ہونگے۔

رشتہ داروں کے تیسرے زمرہ کو ثالثی رشتہ دار کہاجاتا ہے۔ یہ کسی بھی فرد کے ثانوی رشتہ داروں کے ابتدائی رشتہ دار ہوتے ہیں۔ مثال کے طور پر کسی فرد کے لیے اس کا دادا یا نانا۔ یعنی اسکی ماں کا باپ یا باپ کا باپ اس کے لئے ثانوی رشتہ دار ہوتا ہے۔ اس کے دادا کا بھائی اس کے لئے ثالثی رشتہ دار ہوگا۔

## 23.13 قرابت داری (Kinship Usage)

اس طرح سے قرابت داری رشتے کئی سطحوں تک اخذ کئے جاسکتے ہیں لیکن تمام رشتہ داروں کے دیگر زمرے عموماً "دور کے رشتہ دار" کی اصطلاح کے تحت آئیں گے۔ قرابت داری بندھن قدرتی تعلقات کے نمونوں کا نتیجہ ہوتا ہے۔ مثال کے طور پر بعض سماجوں میں باپ کے بھائی اور ماں کی بہن کے شوہر کے لیے ایکساں اصطلاحیں استعمال کی جاتی ہیں اور دونوں کے لیے مساوی احترام کا جذبہ پایا جاتا ہے۔ رشتہ داروں کے درمیان برتاؤ کے طرز کا بھی یہاں تذکرہ کرنا چاہیے عام طور سے قرابتی تعلقات میں احترام، اجتناب، اور رشتہ "مذاق" اہم ہیں۔

### 23.13.1 احترام

رشتہ داروں کے ایک خاص گروہ کے لیے احترام کا اظہار کیا جاتا ہے یعنی ایک فرد اپنے بزرگوں سے ادب و احترام سے پیش آتا ہے جیسے بزرگوں کے داخل ہونے پر کھڑے ہوجانا وغیرہ۔

### 23.13.2 اجتناب

اجتناب سے مراد وہ بین عمل ہے جو بعض رشتہ داروں کے درمیان پایا جاتا ہے جیسے ساس اور داماد، بہو اور سسر وغیرہ۔ یہ رشتہ دار آپس میں ایک دوسرے سے اجتناب کرتے ہیں۔ اس تعلق سے مختلف سماجیات دانوں نے وضاحت کی ہے۔ ایک وضاحت یہ ھیکہ یہ ایک میکانزم ہے جو خاندان میں امن کا تحفظ کرتی ہے اس لئے دیگر افراد سے بین عمل پر پابندی عائد کی جاتی ہے۔

### 23.13.3 رشتہ مذاق

رشتہ مذاق بہت زیادہ آپسی بے تکلفی کا نتیجہ ہوتا ہے یہ بعض مخصوص رشتہ داروں میں پایا جاتا ہے مثلاً بہنوی اور چھوٹی سالی، دیور اور بھابی۔

## اپنی معلومات کی جانچ کیجیے۔

10 سلسلہ نسب سے کیا مراد ہے ؟

## 23.14 خلاصہ

اس اکائی میں ہم شادی، خاندان اور قرابت داری کی تعریف اور اس کے مفہوم کا مطالعہ کرچکے ہیں شادی کا بہ حیثیت ایک سماجی ادارہ کے نامعلوم دور سے وجود عمل میں آیا اور یہ ادارہ آفاقی نوعیت کا حامل ہے ۔ موجودہ سماج میں خاندان کو سماجی تنظیم کی بنیادی اکائی سمجھا جاتا ہے دنیا کے تمام سماجوں میں خاندان کی کوئی نہ کوئی شکل پائی جاتی ہے ۔ قرابت داری ایک قسم کی سماجی رشتہ داری ہے جو حقیقی یا تصوراتی خونی رشتہ داری پر منحصر ہوتی ہے ۔

## 23.15 کلیدی الفاظ

شادی : مرد اور عورت کے درمیان سماجی طور پر تسلیم شدہ اتحاد ہے ۔

خاندان : یہ دو یا زائد افراد کا گروہ ہے جو خونی رشتہ شادی یا گود لینے اور رہائش کے ذریعہ مربوط ہوتا ہے ۔

قرابت داری : یہ رشتہ داریوں کے ڈھانچہ کا نظام ہے جس میں افراد ایک دوسرے سے پیچیدہ بندھنوں میں بندھے ہوتے ہیں ۔

## 23.16 سفارش کردہ کتابیں


Mac Iver & Page : Society

Harry M. Johnson : A Systematic Introduction

Kapadia K.M. : Marriage & Family in India

John M. Shepard : Sociology

Metal Spencer & Alex Inkiless : Foundations of Modern Sociology

William F. Kenkel : Society in action : Introduction to Socielogy

Wilber E. Moon : Family

## 23.17 نمونہ امتحانی سوالات

I۔ مندرجہ ذیل ، ہر سوال کا جواب 30 سطروں میں لکھیے ۔

1۔ شادی کی تعریف اور اس کی مختلف شکلوں کی تشریح کیجیے ۔

2۔ خاندان کی تعریف کیجئے اور خاندان کی مختلف قسموں کی تشریح کیجیے ۔

3۔ قرابت داری کی تعریف کرتے ہوئے اس کی مختلف قسموں کو بیان کیجیے ۔

II مندرجہ ذیل ہر سوال کا جواب 15 سطروں میں جواب لکھیے ۔

1۔ شادی کے مختلف اصول کیا ہیں ؟

2۔ قرابتی رواج کی اصطلاح کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں ؟

## 23.18 اپنی معلومات کی جانچ: نمونہ جوابات

1۔ شادی ایک یا ایک سے زائد مردوں کا ایک یا ایک سے زائد عورتوں کے ساتھ سماجی منظور شدہ ملاپ ہے جس کے تحت یہ توقع کی جاتی ہے کہ مرد اور عورت، شوہر اور بیوی کا رول انجام دیں گے ۔

2۔ خاندان دو یا زائد افراد کا ایسا گروہ ہے جو خونی رشتہ، شادی یا متبنی اور رہائش کے ذریعہ مربوط ہوتے ہوئے ایک ساتھ رہتے ہیں۔

3۔ یہ رشتہ داریوں کے ڈھانچہ کا نظام ہے جس میں افراد ایک دوسرے سے پیچیدہ بندھنوں میں بندھے ہوتے ہیں۔

4۔ بیرون گروہی شادی وہ طریقہ ہے جس میں فرد اپنے سماجی گروہ سے باہر شادی کرتا ہے ۔

5۔ درون گروہی شادی وہ طریقہ ہے جس میں فرد اپنے ہی گروہ میں شادی کرتا ہے ۔

6۔ دیور بیاہ شادی کا وہ طریقہ ہے جس میں مرحوم شوہر کے بھائی سے شادی کی جاتی ہے ۔

7۔ سالی بیاہ شادی کا وہ طریقہ ہے جس میں مرحوم بیوی کی بہن سے شادی کی جاتی ہے ۔

8۔ (1) مقابل کزن بیاہ

(2) متوازی کزن بیاہ

(3) دیور بیاہ اور

(4) سالی بیاہ۔ بیاہ کی چار اقسام ہیں جو بیرون گروہی اور درون گروہی بیاہ کے اصولوں کے تحت آتے ہیں۔

9. (1) پدر مقامی رہائش

(2) مادر مقامی رہائش

(3) دو مقامی رہائش

(4) ماموں مقامی رہائش

(5) نو مقامی رہائش

10۔ سلسلہ نسب خونی رشتہ داروں کا ایک گروہ ہے جس کا تعلق ایک نسبی سلسلہ سے ہوتا ہے اور اس میں ان افراد کو شامل کیا جاتا ہے جو اپنی مشترک رشتہ داری کو ایک خاص سلسلہ نسب سے مربوط کرتے ہیں۔

مترجم : محترمہ صابرہ سلطانہ

INSTRUCTIONAL MEDIA CENTRE LIBRARY
Accn. No BA-085
Date 03.08.2015
MANUU ★ HYDERABAD ★

INSTRUCTIONAL MEDIA CENTRE ★ MANUU ★
IMC LIBRARY
★ Hyderabad-34. ★

# اکائی 24 شادی، خاندان اور قرابت داری کی خصوصیات اور فرائض

ساخت


24.0 مقاصد
24.1 تمہید
24.2 شادی بیاہ کی خصوصیات اور فرائض
24.3 خاندان کی خصوصیات اور فرائض
24.4 قرابت داری
24.5 خلاصہ
24.6 کلیدی الفاظ
24.7 سفارش کردہ کتابیں
24.8 نمونہ امتحانی سوالات
24.9 اپنی معلومات کی جانچ : نمونہ جوابات


## 24.0 مقاصد

پچھلی اکائی میں ہم شادی بیاہ، خاندان اور قرابت داری نظام کی ابتداء اور ارتقاء کے بارے میں پڑھ چکے ہیں۔ اس اکائی میں ہم شادی خاندان اور قرابت داری کے فرائض کا مطالعہ کریں گے ۔

اس اکائی کو مکمل کرلینے کے بعد آپ اس قابل ہوجائیں گے کہ :

- شادی خاندان اور قرابت داری کے فرائض کی تشریح کرسکیں
- شادی خاندان اور قرابت داری کی خصوصیات پر بحث کرسکیں۔

## 24.1 تمہید

جیسا کہ ہم پچھلی اکائی میں واضح طور پر بحث کرچکے ہیں کہ شادی ایک اہم سماجی ادارہ ہے ۔ شادی کے ذریعہ ہی مرد اور عورت کے رشتہ کو سماجی اعتبار سے تسلیم کیا جاتا ہے ۔ شادی ایک ادارہ ہے جس کے تعلقات میں داخل ہونے والے سماجی قبولیت اور سماج سے وابستہ ذمہ داریوں کے پابند قرار پاتے ہیں ۔ میلی نوسکی (Malinowski) کے مطابق شادی ہمیشہ اصولوں پر مبنی ہوتی ہے ۔ قدیم زمانہ میں دنیا کے ہر انسانی سماج میں شادی کو سماج کی فلاح و بہبود کے لیے اہم مانا گیا ہے ۔

## 24.2 شادی بیاہ کی خصوصیات اور فرائض

1۔ شادی ایک آفاقی حقیقت ہے ۔
2۔ خاندان کی تشکیل کے لیے شادی بنیادی اہمیت رکھتی ہے ۔
3۔ شادی ایک نئے سماجی رشتہ کو وجود میں لاتی ہے ۔
4۔ شادی کے ذریعہ فرد کی جنس کی خواہشات کو باقاعدہ بنایا جاتا ہے ۔
5۔ شادی والدین پر بچوں کی نگہداشت کی ذمہ داری عائد کرتی ہے ۔
6۔ شادی کے ذریعہ بچہ سماج میں ایک مخصوص مقام پاتا ہے ۔

### 1۔ شادی ایک آفاقی حقیقت ہے :

شادی کا ادارہ اتنا ہی قدیم ہے جتنی کہ انسانی تاریخ۔ جیسا کہ پچھلے سبق میں بیان کیا گیا ہے ۔اس کا امکان ہے کہ قدیم سماج میں غیر معین جنسی تعلقات قائم رہے ہوں ۔ لیکن آہستہ آہستہ شادی کا ادارہ وجود میں آیا ۔ دو مختلف جنس کے افراد کے درمیان ملاپ کے لیے شادی بیاہ کے ادارہ کو وجود میں لایا گیا۔ اور یہ ادارہ دنیا کے تمام سماجوں میں جاری ہے ۔

### 2۔ خاندان کی تشکیل کے لیے شادی بنیادی اہمیت رکھتی ہے ۔

شادی کے ادارہ کے ذریعہ ہی خاندان وجود میں آتا ہے ۔ ایک مرد اور ایک عورت شادی کے بغیر ہی ایک ساتھ رہتے ہوں تو سماجی طور پر ان کی مذمت کی جاتی ہے اور اسی طرح ملاپ سے پیدا ہونے والے بچے۔ سماج یا قانون کی تشکیل کے لیے شادی کی رسم ایک اہم شرط ہے ۔اس کے بغیر خاندان وجود میں نہیں آسکتا۔

### 3۔ شادی ایک نئے سماجی رشتہ کو وجود میں لاتی ہے ۔

شادی کے ذریعہ دو خاندانی گروہوں کے درمیان ایک نیا سماجی رشتہ جنم لیتا ہے ۔ شادی کے ذریعہ ایک خاندان اپنی سماجی حیثیت میں اضافہ کرسکتا ہے ۔ اگر اس خاندان کا کوئی فرد اعلا رتبہ کے دوسرے خاندان کے لڑکی سے شادی کے رشتہ میں بندھ جائے تو اس کے سماجی رتبہ میں اضافہ ہوجاتا ہے ۔ عام طور پر ہندوستان جیسے ممالک میں جہاں شادیاں خاندان کے بزرگ طے کرتے ہیں، خاندانی پس منظر اور دونوں خاندانوں کی حیثیت کو بہت زیادہ اہمیت دی جاتی ہے ۔ اس لیے شادی کی رسم کے بعد دونوں خاندان (معمولی جھگڑوں کو چھوڑ کر) ایک دوسرے سے قریب ہوجاتے ہیں ۔ اس طرح شادی سے نہ صرف دونوں فریق بلکہ ان کے والدین کے درمیان بھی ایک رشتہ وجود میں آتا ہے۔ اس طرح یہ سماجی استحکام یا یکجہتی کو مضبوط بناتا ہے ۔

### 4۔ شادی کے ذریعہ فرد کی جنسی خواہشات کو باقاعدہ بنایا جاتا ہے ۔

شادی کے ذریعہ ہی افراد کی جنسی خواہشات کو باقاعدہ بنایا جاتا ہے ۔ جیسا کہ پہلے بتایا گیا ہے کہ ہر سماج شریک حیات کے انتخاب سے متعلق کچھ پابندیاں عائد کرتا ہے ۔ اگر ایسا نہ ہو تو الجھن اور بد نظمی پیدا ہوسکتی ہے ۔ ہر سماج زائد ازدواجی اور قبل ازدواجی تعلقات کی مذمت کرتا ہے اور شادی کے ذریعہ افراد کو جنسی تعلقات قائم کرنے کی اجازت دیتا ہے ۔

### 5۔ شادی والدین پر بچوں کی دیکھ بھال کی ذمہ داری عائد کرتی ہے

شادی بیاہ کے ذریعہ ہی والدین پر بچوں کی پرورش کی ذمہ داری بھی عائد ہوتی ہے ۔ اس کے ذریعہ ہی والدین کے رول اور ذمہ داری کی وضاحت ہوتی ہے ۔ عام طور پر شادی فرد کی جنسی خواہشات کی تسکین اور افزائش نسل کے مقصد کے لیے کی جاتی ہے ۔کسی وارث کی پیدائش خاندان کے سلسلہ کو جاری رکھنے اور حق وراثت حاصل کرنے کا ایک ایسا واقعہ ہوتا ہے جس کی خوشی منائی جاتی ہے ۔ہندو سماج میں بیٹے کی پیدائش کو حقیقی ضرورت سمجھا جاتا ہے ۔مسلمانوں میں افزائش نسل تمام افراد کا فرض سمجھا جاتا ہے اس وجہ سے ایک فرد کو بہ یک وقت ایک سے زائد عورتوں سے شادی کرنے کی اجازت دی گئی ہے ۔

### 6۔ شادی کے ذریعہ بچہ سماج میں ایک مخصوص مقام پاتا ہے ۔

شادی کے ذریعہ بچہ سماج میں ایک مستحکم مقام پاتا ہے اور یہ مقام اس کے دیگر سماجی تعلقات کو متعین کرتا ہے ۔ میلی نوسکی (Malinowski) کے مطابق شادی ولدیت کا ایک لائسنس ہے ۔یہ ایک آفاقی سماجی اصول کا اظہار کرتا ہے کہ ہر بچہ کے لیے ایک سماجیاتی باپ کی ضرورت ہوتی ہے جو بچہ کا محافظ ہوتا ہے ۔ بچہ پیدائش کے ذریعہ انتسابی حیثیت حاصل کرتا ہے ۔

ہر سماج میں شادی کی کچھ شکلیں موجود ہیں ۔ شادی عام طور پر ایک سماجی یا مذہبی رسم یا قانونی معاہدہ یا دونوں پر مشتمل ہوتی ہے ۔ شادی بیاہ سے متعلق ہر سماج میں رسومات الگ الگ نوعیت کے ہوتے ہیں ۔اور ہر سماج میں شادی سے متعلق باقاعدگی پائی جاتی ہے ۔ جانسن کے مطابق بچوں کی پرورش اور تربیت اہم ہوتی ہے ۔کن حالات میں، کن طریقوں سے اور کن سے شادی بیاہ کے تعلقات قائم ہوتے ہیں ۔ شادی کے بعد ان کی ذمہ داریوں اور کن حالات میں شادی کے بندھن کو توڑ سکتے ہیں ۔ ان تمام سے متعلق معیارات بنائے گئے ہیں ۔ کسی سماج سے متعلق ان معیارات کے نمونہ کو شادی بیاہ کے ادارہ کا نام دیا جاتا ہے (جانسن 1973, 149)

شادی ایک بنیادی سماجی ادارہ ہے جو خاندان کی تشکیل کرتا ہے ۔بغیر شادی کے کوئی بھی خاندان وجود میں نہیں آسکتا ۔اس طرح ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ جب کسی مرد اور عورت کے درمیان شادی بیاہ کے ادارہ کے ذریعہ جنسی تعلقات قائم ہوتے ہیں تو خاندان کا وجود عمل میں آتا ہے ۔

## اپنی معلومات کی جانچ کیجیے ۔

1۔ شادی کی تعریف کیجیے ۔

______________________________________________

______________________________________________

2 ۔ صحیح یا غلط بتلایئے ۔

1۔ خاندان سماجی تنظیم کی بنیادی اکائی ہے ۔ (     )     (     )

2۔ خاندان سماج کا قریبی گروہ ہے ۔ (     )     (     )

3۔ خاندان کی بنیاد شادی ہے نہ کہ شادی کی بنیاد خاندان (     )     (     )

4۔ شادی جنسی تعلقات کو باقاعدہ بنانے کا ایک ذریعہ ہے ۔ (     )     (     )

3۔ خاندان کی تعریف کیجیے ۔

4 ۔ قرابت داری کی تعریف کیجیے ۔

5 ۔ شادی کے اہم فرائض کیا ہیں ؟

## 24.3 خاندان کی خصوصیات اور فرائض

ہر خاندان ایک نام سے جانا جاتا ہے ۔اور یہ سلسلہ نسب کو پہچانے کا مروجہ طریقہ ہے ۔ جیسا کہ پچھلی یونٹ میں بتایا گیا ہے کہ سلسلہ نسب یا تو مرد سے وابستہ ہوتا ہے یا پھر عورت سے ۔اور خاندان ایک خاص نسب سے وابستہ ہوتے ہوئے اپنی نسل کا ایک نام پالیتا ہے ۔

1۔ **مستقل رہائش**۔ ہر خاندان کے رہنے کے لئے ایک مستقل رہائش گاہ ہوتی ہے ۔ بنیادی امور کی انجام دہی کے لیے ہر خاندان کا ایک گھر ہوتا ہے ۔

2۔ **مالی سہولت** ۔ ہر خاندان میں ایک مالی نظام پایا جاتا ہے ۔جو خاندان کی بنیادی ضروریات کی تکمیل کرتا ہے ۔

3۔ **آفاقی نوعیت**۔ خاندان کی آفاقی نوعیت ہوتی ہے ۔ یہ ادارہ ہر وقت ہر سماج میں موجود تھا ۔ ہر فرد کسی نہ کسی خاندان کا رکن ہوتا ہے ۔

4۔ **تمام سماجی گروہوں کا مرکز**۔ خاندان تمام سماجی گروہوں کا مرکز ہوتا ہے اور اس کا سائز بھی محدود ہوتا ہے ۔یہ سب سے چھوٹا قرابت داری گروہ سمجھا جاتا ہے ۔اس کی ابتداء دو افراد کے درمیان شادی سے ہوتی ہے اور بچوں کی پیدائش سے اس میں تبدیلی آسکتی ہے ۔اور جب وہ بڑے ہوجاتے ہیں تو شادی کرکے اپنا علاحدہ خاندان بساتے ہیں ۔

خاندان کی قسم ایک سماج سے دوسرے سماج میں، سماجی رسم و رواج روایتوں، رہائش کے اصول اور شادی کی قسم کے اعتبار سے الگ ہوتی ہے ۔ خاندان کی قسموں کی تفصیل کے لیے آپ پچھلی اکائی میں مطالعہ کرسکتے ہیں ۔اس لیے ہر جگہ کسی بھی قسم کے خاندان کی بنیادی خصوصیات اور فرائض یکساں ہوتے ہیں ۔ بعض فرائض کی انجام دہی سے متعلق کچھ فرق ہوسکتا ہے لیکن بنیادی ضروریات وہی رہتی ہیں ۔

### خاندان کے فرائض

خاندان کئی اہم فرائض انجام دیتا ہے ۔جس میں حیاتیاتی فرائض کو سب سے زیادہ اہم مانا جاتا ہے ۔افزائش نسل کے لیے خاندان میں

شوہر اور بیوی کے درمیان جنسی تعلقات ضروری ہیں۔

مختلف ماہر سماجیات نے خاندان کے فرائض کو مختلف طرح سے تقسیم کیا ہے۔ کنگسلے ڈیوس (Kingsley Davis) نے خاندان کے اہم سماجی فرائض کو افزائش نسل، دیکھ بھال، بچوں کی تربیت اور ان کے مقام سے متعلق تقسیم کی ہے۔ آگبرن (Ogburn) اور نمکاف (Nimkof) نے خاندانی فرائض کی چھ درجاتی تقسیم کی ہے۔ وہ یہ ہیں۔

1۔ محبت و شفقت۔ 2۔ معاشی۔ 3۔ تفریحی۔ 4۔ تحفظاتی۔ 5۔ مذہبی اور 6۔ تعلیمی۔ محبت شفقت میں خاندان کے ارکان میں ہمدردانہ ہم آہنگی اور فرد کے تحفظ کا احساس شامل ہے۔

خاندان میں شوہر اور بیوی کے درمیان کام کی تقسیم ان کی ذمہ داریوں سے متعلق ہوتی ہے۔ قدیم زمانہ سے مرد کی ذمہ داری خاندان کی معاشی ضروریات کی تکمیل کرنا ہے۔ اور عورت کا کام گھریلو ضروریات کی تکمیل کرنا ہے۔ ضرورت مند ارکان جو اپنی دیکھ بھال آپ نہیں کرسکتے خاندان ان کی دیکھ بھال کرتا ہے۔

خاندان اپنے ارکان کو تفریح کے ذرائع بھی فراہم کرتا ہے اور ان کو جذباتی تحفظ بھی فراہم کرتا ہے۔

خاندان مذہبی عبادت کا مرکز ہے۔ خاندان کے مذہبی فرائض تمام خاندان کے تمدن کی ترسیل کا اہم ذریعہ ہیں جس کے ذریعہ تمدن ایک نسل سے دوسری نسل میں منتقل ہوتا ہے۔ خاندان فرد کی ساعت کرتا ہے اور اس کو سماج کا مکمل کارکرد رکن بنانے میں مدد دیتا ہے۔

میک آئیور (Mac Iver) نے خاندان کے فرائض کو لازمی اور غیر لازمی فرائض میں تقسیم کیا ہے۔ لازمی فرائض میں 1) جنسی ضروریات کی تسکین۔ 2) بچوں کی پیدائش اور دیکھ بھال اور 3) گھر کی فراہمی شامل ہیں۔ غیر لازمی فرائض میں مذہبی، تعلیمی، معاشی، تفریحی اور دیگر امور شامل ہیں۔

ہر خاندان اوپر بیان کیے گئے تمام فرائض انجام دیتا ہے۔ تاہم موجودہ دور میں خاندان کے بعض فرائض کی انجام دہی بیرونی ایجنسیاں کررہی ہیں۔ مثال کے طور پر تفریحی اور تعلیمی فرائض کی تکمیل بیرونی ایجنسیاں جیسے کلب اور اسکول وغیرہ کر رہے ہیں۔

جدید دور میں خونی رشتہ داروں پر مشتمل خاندان ختم ہورہے ہیں اور اس کی جگہ لزدواجی خاندان بڑھ رہے ہیں۔ (خاص طور پر مغربی سماج میں اونچے طبقات میں توسیعی خاندان کا وجود ابتدائی صنعتی شہروں میں تھا لیکن صنعتیت کی وجہ سے ہندوستان اور چین جیسے زرعی سماجوں میں بھی مختصر آزاد خاندان مقبول ہورہے ہیں۔

صنعتیت اور شہریانہ کے پھیلاؤ کی وجہ سے نظام پیدائش میں تبدیلی آچکی ہے۔ اور خاندان کے زیادہ سے زیادہ فرائض بڑی تنظیموں کو منتقل ہوچکے ہیں۔

اس تبدیلی کا اہم نتیجہ خاندان کے سائز میں کمی ہے شادی شدہ جوڑے کے لیے پہلے کی بہ نسبت خاندان ایک بہت قریبی تنظیم بن گیا ہے۔ خاندان کی معاشی سرگرمیوں کو اب رشتہ داروں کی مدد کی ضرورت نہیں رہی۔

اس لیے گھر میں ان کے وجود کی ضرورت نہیں رہی۔ آگبرن (Ogburn) کے مطابق توسیعی خاندان میں، خاندان کے سائز میں قرابت داری گروہ کی اہمیت میں کمی نہیں ہوئی جن میں دادا، دادی، نانا، نانی، بھائی، بہن اور دیگر قرابت داروں کو شامل کیا جاتا ہے۔ اس بات کا ثبوت موجود ہے کہ قرابت داری اب تک اہمیت رکھتی ہے۔ (آگبرن اور نمکاف: 1964: 500)

خاندان کے فرائض سے متعلق ضبط تولید کی وجہ سے والدین کے فرائض میں کمی کا رجحان پیدا ہورہا ہے۔ بچوں کے پرورش کی مدت میں کافی کمی ہوئی ہے۔ امریکی خاندانوں کے مطالعہ سے یہ بات واضح ہوچکی ہے کہ ان کے 50% شہری خاندانوں میں بچے ان کے گھر میں

نہیں رہتے ۔ (آگبرن اور نمکاف : 1964: 501) کئی معاشی امور غیر معاشی اداروں کو منتقل ہوچکے ہیں ۔ اور اس طرح معاشی فرائض میں کمی واقع ہوئی ہے ۔ بڑی تعداد میں اسکول، چرچ، تفریحی ایجنسیوں وغیرہ کی موجودگی اس بات کی تصدیق کرتی ہے ۔ نتیجتاً اکثر خاندانوں کا اہم فریضہ خاندانوں کے مابین خلوص پیدا کرنا ہے ۔

پھر بھی یہ بات یاد رکھنا ضروری ہے کہ اگرچہ بیشتر فرائض دوسری ایجنسیوں کو منتقل ہوچکے ہیں ۔ ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ خاندان کوئی بھی فرض انجام نہیں دیتا جو یہ پہلے انجام دیتا تھا ۔ مثال کے طور پر ریڈیو، ٹیلی ویژن اور ویڈیو اور ایسی ہی دوسری سہولتوں نے خاندان کے تفریحی فرائض کو نئی شکل عطا کی ہے ۔

فرائض کے لیے خاندان کی اہمیت کو کم نہیں کیا جاسکتا ۔ اپنی تمام تبدیلیوں کے ساتھ خاندان فرد کے لیے ہمیشہ ابتدائی گروہ کی طرح برقرار رہا ہے اور رہیگا ۔ اس کے بعد ہم فرد کی زندگی کے دیگر اہم ادارہ قرابت داری کے بارے میں پڑھیں گے ۔

## اپنی معلومات کی جانچ کیجیے ۔

6۔ خاندان کے فرائض کیا ہیں ؟

## 24.4 قرابت داری

جیسا کہ ہم پہلے کہہ چکے ہیں کہ قرابت داری گروہ فرد کے لیے اس کے خاندان کے بعد اہم گروہ ہے ۔ خاندان کے دیگر ارکان جو خاندان کے قریبی افراد نہیں ہوتے ان کی اہمیت میں کمی ہورہی ہے ۔ ہم مکمل طور پر فرد کے لیے قرابتی گروہ کی اہمیت کو ختم نہیں کرسکتے ۔ تحریمات کی بناء پر شوہر اور بیوی ایک ہی قرابتی گروہ سے تعلق نہیں رکھتے ۔ تمام خونی رشتہ داروں کا تعلق خونی رشتہ کی بنیاد پر ہوتا ہے ۔ اور یہ رشتہ ان کو آپس میں متحد کرتا ہے ۔ جب ہم خاندان کے فرائض پر بحث کررہے تھے اس وقت یہ بتایا گیا تھا کہ ابتداء میں جب خاندان، پیدائش، صرف اور تقسیم کی اکائی تھا ۔ تب خاندان کے ارکان کا رول بہت اہم تھا ۔ تمام رشتہ داروں کی موجودگی خاندان کے فرائض کی انجام دہی کے لیے ضروری سمجھی جاتی تھی ۔ تاہم بعض فرائض میں کمی ہوئی ہے ۔ جیسے تعلیمی فرائض جو اسکول جیسی بیرونی ایجنسیاں انجام دینے کے باوجود بچہ کے ابتدائی برس خاندان میں ہی گذرتے ہیں ۔ اور تب بچہ بڑا بھی ہوجائے تو خاندان کی رہنمائی اور تحفظ کی ضرورت محسوس کرتا ہے ۔ اگرچہ کئی تفریحی ایجنسیاں وجود میں آچکی ہیں لیکن اب بھی خاندان اپنے افراد کو ایک قسم کا سکون اور آرام پہنچاتا ہے خاص طور پر ان خاندانوں میں جہاں ارکان کے درمیان نارمل تعلقات ہوتے ہیں اور وہ روزانہ نظریات اور امور پر تبادلہ خیال کرتے ہوئے ایک قسم کی تفریح مہیا کرتے ہیں ۔

آخر میں ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ خاندان ایک لچک دار ادارہ ہے ۔ اپنے اقسام فرائض اور انقلابی تبدیلیوں کے باوجود خاندان کا ادارہ ہر سماج میں پایا جاتا ہے ۔ آگبرن اور نمکاف (Ogburn and Nimkoff) کے مطابق محبت اور بچوں کی پرورش وہ بنیادی عوامل ہیں

۔ جنھوں نے بلاشبہ خاندان کو لازوال اور مستقل سماجی ادارہ بنادیا ہے ۔

خاندان کا بہ حیثیت معاشی ادارہ کے زوال اس کے کئی سماجی امور کو چھوڑ دینے کا نتیجہ ہے ۔ خاندان کے یہ سماجی امور پوری طرح ختم نہیں ہوئے بلکہ ان میں کچھ کمی واقع ہوئی ہے خاندان کے اہم فرائض ازدواجی خوشی اور بچوں کی پرورش ہے ۔

ٹیکنالوجی کی ترقی خاندان کے فرائض پر دور رس اثرات مرتب کر سکتی ہے ۔ افراد کے درمیان انفرادیت پسندی اور آزادی کے بڑھنے کی وجہ سے خاندان کی قسم میں جو تبدیلی واقع ہوئی ہے اس سے قریبی رشتہ داروں کی بھی اہمیت گھٹتی جارہی ہے ۔

لیکن ان سب کا مطلب یہ نہیں ہے کہ فرد کے لیے قرابت داری اہم نہیں ہے ۔ قرابتی رشتے ، قریبی رشتہ داروں کا گروہ ہوتا ہے جن پر افراد کا انحصار ہوتا ہے ۔ اپنے رشتہ داروں کے بغیر فرد کا وجود دشوار ہوتا ہے ۔ یہ خاص طور پر سادہ سماج میں ہوتا ہے جہاں فرد کے مسائل کو تمام گروہ کے مسائل سے تعبیر کیا جاتا ہے ۔ مثال کے طور پر قبائلی سماجوں میں اگر ایک فرد کسی کو نقصان پہنچائے یا زخمی کردے تو اس کے تمام رشتہ دار نہ صرف غلطی کرنے والے سے بلکہ اس کے خاندان اور دیگر قرابت داروں سے بدلہ لیتے ہیں ۔ اگر کوئی فرد غلط کام کرے تو اس کے نتیجہ میں سارے گروہ کو اس کا خمیازہ بھگتنا پڑتا ہے ۔ اور اگر اس غلطی کی تلافی نہ ہو تو گروہ کو مزید نقصان سے بچانے کے لیے مجرم کو یا غلطی کرنے والے کو گروہ سے بالکل نکال دیا جاتا ہے ۔ اس لیے عام اصولوں اور قرابتی گروہ کے اصولوں کی پابندی بھی ہر فرد کے لیے لازمی سمجھی جاتی ہے ۔

اس کے علاوہ ایسے ارکان جو شادی کے ذریعہ رشتہ دار بنے ہوں ان کو بھی فرد کا قرابت دار ہی سمجھا جاتا ہے ۔ دونوں گروہ ایک دوسرے میں ضم ہوجاتے ہیں ۔ جس کے نتیجہ میں سماجی استحکام میں اضافہ ہوتا ہے ۔ اور دونوں گروہ اپنے ارکان کو باہمی امداد اور تحفظ فراہم کرتے ہیں ۔

کوئی بھی یہ کہہ سکتا ہے کہ انفرادی خاندانوں کے بڑھنے کی وجہ سے قرابت داروں کی اہمیت گھٹ رہی ہے ۔ لیکن جیسا کہ پہلے کہا گیا ہے اپنے قرابت داروں سے قربت کے احساس میں کمی آرہی ہے اور کوئی بھی اپنے قرابت داروں کی زیادہ پروا نہیں کرتا ۔ لیکن ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ یہ طریقے صرف انفرادی خاندان کے قائم کرنے اور قرابت داروں کے رول یا اہمیت کو بھلانے کے لیے ہے ۔ ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ کوئی بھی فرد ہر طرح کے مسائل کے لیے اپنے قرابت داروں پر زیادہ منحصر نہیں رہ سکتا پھر بھی ضرورت پڑنے پر ان کے پاس جاتا ہے اور انھیں اہمیت دی جاتی ہے ۔

## 24.5 خلاصہ

اس اکائی میں ہم شادی ، خاندان اور قرابت داری کے اہم فرائض کا مطالعہ کر چکے ہیں ۔ قدیم دور میں اور ساری دنیا کے ہر انسانی سماج میں شادی کو سماج کی فلاح و بہبود کے لیے اہم سمجھا جاتا رہا ہے ۔ شادی ایک بنیادی سماجی ادارہ ہے جو خاندان کو وجود میں لاتا ہے ۔ جب ایک مرد اور عورت شادی کے ادارہ کے ذریعہ جنسی تعلقات قائم کرتے ہیں تو خاندان وجود میں آتا ہے ۔ خاندان بھی کچھ اہم فرائض انجام دیتا ہے اس کے بعض فرائض باہر کی ایجنسیاں انجام دے رہی ہیں ۔ قرابت داروں کا گروہ قریبی ارکان خاندان کے علاوہ فرد کے لیے اہم ہوتا ہے ۔

## 24.6 کلیدی الفاظ

شادی : شادی مرد اور عورت کے درمیان ایک سماجی طور پر منظور شدہ ملاپ ہے۔

خاندان۔ : خاندان دو یا زائد افراد کا گروہ ہے۔ جو خونی رشتہ ،رشتہ ازدواج یا متبنیٰ اور یکجا رہائش سے عبارت ہوتا ہے۔

قرابت داری : یہ قرابت داری کا باضابطہ نظام ہے جس میں افراد ایک دوسرے سے مخصوص بندھنوں میں بندھے ہوئے ہیں۔

## 24.7 سفارش کردہ کتابیں


Mac Iver and Page : Society

Harry. M. Johnson : A Systematic Introduction

Kapadia. K.M. : Marriage and Family in India

Jon M. Sheperd : Sociology

Metta Spencer and Alex Inkles : Foundations of Modern Sociology

William F. Kenkel : Society in Action : Introduction to Sociology

Wilbert E. Moore : Family


## 24.8 نمونہ امتحانی سوالات

I۔ مندرجہ ذیل ہر سوال کا جواب 30 سطروں میں لکھیے۔

1۔ شادی اور خاندان کی تعریف کیجیے ۔ یہ دونوں ایک دوسرے سے کیسے مربوط ہیں؟

2۔ شادی اور خاندان کے ادارہ کی ابتداء پر بحث کیجیے۔

3۔ خاندان کی اقسام پر بحث کیجیے۔

4۔ شادی کے فرائض اور خصوصیات پر بحث کیجیے۔

5۔ قرابت داری کے فرائض اور خصوصیات پر بحث کیجیے۔

6۔ خاندان کے فرائض میں موجودہ برسوں میں جو تبدیلیاں ہوئی ہیں اس پر بحث کیجیے۔

II۔ مندرجہ ذیل ہر سوال کا جواب 15 سطروں میں لکھیے۔

1۔ رہائش کے اصول۔



INSTRUCTIONAL MEDIA CENTRE MANUU IMC LIBRARY Hyderabad-32
B. NO. 010

D-293-313

2- قرابت داری کی اصطلاحات

3۔ میک آئیور کے مطابق خاندان کے فرائض کی تقسیم

4۔ فرد کے لیے خاندان کی اہمیت

5۔ سماج کے لیے شادی کے ادارہ کی اہمیت

## 24.9 اپنی معلومات کی جانچ: نمونہ جوابات

1۔ شادی کی تعریف مرد اور عورت کے درمیان کم و بیش مستحکم ملاپ کے طور پر کی گئی ہے۔ جو بچوں کی پیدائش کے بعد بھی جاری رہتا ہے۔ یہ ایک سماجی طور پر منظور شدہ ملاپ ہے۔

2. 1۔ صحیح
2۔ صحیح
3۔ غلط
4۔ صحیح

3۔ خاندان افراد کا ایک ایسا گروہ ہے جو خونی رشتہ، شادی یا متبنی اور یکجا رہائش پر منحصر ہوتا ہے۔

4۔ قرابت داری کو رشتوں کا ایک باضابطہ نظام کہا گیا ہے۔ جس میں افراد ایک دوسرے سے مخصوص بندھنوں میں بندھے ہوتے ہیں۔

5۔ شادی کے اہم فرائض حسب ذیل ہیں۔

1۔ شادی آفاقی نوعیت کی ہوتی ہے۔

2۔ خاندان کی تشکیل کے لیے شادی بنیادی اہمیت رکھتی ہے۔

3۔ شادی ایک نیا سماجی تعلق پیدا کرتی ہے۔

4۔ شادی کے ذریعہ افراد کی جنسی خواہشات کو باقاعدہ بنایا جاتا ہے۔

5۔ شادی والدین پر بچوں کی نگہداشت کی ذمہ داری عائد کرتی ہے۔

6۔ شادی بچہ کو سماج میں ایک مخصوص مقام عطا کرتی ہے۔

مترجم : محترمہ صابرہ سلطانہ

# بلاک IX

## معاشی ادارے

اکائی 25 : ٹیکنالوجی معاشی سرگرمیاں اور معیشت کی اقسام

اکائی 26 : جائیداد بحیثیت ایک ادارہ ۔ وراثت کی قسمیں

# اکائی 25 ٹیکنالوجی، معاشی سرگرمیاں اور معیشت کے اقسام

ساخت


25.0 مقاصد

25.1 تمہید

25.2 معاشی ادارہ کے معنی

25.2.1 پیدائش

25.2.2 تقسیم

25.2.3 صرف

25.3 ٹیکنالوجی

25.4 ٹیکنالوجی کے سماجی اثرات

25.4.1 تقسیم کار پر ٹیکنالوجی کے اثرات

25.4.2 کام کی جگہ بین عمل پر ٹیکنالوجی کے اثرات

25.4.3 پیشہ ورانہ ڈھانچہ پر ٹیکنالوجی کے اثرات

25.4.4 خود مشینیت کی ترقی پر ٹیکنالوجی کے اثرات

25.4.5 سماجی اداروں پر ٹیکنالوجی کے اثرات

25.5 تقسیم کار

25.5.1 تقسیم کار کے بارے میں درکھیم کا نقطہ نظر

25.5.2 تقسیم کار کے بارے میں کارل مارکس کا نقطہ نظر

25.6 معاشی سرگرمیاں

25.7 معیشت کی قسمیں

25.7.1 قدیم اور فرقہ ورانہ معیشت

25.7.2 جاگیردارانہ معیشت

25.7.3 سرمایہ دارانہ نظام

25.7.4 سوشلسٹ نظام

25.7.5 کمیونزم

25.7.6 صنعتیانہ

25.8 خلاصہ

25.9 کلیدی الفاظ

25.10 سفارش کردہ کتابیں

25.11 نمونہ امتحانی سوالات

25.12 اپنی معلومات کی جانچ: نمونہ جوابات

## 25.0 مقاصد

اس اکائی کا مقصد آپ کو معاشی اداروں سے واقف کروانا ہے ۔ اور اس قابل بنانا ہے کہ آپ ٹیکنالوجی کو معاشی ادارہ کے ایک حصہ کی حیثیت سے اور سماج میں موجود مختلف قسم کی معشیتوں کا جائزہ لے سکیں

اس اکائی کو مکمل کرلینے کے بعد آپ اس قابل ہو جائیں گے کہ :

- o معاشی ادارہ کے معنی کی تشریح کر سکیں
- o ٹیکنالوجی کے معنی سمجھا سکیں
- o ٹیکنالوجی کی اہمیت کو سمجھا سکیں
- o ٹیکنالوجی کے سماجی اثرات کی تشریح کر سکیں

## 25.1 تمہید

اس اکائی میں ہم معاشی ادارہ کے معنی ٹیکنالوجی اور اس کے اثرات کے بارے میں پڑھیں گے ۔ ہم معیشت کے مختلف اقسام کے بارے میں بھی پڑھیں گے ۔

## 25.2 معاشی ادارہ کے معنی

یہاں معاشی ادارہ کا سماجی ادارہ کے ایک حصہ کی حیثیت سے تجزیہ اور اس پر بحث کی گئی ہے ۔ ڈریسلر (Dressler) کے مطابق معاشی ادارہ سماج کا وہ تمدنی نظام ہے جس کا راست تعلق اشیاء اور خدمات کی پیدائش، تقسیم اور صرف سے ہوتا ہے ۔ معاشی ادارہ کا اہم فریضہ ان ذرائع کی فراہمی ہے جن کے ذریعہ سماج کے افراد اپنی بقاء اور دیکھ بھال کر سکتے ہیں ۔ معاشی نظام کا ڈھانچہ پیدائش، تقسیم اور صرف کے فرائض پر منحصر ہوتا ہے۔

### 25.2.1 پیدائش (Production)

پیدائش کے لیے زمین، سرمایہ اور محنت کی ضرورت ہوتی ہے ۔ زمین، مچھلی، جنگل، دھات پانی کے ساتھ ساتھ طبعی علاقہ پر مشتمل ہوتی ہے ۔

سرمایہ تمام ذرائع پیدائش پر مشتمل ہوتا ہے ۔ اس میں مالیہ ، آلات ، عمارت اور مشینری وغیرہ شامل ہیں ۔ صنعتی سماج میں کسی سرمایہ کار کا سرمایہ وسیع ہو سکتا ہے ۔ اور دوسرے سماجوں میں یہ کچھ سادہ اوزار پر مشتمل ہوتا ہے ۔ محنت سے مراد اشیاء اور خدمات کی پیدائش کے لیے انسان کی جسمانی اور ذہنی صلاحیت ہے

### 25.2.2 تقسیم (Distribution)

تقسیم کا نظام ایک صارف کی ضروریات اور خدمات کے لیے ضروری ہوتا ہے تقسیم کے لیے بعض تبادلہ کے ذرائع کا ہونا ضروری ہے ۔ قدیم سماجوں میں جب زر کا عام رواج نہیں تھا وہاں اشیاء کا تبادلہ اشیاء سے ہوتا تھا ۔ مثال کے طور پر ایک کسان دال کے لیے چاول اور ایسی دوسری اشیاء کا تبادلہ کرتا تھا ۔ کئی سادہ سماجوں میں جہاں زر کا رواج نہیں تھا وہاں اشیاء کے تبادلہ کا نظام پایا جاتا تھا جدید سماج میں روپیہ تبادلہ کا اہم ذریعہ ہے ۔

### 25.2.3 صرف (Consumption)

ایک منظم معیشت کے لیے اشیاء اور خدمات کی پیداوار اور صرف میں توازن ضروری ہے ۔ اعلا ترقی یافتہ سماج میں اشیاء اور خدمات کا جمع ہونا ناگزیر ہے ۔ لیکن یہ عدم توازن معیشت کو متاثر کرتا ہے جس سے قیمتیں کم ہو جاتی ہیں ، بیروزگاری پیدا ہو جاتی ہے اور معاشی ابتری پھیل جاتی ہے ۔

مکی (Mackee) کے مطابق کسی بھی سماج میں معیشت کا سماجیاتی جائزہ دو طرح لیا جاتا ہے ۔

1۔ سماج کے بعض فرائض کی تکمیل کے لیے یہ ایک پیچیدہ طریق کا کام کرتا ہے ۔

2۔ ایک سماجی طریق کی طرح جو سماج کے غیر معاشی طریق سے مربوط ہوتا ہے ۔ معاشیات داں ان امور سے تعلق رکھتا ہے جو اشیاء کی پیداوار ، تقسیم ، تبادلہ اور صرف سے متعلق ہوتے ہیں ۔ کسی بھی انسان کے لیے مادی ضروریات کی تسکین کے لیے کچھ ذرائع کا ہونا ضروری ہے جیسے غذا ، کپڑا اور مکان جس کے بغیر انسان زندہ نہیں رہ سکتا ۔ اس لیے تمام انسانی سماجوں میں ایسی سماجی تنظیم ہوتی ہے جو زندگی کی بنیادی ضروریات کی تکمیل کرتی ہے ۔ معاشی سرگرمیوں کی لیے رول ، اقدار اور سماجی تعلقات میں آپسی ربط ہوتا ہے ۔

پیداواری طریق کے نتیجہ میں کام کی تنظیم بنتی ہے جس کے نتیجہ میں تقسیم کار اور پیشوں کا نظام وجود میں آتا ہے ۔ کام عام طور پر خاندان اور کارخانہ میں گروہی طور پر انجام پاتا ہے ۔ ٹیکنالوجی کی موجودہ حالت تقسیم کار اور سماجی اکائیوں کا سائز اور اس کی قسم کو متعین کرتی ہے موجودہ سماجی وتمدنی ماحول جس میں اقدار شامل ہیں اس طریقہ کار پر اثر انداز ہوتے ہیں جہاں کام تشکیل پاتا ہے ۔ تقسیم کار فرد کے مطالبہ کو متعین کرتا ہے ان چیزوں کے لیے جو گروہ کی اجتماعی کوشش سے پیدا کی جاتی ہیں اشیاء کی فراہمی میں قلت کی وجہ سے تقسیم ہمیشہ غیر مساوی ہوتی ہے ۔ اس لئے اشیاء کی تقسیم اقتدار کی تقسیم پر منحصر ہوتی ہے ۔

معاشیات داں اکثر صرف (Consumption) کے بارے میں بات کرتے ہیں یعنی ان چیزوں کا استعمال جو پیدا کی گئی ہوں ۔ سماجیات داں کا تعلق زیادہ تر پیداواری طریقوں سے ہوتا ہے ۔

یہ کہا جا سکتا ہے کہ ہر سماج میں معاشی سرگرمیاں بنیادی اہمیت رکھتی ہیں فرد اپنا زیادہ تر وقت ذریعہ معاش تلاش کرنے میں گذارتا ہے ۔ فرد کی زندگی کی نوعیت معاشی ادارے متعین کرتے ہیں ۔

معاشی ادارے دیگر اداروں سے قریبی تعلق رکھتے ہیں خاندان، تجارت اور صنعت کی ترقی سے پہلے معاشی پیداوار کا اہم ادارہ تھا جو صنعتیت اور شہریانہ کا باعث بنا۔

جیسا کہ پہلے کہا گیا ہے ٹیکنالوجی ہر سماج کی معاشی تنظیم کو متعین کرتی ہے معاشی ادارے کے دیگر پہلوؤں کا جائزہ لینے سے پہلے ہم معاشی اداروں پر ٹیکنالوجی کے اثرات پر بحث کریں گے۔

## اپنی معلومات کی جانچ کیجیے۔

1۔ معاشی اداروں کی تعریف کیجیے؟

______________________________

______________________________

2۔ معاشی ادارہ کے فرائض کیا ہیں؟

______________________________

______________________________

3۔ خالی جگہوں کو پر کیجیے

1۔ پیدائش کے لیے __________ __________ اور __________ کی ضرورت ہوتی ہے۔

2۔ ایک __________ نظام کی ضرورت ہوتی ہے۔ تاکہ اشیاء اور خدمات __________ تک پہنچ سکے۔

3۔ __________ کا طریقہ ان سماجوں میں پایا گیا جس میں __________ نہیں ہے

## 25.3 ٹیکنالوجی (Technology)

ٹیکنالوجی کے تقسیم کار سے تعلق اور سماجی تفریقات پیدا کرنے میں تقسیم کار کے اثرات کا سماجی مفکرین نے اعتراف کیا ہے۔ کارل مارکس نے تقسیم کار کی تشکیل کے لیے ٹکنالوجی کے ارتقاء پر زور دیا ہے جس کی وجہ سے سماجی طبقات وجود میں آتے ہیں اور بالآخران طبقات کے مابین تصادم سماج میں انقلاب کا باعث بن سکتا ہے۔ ویبلن نے بھی سماجی زندگی کے لیے ٹیکنالوجی کی اہمیت پر توجہ دی ہے۔ منافع پر مبنی سرمایہ داری کو ویبلن (Veblen) نے بنیادی طور پر غیر عقلی برتاو کا نتیجہ قرار دیا ہے جو بالآخر وقت کے ساتھ جدید سائنس اور ٹیکنالوجی کی وجہ سے عقلی طریق میں بدل جائے گا۔ وہ جدید دور میں بڑھتی ہوئی عقلی عمل آوری کا قائل ہے۔

روایتی سماجوں میں تقسیم کار کا تعین عمر، جنس، سماجی رتبہ اور بعض اوقات عبادت کے فرق کا نتیجہ ہوتا تھا۔ خاندان میں بیشتر کام افراد کی مفروضہ ذمہ داریوں کے ذریعہ انجام پاتا تھا۔ مکان ہی مقام رہائش بھی ہوتا تھا اور کام کی جگہ بھی۔

جدید صنعتی ٹیکنالوجی کے آغاز کی وجہ سے تنظیم کار کے مروجہ نمونے بڑی حد تک بدل گئے۔ فن کار اور کسان کے صنعتی کاروبار گھر منتقل ہو کر زیادہ مرکزی اور پیچیدہ مشنری کے مقام کو منتقل ہوئے۔ اور اس طرح فیکٹری کا قیام عمل میں آیا۔ نہ تو پدرسری اقتدار اور،

INSTRUCTIONAL MEDIA CENTRE * MANUU
IMC LIBRARY
Hyderabad-34.

ہی قرابت داری کا اثر اور نہ ہی جگہ پر مبنی اقتدار باقی رہا۔ صنعتی سرمایہ دار کی جگہ ایک عقلی نظام نے لی جس کے دو اہم عناصر تھے ۔ پہلا ٹیکنالوجی کے نظام کے نوعیت اور دوسرا سرمایہ دارانہ مارکٹ میں اشیا کے طلب اور رسد کا غیر شخصی طریقہ کار۔ نئے نظام میں افراد کے گروہ بندی کا انحصار نئی مشنری کی کارکردگی اور مزدوروں کے آپسی نئے تعلقات پر قائم ہوا۔ طلب اور رسد کے اصول نے غیر شخصی طور پر اجرت کے تعین میں مدد دی اس طرح اجر کا اختیار سب سے بالاتر ہوگیا۔

## 25.4 ٹیکنالوجی کے سماجی اثرات

جدید اور پیچیدہ مشنری کے آغاز سے صنعتوں میں کام کرنے والوں کے درمیان ایک نئی سماجی تنظیم ظہور میں آئی ۔ درحقیقت ٹیکنالوجی بذات خود اتنی اہم نہیں جتنی کہ وہ سماجی نتائج اہم ثابت ہوئے جو سادہ سے پیچیدہ پیدا آور ٹیکنالوجی کی وجہ سے وجود میں آئے ۔

ٹیکنالوجی کو اس سماج سے علاحدہ نہیں کیا جاسکتا اس کا وہ حصہ ہوتی ہے اور اس میں ٹیکنالوجی کا سماجی استعمال اور اس سے پیدا ہونے والی سماجی قدریں بھی شامل ہیں اس کے علاوہ اس میں وہ علم، مہارت اور تربیت بھی شریک ھے جو اس پیچیدہ نظام کا نتیجہ ہوتی ہے ۔

### 25.4.1 تقسیم کار پر ٹیکنالوجی کے اثرات

جدید ٹیکنالوجی کے سب سے اہم نتائج تقسیم کار پر ہوتے ہیں۔ ٹیکنالوجی تخصیص کار پر مضر ہوتی ہے ۔ قدیم دور میں تمام کی تمام پیداوار یا چیزیں دستکار خود بناتے تھے ۔ وہ کام کی مکمل مہارت رکھتے تھے ۔ اور پورا کام آہستہ روی کے ساتھ ۔ انجام پاتا تھا۔ لیکن چونکہ ٹیکنالوجی میں مخصوص مہارت کی ضرورت ہوتی ہے اس لئے ہر حصہ کا کام ایسا ہی شخص انجام دے سکتا ہے جو اس کا علم اور اس کی مہارت رکھتا ہو۔ نتیجتاً ہر شخص کسی شئے کی پیداوار میں صرف اس کے ایک حصہ کی تکمیل کا ذمہ دار ہوتا ہے ۔

### 25.4.2 کام کی جگہ بین عمل کے طرز پر ٹیکنالوجی کے اثرات

ٹیکنالوجی کام کی جگہ بین عمل اور ترسیل کے طرز کو بھی متاثر کرتی ہے ۔ اس کا انحصار اس پر بھی ہوتا ہے کہ مشینیں ایک دوسرے سے کتنے قریب یا دور نصب ہیں فاصلوں کی وجہ سے آپسی روابط میں فرق پڑتا ہے ۔ قریب کام کرنے والے مزدوروں میں زیادہ روابط ہوتے ہیں۔ اور دور کی مشین پر کام کرنے والوں سے تعلقات کا کم موقع ملتا ہے ۔ اس کی وجہ سے چھوٹے چھوٹے گروہ بن جاتے ہیں مختلف تجربات سے پتہ چلتا ہے کہ چھوٹے گروہوں کی تشکیل اور غیر رسمی تعلقات کے قیام کی وجہ سے صنعتی تنظیم اور اشیاء کی پیداوار پر اثر پڑتا ہے ۔

### 25.4.3 پیشہ ورانہ ڈھانچہ پر ٹیکنالوجی کے اثرات

ٹیکنالوجی کی وجہ سے پیشہ ورانہ ڈھانچے بدلتے ہیں ۔ ٹیکنالوجی کی ہر تبدیلی پیشوں میں نئی تبدیلی لاتی ہے ۔ بعض پیشے ختم ہوجاتے ہیں اور بعض نئے اس کی جگہ لیتے ہیں۔ ابتدائی صنعتیت میں ماہرین کا ایک چھوٹا گروہ ہوتا تھا جب کہ غیر ماہر مزدوروں کی بہت بڑی تعداد ہوتی تھی ۔ آہستہ آہستہ ٹیکنالوجی کی تبدیلیوں کے ساتھ وسیع پیدا آور صنعتوں میں نیم ماہر مزدوروں کی تعداد بڑھتی گئی ۔

## 25.4.4 خود مشینیت کی ترقی پر ٹیکنالوجی کے اثرات

ٹیکنالوجی کا دوسرا اہم تنیجہ خود مشینیت کی ترقی ہے خود مشینیت کے معنی مزدوروں کی جگہ مشینوں کا استعمال ہے اس کا مطلب محض میکانیت کی ترقی نہیں ہے ۔پہلے تو یہ پیدائش کے مسلسل طریق پر منحصر ہوتا ہے ۔جس میں مختلف مشینوں کے اجزا مزدوروں کی محنت کے بغیر خود کار ہوتے ہیں اور دوسرے مرحلہ میں مشین کی فراہم کردہ معلومات کے مطابق نئے اقدامات زیر عمل آتے ہیں۔ خود مشینیت کے بارے میں اکثر یہ بحث پیدا ہوتی ہے کہ مشین مزدورو کو بے کار کر رہی ہے ۔ خود مشینت کی وجہ سے کئی ایسے کام جو مزدور کرتے تھے ۔ وہ ختم ہوتے جا رہے ہیں ۔خود مشینیت کی وجہ سے کم مہارت رکھنے والوں کی ضرورت نہیں رہی بلکہ زیادہ مہارت رکھنے والوں کی ضرورت بڑھ گئی ہے ۔خود مشینیت کے تنیجہ میں کارخانہ کی مشینی مہارت نے غیر ماہر اور نیم ماہر ملازم مین کی جگہ لے لی ہے ۔اس کے علاوہ اس میں جسمانی محنت کم ہو گئی ہے ۔ خود مشینت کا سب سے اہم تنیجہ یہ ہے کہ اس کی وجہ سے ساتھ کام کرنے والوں کے درمیان بین عمل کم ہوگیا ہے ۔ مشینی کام کے لئے اعلا عہدیداروں سے زیادہ ربط میں آنے کی ضرورت پڑتی ہے ۔ابتدائی گروہ جو برتاؤ میں باقاعدگی پیدا کرتا ہے اور کام کرنے کی صلاحیت کو کنٹرول کرتا ہے کم اہم ہوگیا ہے ۔اس کے علاوہ وہ جس طرح مشین خود بخود کنٹرول کرلیتے ہیں کام کرنے والے گروہ کا پیداوار پر کنٹرل کم ہوتا ہے ان سب عوامل نے معاشی اداروں کی عمل آوری کو بدل دیا ہے جن پر پہلے عمل ہوتا تھا ۔

## 25.4.5 سماجی اداروں پر ٹیکنالوجی کے اثرات

ٹیکنالوجی کے اثرات دیگر بڑے سماجی اداروں پر بھی مرتب ہوتے ہیں مثال کے طور پر جدید ٹیکنالوجی خاندانی تنظیم کو بدل چکی ہے اور رشتوں کو بھی کئی طرح سے بدل دیا ہے پہلے اس نے مشترکہ خاندانی تنظیم کو منتشر کیا۔اس کے علاوہ کارخانوں اور دفاتر میں عورتوں کے کام کرنے سے خاندانی امور متاثر ہوئے ہیں ۔آپ اس بارے میں خاندان کے فرائض کی اکائی میں پڑھ چکے ہیں افراد کے برتاو پر خاندان کا رول بھی کم ہوگیا ہے ۔ شادیاں جو پہلے خاندان میں بزرگ طے کیا کرتے تھے اب افراد اپنی پسند کے مطابق خود ہی طے کر رہے ہیں ۔ یہ بالراست ٹیکنالوجی کا ہی اثر ہے کہ مختلف مراسلاتی ذرائعوں کی وجہ سے مختلف سماجوں میں قریبی تعلقات پیدا ہو رہے ہیں دوسرے سماجوں میں افراد کے طرز زندگی کو دیکھ کر بعض سماجی رجحانات کے متعلق افراد کے نظریات تبدیل ہو رہے ہیں ۔

جیسا کہ پہلے کہا گیا ہے صنعت یعنی معاشی ادارہ گھریلو کاروبار سے شروع ہوا ہے اور اس کی جگہ کارخانہ ،ذخیرہ خانہ ،بنک وغیرہ کی نئی معاشی تنظیمیں وجود میں آئی ہیں ۔

صنعتیت (Industrialization) کی وجہ سے ہی افراد بڑی تعداد میں شہروں کو منتقل ہو رہے ہیں جس کے تنیجہ میں شہریانہ کی رفتار بڑھ رہی ہے بڑھتی ہوئی آبادی کے دباو کی وجہ سے رہائش کے مسائل پیدا ہو رہے ہیں ۔ نیز حفظان صحت کی کمی فائدہ مند روز گار کی کمی اور اس کے تنیجہ میں انحرافی برتاو جیسے جرم اور عصمت فروشی وغیرہ میں اضافہ ہو رہا ہے

کارخانوں میں بڑھتے ہوئے مشینی استعمال کی وجہ سے شرح اموات میں اضافہ ہوا ہے کیوں کہ صنعتی سماجوں میں موت کا خطرہ رہتا ہے جس کے تنیجہ میں صنعتی حادثات بہت زیادہ عام ہیں ۔

سیاست پر بھی ٹیکنالوجی کا اثر محسوس کیا گیا ہے خاندان کے کئی امور مملکت کو منتقل ہوگئے ہیں ۔ مملکت کی ذمہ داریوں میں اضافہ ہوگیا ہے ۔ اور فلاحی مملکت بھی ٹیکنالوجی کی دین ہے ۔ فیکٹری میں کام کرنے والوں کو بھی کئی سہولتیں فراہم کی جاتی ہیں ۔ اور دیگر فلاحی اقدامات بھی مملکت کی طرف سے کیے جا رہے ہیں ۔



INSTRUCTIONAL MEDIA CENTRE * MANUU
IMC LIBRARY
* Hyderabad-32 *

صنعتیت کے وجود سے سماجی ہم آہنگی کے لیے پیچیدہ مسائل پیدا ہورہے ہیں معاشی نظام کے تجزیہ سے صنعتی سماج میں تصادم اور ہم آہنگی کے مسائل زیر غور آرہے ہیں۔ سب سے زیادہ نمایاں جدو جہد جو صنعتی سماج میں ہوئی وہ مزدوروں کے تعلقات کا مسئلہ ہے۔ مزدوروں نے اپنی یونینین قائم کی ہیں جس کے نتیجہ کے طور پر مزدوروں کی اپنی سیاسی جماعتیں قائم ہورہی ہیں۔

## اپنی معلومات کی جانچ کیجیے۔

4 صحیح یا غلط لکھیے

1۔ کارخانہ میں ٹیکنالوجی بین عمل اور ترسیل پر اثر انداز ہوتی ہے ( )

2۔ خود مشینیت کا مطلب انسانی قوت کی جگہ مشینوں کا استعمال ہے ( )

3۔ خود مشینیت کی وجہ سے ساتھ کام کرنے والوں کے درمیان بین عمل نہیں ہوتا ( )

4۔ جدید ٹیکنالوجی سے خاندانی تنظیم میں کوئی تبدیلی نہیں آئی ہے ( )

5۔ کارخانوں میں بڑھتے ہوئے مشینی استعمال کی وجہ سے شرح اموات میں اضافہ ہوا ہے ( )

6۔ فلاحی مملکت کا تصور بھی ٹیکنالوجی کی دین ہے۔ ( )

## 25.5 تقسیم کار

یہ ایک مانی ہوئی حقیقت ہے کہ انسانی سماجی ہم آہنگی کا تعلق تقسیم کار سے ہے۔ روایتی سماجوں میں تقسیم کار برائے نام تھا۔ زیادہ تر عمر اور جنس کے لحاظ سے تھا۔

### 25.5.1 تقسیم کار کے بارے میں درکھیم کا نظریہ

تقسیم کار کے مباحثہ میں آخری انیسویں صدی اور ابتدائی بیسویں صدی کے مشہور فرانسیسی سماجیات داں درکیم کا بہت اہم حصہ رہا ہے۔ درکھیم کہتا ہے کہ متجانس سماج میں ڈھانچہ کے اعتبار سے مشابہہ قرابتی اکائیاں پائی جاتی ہیں۔ اور تقسیم کار کے ساتھ کوئی نئی اکائی موجودہ اکائی کی جگہ لے سکتی ہے۔ بنیادی اقدار کو اجتماعی طور پر مانا جاتا تھا اور اس سماجی ہم آہنگی کا سماج کے اتحاد میں کافی حصہ رہا ہے۔
درکھیم کے مطابق تقسیم کار نے ایک جدید معاشرہ پیدا کیا ہے جو معاشی اور سیاسی مفادات، فرائض کی انجام دہی کی تخصیصیت اور اقدار و رجحانات کی کثرت سے عبارت ہے۔ اس طرح کے کام میں اختلافات والے سماج میں سماجی اتحاد کا مسئلہ ہوتا ہے۔ لیکن اس طرح کے سماجوں میں باہمی انحصار بہت ہوتا ہے۔

#### استحکام کی قسمیں

تقسیم کار کے سماجی امور کے تجزیہ سے درکھیم کہتا ہے کہ جدید سماجوں میں تقسیم کار اتحاد اور سماجی ربط کا بنیادی ذریعہ ہے اس لیے استحکام کو دو قسموں میں تقسیم کیا ہے۔ میکانیکی اور عضویاتی۔ قدیم سماجوں میں تقسیم کار کی کمی میکانیکی اتحاد کی طرف لے جاتی ہے جو افراد کی

ذہنی اور اخلاقی یکسانیت پر منحصر ہوتی ہے ۔ جب تقسیم کار بہت بڑھ جاتا ہے تب تخصیصیت کی ابتداء ہوتی ہے اور افراد میں ذہنی اور اخلاقی یکسانیت کم ہوجاتی ہے اس کی وجہ سے عضویاتی استحکام وجود میں آیا اس طریقہ میں تعلقات کم قریبی اور کم شخصی ہوتے ہیں ۔ اور افراد ایک دوسرے سے زیادہ تر مشترکہ مفادات کی وجہ سے منسلک ہوتے ہیں ۔

لیکن جیسا کہ پہلے کہا گیا ہے درکھیم بھی کہتا ہے کہ تقسیم کار جدید صنعتی سماجوں میں سماجی ربط کو بڑھانے کی بجائے کم کرتا ہے ۔ اس نے تقسیم کار کی دو غیر معمولی اشکال بتائی ہیں جو "انحرافی" اور "جبری" تقسیم کار ہیں ۔ انحرافی تقسیم کار وہ کیفیت ہے جس میں مزدور کو بہت زیادہ مہارت ہوتی ہے جس میں افراد اپنی مہارت کی وجہ سے پہچانے جاتے ہیں ۔ خاص طور پر یہ ایسی کیفیت کا اظہار کرتا ہے جس میں سرمایہ اور مزدور کے درمیان تقسیم ہوتی ہے ۔ دوسری شکل اس کیفیت کا اظہار کرتی ہے جس میں افراد آزادانہ طور پر پیشہ منتخب نہیں کرسکتے بلکہ زبردستی اس میں داخل کئے جاتے ہیں ۔ اس سے تصادم پیدا ہوتا ہے ۔ درکھیم کہتا ہے کہ تقسیم کار کی غیر معمولی شکلوں کو پیشہ وارانہ انجمنوں اور کارپوریشنوں سے بات چیت کے ذریعہ درست کیا جاسکتا ہے ۔ درکھیم کی یہ تجاویز مغربی دنیا کے صنعتی سماجوں میں اور خود ہمارے سماج میں قبول کی گئی ہیں ۔ جس کے نتیجہ میں جب کہ عدم اتحاد میں کمی کی طرف رجحان جارہا ہے اس کے باوجود اب بھی موجودہ سماجی معاشی ساخت کو خطرہ ہے ۔

## 25.5.2 تقسیم کار کے بارے میں کارل مارکس کے نظریات

تقسیم کار کے بارے میں کارل مارکس کے نظریات بھی اہم ہیں ۔ کارل مارکس کے مطابق کسی بھی قوم میں تقسیم کار پہلے صنعتی اور تجارتی مزدوروں کو زرعی مزدوروں سے علاحدہ کرتا ہے جس کی وجہ سے شہر اور دیہات کے مفادات میں تصادم پیدا ہوتا ہے اس میں مزید شدت صنعتی اور تجارتی مزدوروں میں تفریق پیدا کردیتی ہے اسی کے ساتھ تقسیم کار کے مختلف شعبوں میں مزید شاخیں وجود میں آتی ہیں اور مختلف سطح کے افراد ایک دوسرے سے تعاون کرتے ہیں ۔ مارکس کے مطابق تقسیم کار کا ارتقاء مختلف اشکال کی ملکیت کا نتیجہ ہوتا ہے ۔ دوسرے الفاظ میں کسی بھی وقت تقسیم کار افراد کے مابین تعلقات کا تعین کرتا ہے ۔ اور اس کا تعلق ذرائع پیدائش اور مزدور کی پیدا کردہ اشیا سے ہوتا ہے اس طرح کارل مارکس نے مختلف سماجی معاشی نظاموں میں سماجی ساخت کی تشکیل آوری پر بحث کی اور بتایا کہ سماجی ساخت پر تقسیم کار کا کیا اثر پڑتا ہے

اس کے علاوہ تقسیم کار کے موجودہ سرمایہ دار سماجوں پر اثرات پڑے ہیں اس سے فرد کی پیداواری کی کار کردگی میں اضافہ ہوا اور افراد کو زیادہ فرصت بھی حاصل ہوئی ۔ سرمایہ دارانہ نظام کے تحت تقسیم کار کے غیر انسانی اثرات مرتب ہوئے ۔ اس سے علاحدگی کا احساس پیدا ہوا ۔ تخصیص کی وجہ سے فرد کا جھکاؤ ان طریقوں کی طرف ہوا جو اس کے اپنے بنائے ہوئے نہیں تھے ۔ اور ہر چیز کا فیصلہ کرتے تھے ۔ مزدوروں کو کوئی اختیارات نہیں تھے حتی کہ ان کو اپنے کام پر بھی قابو نہیں تھا ۔ اس لیے جیسا کہ مارکس نے کہا ہے مزدور اور کام کے درمیان فاصلہ پیدا ہوگیا وہ کام سے اطمینان حاصل نہیں کرسکتا ۔ وہ صرف فرصت کے وقت پر سکون محسوس کرسکتا ہے جب کہ کام کے وقت وہ اپنے آپ کو بے گھر محسوس کرتا ہے اس کا کام اختیاری نہیں بلکہ جبری نوعیت کا ہوتا ہے

اگرچہ تقسیم کار ہمارے ملک میں اتنا زیادہ نہیں ہے جتنا کہ ترقی یافتہ ممالک میں ہے لیکن تیز رفتار صنعتیت کی وجہ سے اسی طرح کے مسائل پیداء ہورہے ہیں ہمارے سماج میں تقسیم کار ایک خاص اہمیت کا حامل ہے اور اس کا سبب ذات پات کا نظام ہے پیداوار کے طریقوں میں تبدیلیوں کی وجہ سے کئی نئے صنعتی پیشے وجود میں آئے لیکن ان سے نئی ذاتیں پیدا نہیں ہوئیں جیسا کہ قدیم دور میں ہوتا تھا ۔ اگرچہ

ذات پات نظام اب بھی ہماری زندگی پر حادی ہے۔ ذات کی تفریقات آہستہ آہستہ تجارتی یونین اور طبقاتی تقسیم کو جگہ دے رہی ہے۔ تقسیم کا جو مخصوص فنی معلومات پر منحصر ہے۔ تیزی سے ذات پات کے نظام کی جگہ لے رہا ہے۔

## 25.6 معاشی سرگرمی

ماہر انسانیات جنہوں نے سادہ سماجوں کا مطالعہ کیا معاشی سرگرمیوں کو مذہبی اور سیاسی سرگرمیوں سے کھلے طور پر علاحدہ نہیں کرسکے۔ میلی نوسکی قدیمی معیشت کا مطالعہ کرنے والوں میں پہلا ماہر انسانیات ہے جس نے دیکھا کہ ملانیشن قبائل میں معاشی طریق مکمل سماجی زندگی سے پوری طرح مربوط تھے۔ قرابت داری کام کی تنظیم کا اہم عنصر تھا اور فرقہ جاتی مزدور قرابت دارانہ تحدیدات کے پابند تھے کشتی بنانے کا طریقہ وہ موجودہ صنعت میں پایا جاتا ہے یہ پورے گروہ کی جدوجہد کا نتیجہ ہوتا تھا جس میں معاشی محرکات اور مزدوروں کو زیادہ اہمیت حاصل نہیں تھی۔ جادو کی وجہ سے فنکاروں میں نفسیاتی اعتماد اور اتحاد پیدا ہوتا تھا جس کی مدد سے وہ کشتی بناتے تھے۔

معیشت اور سماجی ڈھانچہ کے دیگر پہلوؤں کے درمیان تعلقات کا جائزہ اس حقیقت پر منحصر ہے کہ جدید طرز کا جھکاؤ معاشی اساس کے بڑھتے ہوئے تفریق کی طرف ہے۔ علاحدہ ادارہ جاتی انتظام اور معاشی گروہ میں سماجی اساس اور دیگر اداروں کے اقدار سے کم تعلق رہ گیا ہے قدیم سماجوں کا معاشی نظریہ معاشی فائدے پر منحصر نہیں تھا۔ دوسرے اقدار کی بھی اہمیت نہیں تھی اور معاشی سرگرمی کو مذہبی کردار اور خاندانی سرگرمیوں سے قریب کرتا تھا اس لیے جدید سماج کی معاشی سرگرمی میں بہت زیادہ فرق پایا جاتا ہے جس میں وسیع طریقہ ادھار، زر کا نظام تبادلہ، منظم بازار اور قیمت کا ڈھانچہ شامل ہے یہ اصول ان قدیم سماجوں پر لاگو نہیں ہوتے جن میں یہ حالات موجود تھے۔ جدید دور میں اگرچہ معاشی سرگرمیاں بہت ہی تفریقاتی اور تخصیصی ہیں لیکن ان میں کئی سماجی پیچیدہ کارکردگی شامل ہے (مثال کے طور پر کارخانے اور بنک) معاشی نظام کئی طرح سے غیر معاشی اداروں اور سرگرمیوں سے جڑا ہوا ہے جس کی وجہ سے ان سے متاثر بھی ہوتا ہے۔

## 25.7 معیشت کی قسمیں

معیشت کی قسموں کی درجہ بندی پیچیدہ ہے۔ پھر بھی چار قسم کے معاشی نظام جس سے انسان گذرا ہے بیان کیے جاسکتے ہیں۔

(1) قدیم اور فرقہ جاتی (2) جاگیر دارانہ (3) سرمایہ دارانہ (4) سوشلسٹ نظام

### 25.7.1 قدیم اور فرقہ جاتی معیشت

قدیم دور میں انسان اپنی بھوک کی تسکین غذا تلاش کرکے اور جو بھی وہ جمع کرسکتا تھا اس پر منحصر تھی۔ جانوروں کے شکار کے لیے سادہ ہتھیار بنائے گئے تاکہ غذا حاصل کی جاسکے جانوروں کو پالا جاتا تھا اور تقسیم کار جنس پر منحصر تھا جائیداد پورے گروہ کی مشترکہ ملکیت ہوتی تھی۔ اور ہر چیز مشترکہ جائیداد سمجھی جاتی تھی۔

اس کے ساتھ زراعت کی ترقی ہوئی اور کاشتکاری کے لیے نئے اوزار ایجاد کیے گئے اٹھارویں صدی تک انسان کے لیے زراعت ہی اہم پیشہ وارانہ سرگرمی تھی صنعتی انقلاب کے ساتھ ہی اوزار وسیع پیمانے پر بنائے جانے لگے اس کی وجہ سے ایک نئی زراعت کی قسم شروع

ہوئی۔ زمینوں کی تقسیم کھیتوں میں آزادانہ ملکیت کے تحت عام ہوگئی

## 25.7.2 جاگیردارانہ معیشت

یورپ میں جاگیر دارانہ نظام رائج تھا۔ جاگیر وسیع قابل کاشت زمین ہوتی تھی جس پر جاگیر داروں کا قبضہ ہوتا تھا۔ اور ان کے لگاندار اس پر کاشت کرتے تھے جو یا تو زرعی غلام ہوتے یا آزاد افراد۔ جاگیر عملی طور پر خود کفیل اکائی ہوتی تھی۔ جو زمینی کاشتکاروں پر مشتمل ہوتی تھی۔ زندگی کی تقریباً تمام ضروری چیزیں گھر پر ہی تیار کی جاتی تھیں اور کچھ زائد پیداوار تبادلہ اور تجارت کے لیے بچ جاتی تھی۔ مزدوروں کو اپنے وقت کا ایک حصہ اپنے مالک کے کھیتوں میں کاشت کرنے کے لیے یا ان کی پیداوار کا ایک حصہ دینے کے لیے وقف کرنا پڑتا تھا۔

شہروں کی ترقی زرعی غلاموں کے لیے مددگار ثابت ہوئی وہ شہروں میں پناہ لے کر آزادی حاصل کرسکتے تھے۔ اس کے ساتھ ہی جاگیردارانہ نظام نے گلڈ سسٹم کو جگہ دی۔ گلڈز ٹریڈیونینوں کا بجوھ ہوتے تھے پیشہ وارانہ تنظیم اور باہمی منافع والے سماج جو نہ صرف پیدا کی گئی اشیاء کے معیار اور اس کی مقدار میں باقاعدگی پیدا کرتے تھے۔ بلکہ اوزاروں اور قیمتوں میں بھی باقاعدگی پیدا ہونے لگی۔ وہ خود مکتفی معیشت میں ہم آہنگی کے ساتھ کام کرتے تھے جس میں تمام افراد مساوی سمجھے جاتے تھے۔ گلڈز اپنے ارکان کے معاشی، سیاسی اور مذہبی مفادات کا تحفظ کرتے تھے۔

گلڈ سسٹم کے انتشار کی ابتدا کے بعد ایک قسم کا قبل سرمایہ دارانہ نظام شروع ہوا جس کو گھریلو نظام بھی کہتے تھے۔ پیداوار کے طریقے گلڈ سسٹم سے مشابہ تھے۔ گو کہ گلڈ کا ڈھانچہ بدل چکا تھا۔ خاندان کا صدر باپ یا آقا ہوا کرتا تھا۔ جو دوسرے ارکان کی مدد کرتا تھا۔ یہ خام مال سے خریداروں کے لیے اشیا تیار کرتے تھے۔ مزدور خود اپنی خواہشات کی حد تک اپنا مالک تھا۔ لیکن حالات کے تقاضوں کے اعتبار سے اسے سخت محنت کرنی پڑتی تھی۔ تاکہ وہ اپنی ضروریات کی تکمیل کرسکے۔ آبادی اور اشیاء کی طلب میں اضافہ کے ساتھ فیکٹری سسٹم کا وجود عمل میں آیا جس کا انحصار میکانی طاقتوں اور دولت کے استعمال پر تھا۔

کارخانوں کے نظام کے آغاز سے جدید سرمایہ دارانہ اور سوشلسٹ معیشت کی ابتدا ہوئی۔

## 25.7.3 سرمایہ دارانہ نظام

سرمایہ دارانہ نظام اٹھارویں صدی کی پیداوار ہے۔ سرمایہ دارانہ نظام اس فلسفہ پر منحصر ہے کہ دولت فرد کی خانگی ملکیت ہونی ہے۔ نہ کہ مملکت یا افراد کی۔ فرد خود سرمایہ دار ہے جو اپنی جائیداد کو اس امید میں مصروف کرتا ہے کہ وہ اپنی قابلیت اور اختراع کی وجہ سے زیادہ جائیداد پیدا کرسکے گا۔

سرمایہ دارانہ نظام اپنی پوری ترقی یافتہ حالت میں تخصیصی تقسیم کار اور زر کے وسیع استعمال کا نتیجہ ہوتا ہے۔

سرمایہ دارانہ نظام مقابلہ پر منحصر ہوتا ہے جب دو صنعت کار بازار کی پابندیوں کے بغیر ایک دوسرے کے مقابل ہوتے ہیں اور مزدور کی اجرت اور اشیاء کی قیمت کے تعین کا انہیں اختیار ہوتا ہے تو اس سے آجر کو فائدہ کا امکان ہوتا ہے اور صارف کو بھی اس سے فائدہ پہنچتا ہے۔ صارف کو بہتر چیز کم سے کم قیمت پر ملتی ہے۔ کیوں کہ ہر آجر یہ کوشش کرتا ہے کہ اشیاء کو کم سے کم قیمت پر تیار کرے تاکہ وہ اپنے مقابل سے زیادہ اشیاء فروخت کرسکے۔

سڈنی وب (Sidney Vebb) کی تعریف کے مطابق سرمایہ داری ایک ایسا مخصوص سماجی نظام ہے جس میں کسی آبادی کے

چند افراد کو زمین، مزدور اور مشین پر کنٹرول حاصل ہوتا ہے اور بیشتر آبادی جس کے پاس وسائل نہیں ہوتے وہ مزدوروں کی طرح اجرت پر کام کرتے ہیں۔

سرمایہ دارانہ نظام کی وجہ سے متعلقہ سماجی اداروں میں بڑی تبدیلیاں آئیں خاندانی فرائض میں تبدیلی، شہریانہ جس سے متعلقہ ترقی اور مسائل پیدا ہوئے سرمایہ دارانہ نظام کا نتیجہ ہیں۔ سماج کو دو اہم طبقات میں تقسیم کیاگیا۔ سرمایہ دار اور مزدور جو مستقل طور پر ایک دوسرے سے متصادم رہتے ہیں۔ یہ تصادم تجارتی کنٹرول کی وسعت اور قانون اور نظم ونسق کی باقاعدگیوں کے ذریعہ دولت اور اقتدار کی تمام عدم مساوات میں کمی پیدا کرتے ہیں

## 25.7.4 سوشلسٹ نظام

سوشلسٹ نظام پیداوار کے وسائل کی عوامی ملکیت پر منحصر ہوتا ہے۔ اس میں خانگی ملکیت کی اجازت ہے اور ایک آجر کو حق ہے کہ وہ دولت جمع کرے، خانگی جائیداد رکھےاور منافع کے لیے فروخت کرے تا وقتیکہ عام فلاح و بہبود کے خلاف نہ ہو۔

حکومت سماج کی نمائندگی کرتی ہے اور وہ ریاست کے پیداواری وسائل بشمول اہم صنعتوں جیسے ریلوے، کوئلہ، اسٹیل (جو عوامی استعمال کے زمرہ میں آتے ہیں) پر حق ملکیت رکھتی ہے ان پر خانگی سرمایہ لگایا جاسکتا ہے اور یہ خانگی صنعت کاروں کے ذریعہ چلائے جاتے ہیں۔ لیکن عوام کے مفاد کے پیش نظر حکومت کے زیر کنٹرول ہوتے ہیں۔ اس کے علاوہ سوشلسٹ مفکرین کے مطابق پیداوار کا مقصد منافع سے زیادہ اس سے استفادہ ہے۔ سوشلسٹ مملکت حالات کے اعتبار سے موروثی جائیدادوں اور اعلا آمدنی پر کنٹرول کرنے کے لیے ٹیکس عائد کرتی ہے۔ سماجی تحفظ کے مفادات اور فلاحی خدمات لگان کے عائد کرنے سے انجام پاتے ہیں اور اس کی وجہ سے قومی دولت کی دوبارہ تقسیم ہوتی ہے جس کی وجہ سے کم مراعات والے طبقات کی بھلائی ہوتی ہے۔

اسطرح سوشلزم میں غیر محدود خانگی جائیداد رکھنے کی اجازت نہیں ہے۔ سرمایہ دارانہ نظام کے مقابلہ میں اس نظام میں خانگی سرمایہ کاری میں باقاعدگی پیدا کی جاتی ہے۔ دولت کو جمع کرنے سے روکا جاتا ہے۔ اور یہ مقاصد آہستہ آہستہ پرامن انقلاب کے ذریعہ حاصل کیے جاتے ہیں۔

## 25.7.5 کمیونزم

کمیونزم جیسا کہ کارل مارکس نے کہا ہے سائنسی پروگرام تھا جس کے ذریعہ مزدور سرمایہ دارانہ نظام کو انقلاب کے ذریعے ختم کر سکتے تھے اوز اس طرح صنعتی حالات پر کنٹرول حاصل کر کے ایک ایسا معاشی نظام بناسکتے ہیں جس میں دولت کو عوام کی ملکیت قرار دیا جاتا ہے۔ کمیونزم میں سوشلزم کی طرح خانگی جائیداد کا تدریجی خاتمہ شامل نہیں ہے۔ حقیقت تو یہ ہے کے سوشلزم کے برعکس کمیونزم میں خانگی جائیداد کا کوئی مقام نہیں۔ عوام کی جانب سے حکومت پوری خانگی جائیداد پر کنٹرول رکھتی ہے اور یہ فیصلہ کرتی ہے کہ آمدنی کو عوام کی بھلائی کے لیے کس طرح استعمال کیا جائے۔ اس میں صرف ایک طبقہ کا کوئی وجود نہیں ہوتا۔

حقیقت میں چند سادہ سماجوں کو چھوڑ کر کہیں بھی خالص کمیونسٹ معیشت کا وجود نہیں ہے۔ سویٹ یونین کو کمیونسٹ معیشت سمجھاجاتا ہے لیکن یہ اس سے مختلف ہے جس کا مارکس نے تصور کیا تھا۔ سویٹ یونین کی معیشت میں کمیونزم، سوشلزم اور سرمایہ داری کے عناصر ملے جلے ہیں۔

## 25.7.6 صنعتیانہ (Industrialisation)

بعض سماجوں میں خاص طور پر ریاست ہائے متحدہ امریکہ میں صنعتی معیشت کی ترقی پر بہت زور دیا گیا۔ انیسویں صدی کے دوران معیشت کا ایک وسیع پروگرام بنایا گیا جس کے نتیجہ میں کثیر پیداوار، پیشہ وارانہ مہارت اور خود مشینیت کا وجود عمل میں آیا۔ معیشت ان کے وسیع پیمانے پر اس لیے وجود میں آئی کہ لوگوں کا خیال تھا کہ انھیں زیادہ سے زیادہ اشیاء و خدمات حاصل ہوں اور بعض سماجوں کی موجودہ قدروں نے معیشت کی ترقی میں اہم رول ادا کیا ہے۔ جدید دنیا کی معیشت کی مذکورہ بالا خاص قسمیں رہی ہوں گی۔ اگلی اکائی میں ہم جائیداد کا بہ حیثیت ایک اہم معاشی ادارہ کے مطالعہ کریں گے۔

## اپنی معلومات کی جانچ کیجیے۔

5۔ معاشی نظام کی چار قسمیں کونسی ہیں جس سے انسان گذرا ہے ؟

6۔ سرمایہ دارانہ نظام کی تعریف کیجیے۔

7۔ سرمایہ دارنہ نظام کے نتائج کیا ہیں ؟

8۔ سوشلسٹ نظام کی کیا خصوصیات ہیں ؟

## 25.8 خلاصہ

اس اکائی میں ہم نے آپ کو اس قابل بنانے کی کوشش کی ہے کہ آپ معاشی ادارہ کی مختلف قسمیں سمجھ سکیں۔ ہم نے ٹیکنالوجی اور سماج کے مختلف پہلوؤں پر اس کے اثرات و نتائج کا بھی جائزہ لیا ہے۔

## 25.9 کلیدی الفاظ

معاشی ادارہ : یہ سماج کا تمدنی نظام ہے جو اشیاء کی پیداوار تقسیم، صرف اور خدمات سے راست تعلق رکھتا ہے۔

خود مشینیت : اس کا مطلب انسانی محنت کے بجائے مشینی طاقت کا استعمال ہے اس میں یکے بعد دیگرے تمام آلات بغیر انسانی ہاتھ لگائے خود کار ہوتے ہیں اور مشین ہی کے ذریعہ اطلاعات حاصل ہوتی ہیں اور پیداآوری کے مختلف مراحل میں فیصلے کئے جاتے ہیں۔

## 25.10 سفارش کردہ کتابیں

| | | |
|---|---|---|
| Kingsley Davis | : | Human Society |
| Harry M. Johnson | : | A Systematic Sociology |
| Mac Iver & Page | : | Society |
| Neil J. Smelser | : | Economic Institution |

## 25.11 نمونہ امتحانی سوالات

I۔ مندرجہ ذیل ہر سوال کا جواب 30 سطروں میں لکھیے

1۔ معاشی ادارہ کے معنی اور ماہیت پر بحث کیجیے۔

2۔ ٹیکنالوجی کے معنی اور اس کی اہمیت بیان کیجیے۔

3۔ ٹیکنالوجی کے سماجی نتائج کیا ہیں

II۔ مندرجہ ذیل ہر سوال کا جواب 15 سطروں میں لکھیے

1۔ تقسیم کار کے بارے میں درکھیم کا نظریہ کیا ہے؟

2۔ تقسیم کار کے بارے میں کارل مارکس کا نظریہ بیان کیجیے۔

3۔ خود مختاری کی اصطلاح کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

## 25.12 اپنی معلومات کی جانچ : نمونہ جوابات

1۔ معاشی ادارہ سماج کا وہ تمدنی نظام ہے جسکا راست تعلق اشیاء کی پیداوار، تقسیم، صرف اور خدمات سے ہوتا ہے۔

2۔ معاشی ادارہ کا بنیادی مقصد ان وسائل کی فراہمی ہے۔ جن سے کسی سماج میں افراد کی بقاء اور قیام میں مدد ملتی ہے۔

1.3۔ زمین، سرمایہ اور مزدور

2۔ تقسیم، صارف،

3۔ تبادلہ

1.4۔ صحیح

2۔ صحیح

3۔ غلط

4۔ غلط

5۔ صحیح

6۔ صحیح

5۔ سرمایہ دارانہ نظام کی تعریف معاشی نظام کی حیثیت سے کی گئی ہے جس میں سماج کی آبادی کا چھوٹا حصہ کمیونٹی کی زمین، مشنری اور مزدوروں کی تنظیم کی ملکیت رکھتا اور کنٹرول کرتا ہے اور زیادہ مزدور جس کے پاس وسائل نہیں ہوتے اجرتی مزدور بن جاتے ہیں۔

6۔ خاندانی فرائض میں تبدیلی شہریانہ کے نتیجہ کے طور پر وجود میں آتی ہے۔ اور یہ سرمایہ داری کا نتیجہ ہوتے ہیں۔ سماج کو دو اہم طبقات میں تقسیم کیا گیا ہے سرمایہ دار اور مزدور

1.7۔ سوشلسٹ نظام پیداوار کے آلات کی عوامی ملکیت پر منحصر ہوتا ہے۔

2۔ کسی فرد کو بہ حیثیت آجر جائیداد جمع کرنے کا حق ہوتا ہے وہ خانگی جائیداد رکھ سکتا ہے یا اسے نفع پر فروخت کرسکتا ہے

3۔ حکومت مملکت کے پیداواری کے وسائل کی مالک ہوتی ہے۔

4۔ پیداآوری کا مقصد اس کا استعمال ہے۔ نہ کہ منافع اندوزی۔

مترجم : محترمہ صابرہ سلطانہ

# اکائی 26 جائیداد بحیثیت ایک ادارہ۔ وراثت کی قسمیں

ساخت


26.0 مقاصد

26.1 تمہید

26.2 جائیداد کا مفہوم

26.3 جائیداد کا ارتقاء

26.4 جائیداد کے حقوق کی نوعیت

26.5 جائیداد کی قسمیں

26.6 جائیداد کا جواز

26.7 وراثت

26.7.1 وراثت کے اصول

26.8 خلاصہ

26.9 کلیدی الفاظ

26.10 سفارش کردہ کتابیں

26.11 نمونہ امتحانی سوالات

26.12 اپنی معلومات کی جانچ : نمونہ جوابات


## 26.0 مقاصد

اس اکائی کا مقصد سماج کی معاشی ساخت، جائیداد کے ادارے اور وراثت کی قسموں پر خاص توجہ دیتے ہوئے بحث کرنا ہے۔
اس اکائی کو مکمل کرلینے کے بعد آپ اس قابل ہوجائیں گے کہ :

- جائیداد کا مفہوم بتاسکیں۔
- جائیداد کے حقوق کی خصوصیات پر بحث کرسکیں
- جائیداد کی قسموں کی تشریح کرسکیں۔
- جائیداد کے جواز کی تشریح کرسکیں۔
- وراثت کی تعریف کرسکیں۔
- وراثت کی قسموں کی وضاحت کرسکیں۔

## 26.1 تمہید

پچھلی اکائی میں ہم معاشی ادارے کے مفہوم اور معاشی ادارے کی مختلف قسموں پر بحث کر چکے ہیں۔ اس اکائی میں ہم سماج کی معاشی ساخت اور وراثت کی قسموں کے تناظر پر بحث کریں گے۔

## 26.2 جائیداد کا مفہوم

معاشی اداروں کے مطالعہ کے لیے جائیداد کا تصور بنیادی اہمیت کا حامل ہے۔ جائیداد کا انحصار وسائل کے وجود پر ہے۔ اگر وسائل لامحدود اور بہت زیادہ دستیاب ہوں تو ملکیت کے مسئلہ کی ضرورت نہیں ہوتی۔ جائیداد کے تعلق سے عام غلط فہمی یہ ہے کہ اس سے مراد مادی اشیا مثلاً زمین وغیرہ ہیں۔ جب کہ اس تصور کا اصل تعلق مادی اشیا کی ملکیت سے ہے۔ جائیداد سے عام طور پر سماج کے رواج کے مطابق اشیا پر کم و بیش مستقل اور قطعی کنٹرول مراد ہوتا ہے۔ چنانچہ اشیا یا وسائل پر افراد کا یہ حق سماج کے اقداری نظام اور رسوم میں پیوست ہوتا ہے جسے اداراتی شکل حاصل ہوجاتی ہے اور اسی کے مطابق سماج میں اس سے استفادہ کیا جاتا ہے۔ جائیداد کے سلسلہ میں اہم نکتہ یہ ہے کہ چیزوں پر کنٹرول کا حق افراد کو کچھ محدود اختیارات کے ساتھ دیا جاتا ہے اور دوسروں کی مداخلت نہیں ہوتی۔ پس جائیداد سے مراد وہ اشیاء ہی نہیں بلکہ وہ حقوق ہیں جو مالک یا صاحب جائیداد کو ملتے ہیں۔ اس کی نوعیت سماجی ہے کیوں کہ رسم و رواج سے اس کا تعلق ہوتا ہے اور قانون اس کا محافظ ہوتا ہے یہ تعریف سماج میں مروجہ ہے اور یہ سماجی ڈھانچہ کے تمدنی تجربات کی ترجمانی کرتی ہے۔

### اپنی معلومات کی جانچ کیجیے

1 ۔ جائیداد کی تعریف کیجیے

---

---

## 26.3 جائیداد کا ارتقا

کئی مصنفین نے جائیداد کی ارتقاء کے اہم ادوار کی طرف اشارہ کیا ہے۔ کارل مارکس اور اس کے ساتھیوں نے جائیداد کے ارتقاء کو تین اہم مرحلوں میں تقسیم کیا ہے۔ ابتداء میں بغیر طبقات کا سماج تھا۔ جب کہ تمام چیزیں مشترکہ ہوتی تھیں۔ جس کو "قدیم کمیونزم" کہا جاتا ہے۔ یہ مختلف طبقاتی شکلوں سے گذرا ہے اور پیداوار کے ذرائع میں فرد کی خانگی ملکیت مختلف ادوار سے گذری ہے۔ آخر کار یہ ایک غیر طبقاتی سماج بن گیا۔

ہاب ہوز (Hobhouse) نے بھی تین ادوار بتائے ہیں پہلے دور میں کم سماجی اختلافات اور عدم مساوات تھے اور پیداوار کے



INSTRUCTIONAL MEDIA CENTRE • MANUU • IMC LIBRARY • Hyderabad-32

ذرائع مشترکہ ملکیت تھی جو سختی کے ساتھ کمیونٹی کے کنٹرول میں تھی۔ دوسرے دور میں دولت میں اضافہ ہوا اور سماج غریب اور امیر میں تقسیم ہوگیا اور ذرائع پیداوار ہر فرد کی ملکیت بن گئے آخری مرحلے میں صنعتی تنظیم اور مساوات کی وجہ سے زیادہ آزادانہ ماحول پیدا ہوا اور وسائل پر کمیونٹی کا کنٹرول بڑھ گیا۔ ہاب ہوز کی اسکیم مارکس کی درجہ بندی سے بہت زیادہ مشابہ ہے۔

عام طور پر یہ کہا جاتا ہے کہ جیسے جیسے زراعت، صنعت اور تجارت کی ترقی ہوئی۔ اسی رفتار سے انفرادی اور اجتماعی ملکیت کے تصور کا بھی آغاز ہوا۔ لیکن بعض سماجوں میں مشترکہ ملکیت اب بھی رائج ہے۔ اس کی ایک مثال یورپ کے جاگیردارانہ نظام کا زمیندارانہ نظام تھا۔ جس میں کمیونٹی کو زرعی مسائل حل کرنے کا حق حاصل تھا۔ دوسری مثال جنوبی ہندوستان کے نیلگری پہاڑیوں کے ٹوڈا قبیلہ کی ہے۔ اس میں اکثر جائیداد خیل یا گوت کی ملکیت ہوتی تھی۔ جائیداد کی ملکیت تین بنیادی اصولوں پر منحصر تھی۔

1 پہلی فرد کے اپنے کپڑے، زیورات، گھریلو اشیاء جن پر اس کو پورا حق حاصل ہوتا تھا اور جنھیں وہ فروخت کرسکتا تھا۔

2 دوسرے خاندان کی ملکیتی اشیاء مثلاً بھینسیں (جن پر ٹوڈا کا گذارہ ہوتا تھا) اور ۳۔ تیسرے ڈیری فارم، زمینات، گاؤں جو خیل یا گوت کی ملکیت ہوتے تھے۔

ہر رکن کو اپنے خیل کی زمین پر بھیڑ بکریاں چرانے کا حق تھا۔ اس کے علاوہ گاؤں میں رہنے اور ڈیری فارم کے استعمال اور مذہبی رسومات کی ادائی کا حق حاصل تھا۔ تاہم کسی کو بھی ان چیزوں کے فروخت کرنے کا حق نہیں تھا۔

بعض صورتوں میں انفرادی ملکیت کے اضافہ کے باوجود کمیونٹی کنٹرول ختم نہیں ہوا تھا۔ بالآخر سرمایہ دارانہ نظام نے غیر محدود اکتساب دولت کے مواقع پیدا کیے اور اس سے جائیداد اور اقتدار میں اضافہ ہوا۔ حالیہ دور میں کمیونٹی کی پابندیوں کو معاشی وسائل کے انفرادی مالکین پر دوبارہ عائد کرنے کی کوشش کی گئی۔ جائیداد کی اجتماعی قسموں میں بھی اضافہ ہوا ہے۔ جن کی مثالیں امداد باہمی اور عوامی ملکیت کی مختلف شکلیں ہیں۔ ہندوستان میں سماج کے معاشی وسائل کی انفرادی اور عوامی ملکیت کی شکلیں موجود ہیں۔ جن میں پہلی قسم کو زیادہ اہمیت حاصل ہے۔ سویٹ یونین میں جائیدادی نظام موجودہ طریقوں میں سب سے مختلف ہے۔ سماج کے وسائل کی ملکیت میں دونوں عوامی اور اجتماعی ملکیت پائے جاتے ہیں جن میں پہلی کو زیادہ اہمیت حاصل تھی۔ پس مختلف سماجوں میں جائیداد کی ملکیت کے طریقے مختلف پائے جاتے ہیں۔

## اپنی معلومات کی جانچ کیجیے۔

2۔ جائیداد کے ارتقاء میں تین ادوار کونسے ہیں؟

## 26.4 جائیداد کے حقوق کی نوعیت

جائیداد کے حقوق کی کچھ خصوصیات ہیں جو اس ادارے کے لیے مخصوص ہیں کنگسلے ڈیوس (1960: 456 - 453) نے ان خصوصیات کو بیان کیا ہے :

1۔ جائیداد کے حقوق منتقل کیے جاسکتے ہیں ۔ جائیداد کو فروخت کیا جاسکتا ہے یا ایک نسل سے دوسری نسل میں منتقل کیا جا سکتا ہے ۔ اس میں جائیداد کی منتقلی ایک فرد سے دوسرے فرد کو ہوتی ہے ۔ بعض حالات میں جائیداد کی فروخت پر پابندیاں لگائی جاسکتی ہیں اس طرح کی پابندیاں مخصوص گروہ پر لاگو ہوتی ہیں ۔ مثال کے طور پر آسام کے ایک قبیلہ کھاسی میں چھوٹی بیٹی تمام جائیداد کی وارث ہوتی ہے ۔ اور وہ خاندانی جائیداد کی نگران کار ہوتی ہے ۔ لیکن وہ کسی صورت میں اس کو فروخت نہیں کرسکتی ۔ اسی علاقہ کے ایک اور قبیلہ گاروں کے پاس بیٹیوں میں سے کوئی ایک بیٹی جسے والدین نے منتخب کیا ہو، خاندان کی جائیداد کی وارث ہوتی ہے ۔ لیکن جائیداد کو شوہر کنٹرول کرتا ہے ۔ جس کو حق نہیں ہوتا کہ وہ کسی بھی طرح سے جائیداد کو نکال دے یا فروخت کرے ۔ پس گروہ کے ارکان جائیداد کو فروخت نہیں کرسکتے پھر بھی فروخت پر اس طرح کی پابندیاں گروہ کے اندر جائیداد کی منتقلی کو ایک نسل سے دوسری نسل میں نہیں روک سکتیں ۔ کسی بھی حالت میں جائیداد کا تصور یہ ظاہر کرتا ہے کہ منتقلی اور فروخت پر سوائے چند پابندیوں کے اس کو منتقل کیا جاسکتا ہے ۔

2۔ جائیداد کے حقوق کے بارے میں ملکیت اور قبضہ میں نمایاں فرق پایا جاتا ہے ۔ کوئی شخص کسی چیز پر قابض ہوسکتا ہے لیکن یہ قبضہ اس کو مکمل استفادہ کا حق نہیں عطا کرتا ۔ ایک دوسرا شخص کسی چیز کو اپنے استفادہ کے لیے چرا سکتا ہے یا اس کے مالک کی اجازت سے مستعار لے سکتا ہے ۔ ایک اور شخص کسی عمارت کا مالک ہوسکتا ہے لیکن وہی عمارت کسی دوسرے کے قبضہ میں مقررہ کرایہ پر ہوسکتی ہے ۔

3۔ جائیداد کی تیسری خصوصیت اس کا اقتداری پہلو ہے ۔ جائیداد بہ حیثیت سماجی ادارہ نہ صرف چیزوں پر اقتدار کا حق دیتی ہے بلکہ چیزوں کے ذریعہ افراد کو بھی اقتدار عطا کرتی ہے ۔ یہ ایک ذریعہ ہے جس کے ذریعہ قابضان ان پر کنٹرول کرتے ہیں جو اس جائداد کے مالک نہیں ہوتے ۔ جائیداد کے حقوق کسی سماج میں اجتماعی معاہدہ کے ذریعہ تشکیل پاتے ہیں اور ان حقوق کو اقتدار اور اختیار کی قانونی حمایت حاصل ہوتی ہے ۔ وسائل کے محدود ہونے کی وجہ سے اجتماعی معاہدے اشیا پر لوگوں کو جائیداد کا حق عطا کرتے ہیں ۔ یہ بات خانگی جائیداد پر بھی صادق آتی ہے جس میں افراد کو حقوق دیئے جاتے ہیں ۔ فرد کو خانگی جائیداد کے حقوق مملکتی قانون کے ذریعہ حاصل ہوتے ہیں ۔ اور یہی قوانین ان حقوق کی حفاظت اور عمل آوری کے ذمہ دار ہوتے ہیں ۔

جائیداد کے حقوق ہمیشہ محدود ہوتے ہیں کیوں کہ یہ ایک ایسا نظام ہے جو سماج کا معینہ اور مروجہ ہے ۔ کوئی بھی شخص اپنی جائیداد میں من مانی ردو بدل نہیں کرسکتا ۔ اس حق پر ہمیشہ پابندیاں ہوتی ہیں، جن کا انحصار سماجی قدروں یا اشیاء کی اضافی قلت پر ہوتا ہے ہمیشہ ایسے قوانین ہوتے ہیں جو خانگی جائیداد کے اخلاقی استعمال کو باقاعدگی عطا کرتے ہیں چنانچہ موجودہ زمانے میں آگ سے تحفظ اور صحت کے قاعدوں، حفاظتی طریقوں کے پیش نظر خانگی مالکوں کے حق استعمال پر پابندیاں عائد کی گئی ہیں ۔ اس کے علاوہ جائیداد کو عوام کے لئے خاص حالات میں حاصل کیا جاسکتا ہے ۔ اس کے علاوہ جائیداد کے مالکوں کو ٹیکس ادا کرنا پڑتا ہے ۔ ٹیکس ادا نہ کرنے کی صورت میں جائیداد کے

حقوق سلب کرلئے جاتے ہیں۔

## اپنی معلومات کی جانچ کیجیے۔

3۔ جائیداد کے حقوق کی خصوصیات بیان کیجیے

## 26.5 جائیداد کی قسمیں

خانگی جائیداد کے حقوق کی صرف ایک شکل ہے جس میں خانگی حقوق سب سے زیادہ ہوتے ہیں۔ ملکیت کی دوسری قسمیں بھی ہوتی ہیں۔

جیسا کہ پہلے کہا گیا ہے روایتی سماجوں میں جائیداد کا فرقہ جاتی تصور ہمیشہ موجود تھا۔ مثال کے طور پر کاشت یا شکار کے لیے زمین کو گروہ کی ملکیت سمجھا جاتا تھا۔ عوامی ملکیت کا مطلب یہ تھا کہ جائیداد کے حقوق پورے گروہ کو سیاسی طور پر حاصل تھے جس کا مطلب یہ تھا کہ یہ حقوق پوری ریاست یا اس کے ایک حصہ کو حاصل ہوتے تھے۔ پیداوار کے وسائل کی سماجیت سوشلزم کی بنیاد تھی۔
مارکسی سوشلزم کا یہ بنیادی اصول رہا ہے کہ مارکسی تناظر میں دو مفروضات شامل تھے۔ پہلا یہ کہ جائیداد کا حق دو بنیادی طبقات کو تشکیل دیتا ہے۔ ایک وہ جو جائیداد کی ملکیت رکھتے ہیں اور دوسرے وہ جو جائیداد کی ملکیت نہیں رکھتے اور اس کے لیے پہلے گروہ کو اقتدار حاصل تھا انسان کو زندگی گزارنے کے لیے محدود وسائل پر کنٹرول ضروری تھا جس کی وجہ سے ہمیشہ ایک طاقتور سماجی طبقہ وجود میں آیا۔ دوسرا مفروضہ یہ تھا کہ ملکیت کا مطلب مکمل کنٹرول اور اس کی عمل آوری تھا۔ انیسویں صدی میں یہ بات کسی حد تک صحیح تھی۔ لیکن بیسویں صدی میں کارپوریشنوں کے موجودگی کی وجہ سے یہ مفروضہ قائم نہ رہ سکا۔

قانونی کارپوریشن کے طریقہ نے سرمایہ کاری کے لئے سرمایہ جمع کرنے کے نئے وسائل فراہم کئے کیوں کہ اس طریقہ میں بجائے چند افراد کے بہت سے لوگوں کے سرمایہ کو یکجا کرنے کی گنجائش پیدا کی گئی۔ پھر بھی فوری طور پر اس کا ایک نتیجہ یہ نکلا کہ ملکیت کو کاروبار کے کنٹرول اور اس کی عملی آوری سے علاحدہ رکھا گیا۔ اس طرح ایک پیشہ ورانہ انتظامیہ کا وجود عمل میں آیا۔ جسے فیصلہ کرنے کا اختیار حاصل تھا۔ اور یہ اختیار خانگی جائیداد کے طریقہ میں نہ تھا۔ اور جدید دور کی یہی سب سے بڑی تبدیلی ہے۔
حق جائیداد میں اسکا استعمال لازمی طور پر شریک نہیں ہے۔ جائیداد کو مستعار دیا جاسکتا ہے۔ اسے کرایہ پر دیا جاسکتا ہے یا پھر اسی طرح کی دوسری صورتوں میں اسے دوسروں کے استعمال میں دیا جاسکتا ہے۔ جدید کارپوریشن میں ملکیت اور کنٹرول کی علاحدگی نے جائیداد کے حقوق میں بنیادی تبدیلی پیدا کردی ہے۔
موجودہ صنعتی نظام میں ملکیت کو خاص نظریاتی اور سیاسی اہمیت حاصل ہوگئی ہے۔ جو آج کے معاشرہ کے سیاسی نظریات کی نمائندگی

کرتی ہے۔ اگرچہ اسکا راست تعلق حقیقی عمل آوری سے نہیں ہے۔ ریاست ہائے متحدہ امریکہ میں اسٹاک کے مالکین اپنے کو سرمایہ کار سمجھتے ہیں نہ کہ مالک۔ بالکل اسی طرح پیداوار کے ذرائع کی عوامی ملکیت سویٹ یونین میں عوام کے ہاتھوں میں راست کنٹرول نہیں رکھتی بلکہ یہ کمیونسٹ پارٹی کے ہاتھوں میں ہوتی ہے۔

انیسویں صدی میں سوشلزم کا ادعا سرمایہ اور محنت کا اتحاد تھا۔ لیکن بیسویں صدی میں یہ انتظامیہ اور مزدور کے مابین اختلاف کی صورت میں رونما ہوا ہے۔

## 26.6 جائیداد کا جواز

خانگی جائیداد کی مختلف بنیادوں پر مخالفت بھی کی گئی ہے اور اس کے لیے جواز بھی پیش کیا گیا ہے۔ جان لاک سب سے پہلا مفکر ہے جس نے خانگی جائیداد کی مدافعت کی۔ اس کا کہنا ہے کہ قدرتی ماحول میں تمام چیزیں ہر ایک کے لیے عام ہیں۔ اور کسی کو دوسروں پر تنہا اور مکمل برتری حاصل نہیں ہے۔ فطری طور پر، ہر شخص خود مختار ہے لیکن جب وہ کسی چیز پر اپنی محنت صرف کرتا ہے تو وہ چیز اس کی ملکیت بن جاتی ہے۔ اس طرح لاک کے مطابق فرد اپنی شخصیت کو اپنی پیدا کی ہوئی اشیاء سے مربوط کردیتا ہے۔ زندگی اور آزادی کے حق کی طرح جائیداد کا حق بھی ہر فرد کا ناقابل علاحدگی بنیادی حق ہے۔ کوئی شخص یا کوئی حکومت اس حق پر دست اندازی نہیں کرسکتی۔ یہی خانگی جائیداد کا قدرتی قانون ہے اور یہی انفرادیت کا ایک اہم ستون ہے۔ اسی وجہ سے انفرادیت پسند مفکرین کا خیال ہے کہ فرد کے وجود کے لیے جائیداد کا حصول ضروری ہے۔ فرد کی صلاحیتوں کی آزادانہ کارکردگی کے لیے بھی یہ ضروری ہے۔ لیکن دوسروں کا استدلال ہے کہ خانگی جائیداد فطری نہیں ہے بلکہ تمام حقوق بشمول جائیداد کے حق کے سماج کے کسی مرحلہ پر فرد کے لیے سماج کا تحفہ ہوتے ہیں اور یہ سماج ہی کے کنٹرول میں ہوتی ہے۔ فرد سماج کا ناقابل علاحدگی جز ہے اور اسے سماج کے خلاف ناقابل تنسیخ حقوق نہیں حاصل ہوتے اس لیے جائیداد کے حق کا تعلق مملکت کے ساتھ فرد کے فرائض کی انجام دہی سے مربوط ہوتا ہے۔ جائیداد کے فطری حق کے برعکس پرودھن (Prodhan) کا خیال ہے کہ جائیداد چوری ہے لیکن پرودھان (Prodhan) کے استدلال میں وہ خود اپنی تردید کا مرتکب ہوتا ہے کیونکہ اگر جائیداد کو سماج کی توثیق حاصل نہ ہو تو پھر اس کی چوری کیسے ممکن ہے۔ پرودھن اس بات کو بھول جاتا ہے کہ جائیداد کا کردار بنیادی طور پر سماجی ہوتا ہے اور یہ سماجی نظام کے تحت بھی ہوتی ہے۔ اور اس کا ایک حصہ بھی۔

ہاب ہاوز جائیداد کے بارے میں بحث کرتے ہوئے کہتا ہے کہ ہر معاشرہ میں کسی نہ کسی حد تک خانگی جائیداد کا وجود ہوتا ہے۔ البتہ قدیم سماجوں میں معاشی وسائل پورے گروہ یا قبیلہ کی ملکیت ہوتے ہیں۔ (شکار کی زمین چراگاہوں میں وغیرہ) زیادہ ترقی یافتہ زرعی سماجوں میں خانگی جائیداد نمایاں طور پر نظر آتی ہے۔

لوئی (Louis) بھی اس قسم کے خیالات پیش کرتا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ تمام قدیم سماجوں میں خانگی جائیداد تحائف، ہتیاروں، لباس اور زیورات گھریلو صورت میں خانگی ہوتے ہیں۔ لیکن جہاں تک وسائل پیدائش کا تعلق ہے شکار کرنے والے اور غذا جمع کرنے والے گروہوں میں زمین قبیلہ کی ملکیت ہوتی ہے۔ زراعت کرنے والوں اور چرواگاہ میں رہنے والوں میں خانگی جائیدا پائی جاتی ہے لیکن مویشی قبیلہ کی ملکیت ہوتے ہیں۔

عام طور پر بیشتر سماجوں میں خاص طور پر مشترکہ خاندان میں مشترکہ ملکیت پائی جاتی ہے حتیٰ کہ سویٹ یونین کے سوشلسٹ سماج

میں بھی فرد کے خانگی جائیداد کے حق کو تسلیم کیا گیا ہے ۔اس لئے ہم کہہ سکتے ہیں کہ نام نہاد کمیونیزم میں بھی خانگی جائیداد کا تصور مفقود نہیں ہے ۔ اگرچہ قدیم سماجوں میں وسائل پیدائش کی مشترکہ ملکیت کا اصول آج تک پایا جاتا ہے ۔ سویٹ یونین میں یہ ایک اصول ہے سرمایہ دارانہ سماجوں میں خانگی جائیداد کے حقوق کا تعین مملکت کرتی ہے ۔

جیسا کہ کنگسلے ڈیوس (Kingsley Davis) کا کہنا ہے خانگی جائیداد کا مکمل خاتمہ ممکن نہیں یہاں تک کہ کمیونسٹ سماج میں جو مساوات کے اصول پر مبنی ہوتا ہے خانگی جائیداد کے حق کو تسلیم کرنا پڑتا ہے ۔ سویٹ یونین کا تجربہ بتاتا ہے کہ سماج کے تمام اہم کام فرد کی حق ملکیت کے بغیر انجام پاتے ہیں اس طرح خانگی جائیداد ایک آفاقی حقیقت ہے اور نہ اسے محض فطری کہا جاسکتا ہے اور نہ ہی اسے چوری کا نام دیا جاسکتا ہے ۔

بعض سماجی مفکرین کا خیال ہے کہ فرد کو کام کرنے کے لیے ترغیب کی ضرورت ہوتی ہے اور جائیداد پر اختیار فرد کو یہ ترغیب عطا کرتا ہے اس سماجی فائدہ کے پیش نظر آدمی کام کرتا ہے لیکن یہ استدلال نہ ہمیشہ درست ہے اور نہ ہی پورے طور پر اسے قابل قبول قرار دیا جاتا ہے ۔

خانگی جائیداد کے حق کی مدافعت میں اس اخلاقی استدلال کو پیش کرنے والوں نے بعض دوسرے عوامل کو نظرانداز کر دیا ہے چنانچہ وہ یہ نہیں بتاسکتے کہ کروڑوں لوگ جو لگاتار محنت کرتے رہتے ہیں خود کروڑ پتی کیوں نہیں ہو جاتے ۔ اگر ایسا ہوتا تو یقینا جائیداد کو صلاحیت کا انعام قرار دیا جاسکتا تھا ۔

اخلاقی اعتبار سے جائیداد کا مقصد آزاد، محفوظ اور بامقصد زندگی کے حالات کی فراہمی ہے ۔ حقیقت تو یہ ہے کہ سرمایہ دارانہ سماجوں میں بھی بیشتر معاشی نظام اس مقصد کے حصول میں ناکام رہے ہیں سرمایہ دارانہ معیشت میں جہاں تک کہ عام مزدوروں کا تعلق ہے جائیداد اس بنیادی سماجی تحفظ کی فراہمی میں ناکام رہی ہے ۔اس لیے موجودہ جائیداد کے نظام کی مدافعت میں زیادہ نہیں کہا جاسکتا کیوں کہ چند آدمیوں کی ملکیت راست یا بالواسطہ طور سے دوسروں کے سماجی تحفظ کی راہ میں رکاوٹ بنتی ہے ۔ خانگی جائیداد کا موجودہ نظام نفسیاتی اعتبار سے اس لیے ناقص ہے کہ اس میں ایسی تحدیدات ہیں جو بیشتر افراد کو مکمل زندگی گزارنے کا موقع نہیں فراہم کرتی ہے جس کے نتیجہ کے طور پر ایک ایسا مفت خور طبقہ پیدا کرتی ہے جو محض حق جائیداد کی وجہ سے عیش کی زندگی گزارتا ہے اور یہ بات عام سماجی اقدار کے مخالف ہوتی ہے ۔ یہ سماجی اور معاشی اعتبار سے اس لیے بھی ناقص ہے کہ اس میں تقسیم دولت محنت کر کے پیدا کرنے والوں میں مساویانہ طور پر تقسیم نہیں ہوتی ۔

لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ جائیداد کو ختم کر دینا چاہیے ۔ بعض مفکرین کا اصرار ہیکہ جائیداد کے حق کی صرف اسی وقت مدافعت کی جا سکتی ہے جب وہ شخصی کوشش کا نتیجہ ہو ۔ یعنی جائیداد ایسی شخصی محنت سے حاصل کی جائے کہ اس کے ذریعہ ہر ایک کو مساوی اور مناسب مواقع حاصل ہوں ۔

## 26.7 وراثت (Inheritance)

وراثت جائیداد کی ایک نسل سے دوسری نسل کو منتقلی ہے یہ طریق پیچیدہ اداراتی اصول سے تشکیل پاتا ہے ۔

## 26.7.1 وراثت کے اصول

سب سے زیادہ تفصیلی اور پیچیدہ وراثت کے اصول ہندو مشترک خاندان میں پائے جاتے ہیں آندھرا پردیش کے وگنانیشور اور بنگال کے جیموتواہنا نے ہندو مشترک خاندان کے وراثتی اصول پر تفصیل سے جامع بحث کی ہے انگریزوں کا بنایا ہوا ہندو قانون ان دو مفکرین اور ان کے ماننے والوں کی تشریحات پر قائم ہے۔ وگنانیشور نے یجنا والکیا اسمرتی تشریح لکھی جو متاکشرا یعنی نپے تلے الفاظ کی تشریح کے نام سے جانی جاتی ہے۔

تمام سمرتیوں میں وراثت کا باب شامل ہے متاکشرا نے یجنا والکیا سمرتی کی تشریح کی ہے لیکن ساتھ ہی ساتھ سند کے طور پر دوسری اسنادات کا بھی حوالہ دیا ہے۔ جیموتواہنا نے صرف وراثت پر لکھا ہے۔ اور اس کا ماخوذ منو ہے گو کہ وہ بعض دوسری سمرتیوں کا بھی حوالہ دیتا ہے اس کی کتاب دیا بھاگا (موروثی جائیداد کی تقسیم) بنگال اور مشرقی بہار میں سند کی حیثیت رکھتی ہے جب کہ ہندوستان کی دوسرے علاقوں میں معمولی علاقائی فرق کے ساتھ متاکشرا کو ہی مستند مانا جاتا ہے۔

سمرتیوں میں جائیداد کی مختلف قسمیں بیان کی گئی ہیں

(الف) فرد کی پیدا کردہ جائیداد خواہ وہ فتح کا نتیجہ ہو یا قابلیت کا انعام (زمین، گائے، نقد)

(ب) موروثی جائیداد۔ یہ جائیداد لوگوں کی ملکیت ہوتی تھی عورتوں کو بعض حالات میں زمینی جائیداد میں حق ہوتا تھا لیکن وہ اس کی مالک نہیں سمجھی جاتی تھیں خانگی جائیداد مثلاً کپڑے، زیورات یا شادی کے وقت دئے گئے تحائف عورت کی ملکیت سمجھے جاتے تھے اور وہ انھیں اپنی بیٹی کو منتقل کر سکتی تھی شوہر جو بھی تحفہ اپنی بیوی کو دیتا وہ اس کی ملکیت قرار پاتی۔ لیکن ایسے تحائف جس کا تعلق موروثی جائیداد سے ہو ان کی منتقلی پر پابندیاں عائد تھیں۔

جیموتواہنا نے جائیداد کی ملکیت کے اس اصول کی وضاحت کی ہے جس کے تحت کسی جائیداد پر کسی فرد کا حق اس کے مالک کی موت کے بعد ہی پیدا ہوتا تھا بالفاظ دیگر مالک کی موت کے بعد ہی جائیداد کی تقسیم کا سوال پیدا ہوتا تھا۔

اس کے برخلاف وگنا نشور نے جائیداد کی ملکیت کے پیدائشی حق کو تسلیم کیا ہے جسکے اعتبار سے موروثی جائیداد کسی فرد یا اس کی اولاد کی مشترک ملکیت ہوتی تھی اور وہ بیک وقت اس کے مالک اور حصہ دار سمجھے جاتے تھے اس اعتبار سے کسی جائیداد کی تقسیم حصہ داروں کی خواہش پر کسی وقت بھی کی جاسکتی تھی۔

دیا بھاگا نظام کے تحت فرد کے مرنے کے بعد اس کی جائیداد اس کے بیٹوں میں مساویانہ طور پر تقسیم ہوجاتی تھی۔ اور اگر کوئی شخص اپنے بھائیوں کی کسی جائیداد کا مساویانہ طور پر مالک ہوتا تھا تو بھائیوں کا حصہ چھوڑ کر اس کا حصہ اس کے بیٹوں میں برابر برابر تقسیم ہو سکتا تھا۔ متاکشرا نظام میں جائیداد کی تقسیم کا وہی اصول تھا جو دیا بھاگا میں تھا یعنی جائیداد بیٹوں میں مساویانہ طریقہ پر تقسیم ہوتی تھی۔ لیکن اس کی علاحدگی کسی وقت بھی ممکن تھی۔ جیموتواہنا کے مطابق کسی شخص کی موت کے بعد وراثت اس شخص کو ملتی تھی جس کی وجہ سے سب سے زیادہ روحانی فائدہ پہنچتا تھا۔ مرے ہوئے شخص کو روحانی فائدہ پنڈا (غذا) کی ہندو رسم کی ادائیگی کے ذریعہ ہوتا تھا۔ جو لوگ پنڈا دیتے یا پاتے تھے انہیں سپنڈا (Spinda) کہا جاتا تھا۔ وگنانیشور کا اصول وراثت خونی رشتوں کی بنیاد پر قائم تھا۔

آج ہندوستان میں خاندان کی جائیداد بیٹوں میں تقسیم ہوتی ہے اور وراثت کے اصول ہندو وراثت ایکٹ کے تابع ہیں۔

## اپنی معلومات کی جانچ کیجیے۔

4 وراثت کی تعریف کیجیے

## 26.8 خلاصہ

اس اکائی میں ہم نے جائیداد کے معنی اور اس کی نوعیت کی قسمیں اور وراثت کا مطالعہ کیا ہے۔ جائیداد سے مراد وہ چیزیں نہیں ہیں جو کوئی شخص رکھتا ہے بلکہ اس کا تعلق حق ملکیت سے ہے۔ سماجی اعتبار سے اس کی بنیادیں رسومات اور قانون میں پیوست ہیں۔ ایک نسل سے دوسری نسل کو جائیداد کی منتقلی کا طریقہ، پیچیدہ اداراتی اصولوں میں پایا جاتا ہے۔ دیابھاگا اور متاکشرا ہندو مشترک خاندان کی وراثت کے دو نظام ہیں آج ہندوستان میں خاندان کی جائیداد بیٹوں میں تقسیم ہوتی ہے۔ وراثت کے اصول ہندو وراثت ایکٹ کے تابع ہیں۔

## 26.9 کلیدی الفاظ

جائیداد: جائیداد سے مراد وہ چیزیں نہیں ہیں جو کسی کی ملکیت ہوتی ہیں بلکہ وہ حق ہے جس سے ملکیت بنتی ہے۔

جائیداد کے حقوق: وہ معیاری تعریفات ہیں جو سماج کے اجتماعی معاہدہ کا نتیجہ ہوتی ہیں اور جنھیں مسلمہ قانون اور اقتدار کی حمایت حاصل ہوتی ہے۔

وراثت: یہ جائیداد کی ایک نسل سے دوسری نسل کو منتقلی ہے۔

## 26.10 سفارش کردہ کتابیں


| | | |
|---|---|---|
| Kingsley Davis | : | Human Society |
| C.T Hobhouse | : | Social Development |
| R.H. Lowie | : | Primitive Society |
| L.T. Hobhouse | : | The Historical Evolution of Property in Fact and in idea in property, its Duties and Rights |
| Prabhu P.N. | : | Hindu Social Organisation |

## 26.11 نمونہ امتحانی سوالات

I مندرجہ ذیل : ہر سوال کا جواب 30 سطروں میں لکھیے۔

1۔ جائیداد کے معنی کیا ہیں ؟ جائیداد کے ارتقاء پر بحث کیجیے۔

2۔ وراثت کے معنی کیا ہیں ؟ وراثت کی مختلف قسموں پر بحث کیجیے۔

II مندرجہ ذیل سوال کا جواب 15 سطروں میں لکھیے۔

1۔ جائیداد کی کسی ایک قسم پر بحث کیجیے۔

## 26.12 اپنی معلومات کی جانچ: نمونہ جوابات

1۔ جائیداد ان کی طرف اشارہ کرتی ہے جو ملکیت کی تشکیل کرتے ہیں یہ سماجی ہے کیوں کہ اسے رسم و رواج اور قانون کی حمایت حاصل ہوتی ہے۔

2۔ کارل مارکس کے مطابق

1۔ پہلا مرحلہ قدیم کمیونزم ہے۔

2۔ دوسرے مرحلہ میں مختلف طبقاتی تفریقات کی اشکال ملتی ہیں اور خانگی وسائل پیدائش کی وجہ سے خانگی جائیداد وجود میں آتی ہے۔

3۔ غیر طبقاتی سماج

باب باوز کے مطابق

1۔ پہلے مرحلہ میں بہت کم عدم مساوات اور سماجی تفریقات تھے۔ اور پیداوار کے ذرائع مشترکہ تھے۔

2۔ دولت میں اضافہ ہوا اور سماج غریب اور امیر میں تقسیم ہوگیا۔ اور پیداوار کے ذرائع میں انفرادی ملکیت اہم ہوگئی۔

3۔ اعلیٰ صنعتی تنظیم، مساوات، آزادی اور کمیونٹی کنٹرول کا امتزاج۔

1.3۔ جائیداد کے حقوق منتقل کیے جاسکتے ہیں۔

2۔ جائیداد کے حقوق میں ملکیت اور کسی چیز کے قبضہ میں اہم فرق پایا جاتا ہے۔

3۔ جائیداد اقتدار فراہم کرتی ہے۔

4۔ وراثت جائیداد کی ایک نسل سے دوسری نسل کو منتقلی ہے یہ طریق پیچیدہ ادارتی اصولوں سے بندھا ہوا ہوتا ہے۔

INSTRUCTIONAL MEDIA CENTRE LIBRARY MANUU
Accn. No BA-05
Date 03.08.201
HYDERABAD

مترجم : محترمہ صابرہ سلطانہ

INSTRUCTIONAL MEDIA CENTRE MANUU IMC LIBRARY Hyderabad

# بلاک X

## سیاسی ادارے


اکائی 27 : مملکت اور سماج

اکائی 28 : سیاست کی سماجی اساس

# اکائی 27 مملکت اور سماج

ساخت


27.0 مقاصد
27.1 تمہید
27.2 مملکت کے معنی
27.3 مملکت کی تعریفات
27.4 مملکت کے عناصر
27.5 مملکت اور سماج
27.6 مملکت کے فرائض
27.7 مملکت کی قسمیں
27.7.1 سماجی خدمتی مملکت
27.7.2 پیدا آوری مملکت
27.7.3 جنگی مملکت
27.8 حکومت۔ اس کے معنی
27.9 حکومت کے اشکال
27.9.1 بادشاہت
27.9.2 جمہوریت
27.9.3 آمریت
27.10 خلاصہ
27.11 کلیدی الفاظ
27.12 سفارش کردہ کتابیں
27.13 نمونہ امتحانی سوالات ۔
27.14 اپنی معلومات کی جانچ : نمونہ جوابات


## 27.0 مقاصد

اس اکائی کا مقصد آپ کو مملکت کے تصور، اس کے فرائض و اشکال سے واقف کروانا ہے اور حکومت کے مختلف اقسام کے بارے

میں جان کاری دینا ہے۔
اس اکائی کو مکمل کرلینے کے بعد آپ اس قابل ہوجائیں گے کہ :
- مملکت کے معنی بیان کرسکیں
- مملکت اور سماج کے درمیان فرق کرسکیں
- مملکت کے فرائض پر بحث کرسکیں
- مملکت کی مختلف اشکال کی وضاحت کرسکیں
- حکومت کی مختلف اشکال کی تشریح کرسکیں

## 27.1 تمہید

سیاسی ادارہ سماج کا ایک تمدنی ذیلی نظام ہے جو ایک مخصوص علاقہ میں با اختیار ایجنسیوں کے ذریعہ اقتدار حاصل کرنے کے لیے رسمی طریقوں کو کام میں لاتا ہے۔ (ڈریسلر (1969 : 734)

سیاسی ادارہ سماج میں اقتدار کی تقسیم پر بحث کرتا ہے مملکت انجمن کی ایک منفرد شکل کی حیثیت سے سماج میں اقتدار کی تقسیم میں نمایاں مقام رکھتی ہے۔ اور سماجی کنٹرول کی ایک اہم ایجنسی کی حیثیت سے کام کرتی ہے۔

## 27.2 مملکت کے معنی

میکس ویبر کے مطابق مملکت (State) ایک انجمن ہے جو طاقت کے جائز استعمال کی اجارہ داری کا دعوی کرتی ہے۔ کسی اور طریقہ سے اس کی تعریف نہیں کی جاسکتی جہاں تک اس کی ابتداء کا تعلق ہے مملکت کی ابتداء حکومت میں اقتدار کی مرکزیت سے ہوئی۔ بعض دانشوروں نے دعوی کیا ہے کہ جنگ کی وجہ سے مرکزی اقتدار اور مملکت دونوں وجود میں آئے ہیں۔ جنگ اکثریت کے لیے ڈسپلن اور فرمانبرداری سے عبارت ہوتی ہے اور اقلیت کو اقتدار اور قیادت سونپتی ہے۔ تمام جدید مملکتیں فتح اور فتح کی مدافعت سے وجود میں آئیں۔ موجودہ قومی مملکتوں کی سرحدیں وقتاً جنگ یا جنگ کے خدشات کی وجہ سے بڑھتی اور گھٹتی رہی ہیں۔

مملکت کا تعلق سماج میں نظم کی برقراری سے ہے۔ مملکت کے علاوہ دوسرے اداروں کا تعلق بھی سماج میں نظم وضبط سے ہے۔ جیسے خاندان، سکول اور مذہبی ادارے۔ مملکت سماج میں حکومت کے ذریعہ نظم مدقرار رکھتی ہے۔ مملکت کے وجود میں آنے سے پہلے حکومت کی مختلف شکلیں مخصوص علاقوں میں کنٹرول قائم کرنے کے لیے وجود میں آئی ہیں۔ سماجیات دانوں نے مملکت کی کئی تعریفیں پیش کی ہیں۔

INSTRUCTIONAL MEDIA CENTRE LIBRARY * MANUU * HYDERABAD
Accn. No BA-05
Date 03.08.2013
INSTRUCTIONAL MEDIA CENTRE * MANUU * Hyderabad-34.
IMC LIBRARY



B. NO. 010

## 27.3 مملکت کی تعریفات

آگبرن کے مطابق مملکت ایک ایسی تنظیم ہے جو ایک مخصوص علاقہ میں با اقتدار حکومت کے ذریعہ کنٹرول رکھتی ہے ۔

لاسکی نے مملکت کی تعریف اس طرح کی ہے ۔ یہ ایک علاقائی سماج ہے جو حکومت اور باشندوں میں منقسم ہوتا ہے اور ایک مخصوص علاقہ میں تمام سماجی اداروں میں اس کو برتری حاصل ہوتی ہے ۔

مملکت سماج کی ایک ایسی ایجنسی ہے جس کو مخصوص علاقہ میں جبری کنٹرول کا اختیار حاصل ہوتا ہے ۔

## 27.4 مملکت کے عناصر

مملکت چار عناصر پر مشتمل ہوتی ہے ۔ آبادی، علاقہ، حکومت اور اقتدار

آبادی آبادی مملکت کی بنیاد ہے فرد اکیلا نہیں رہ سکتا وہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ رہتا ہے ۔ افراد کے مل جل کر رہنے کی خصوصیت مملکت کی نوعیت کا تعین کرتی ہے ۔

علاقہ : مملکت ایک محدود علاقہ میں موجود ہوتی ہے ۔ جو اس کے اختیار کی حدیں مقرر کرتی ہے ۔

حکومت : حکومت اس یگانگت پر مشتمل ہوتی ہے جس کے ذریعہ مملکت پنے فرائض انجام دیتی ہے۔ حکومت میں وہ تمام افراد اور شعبے شامل ہیں جو مملکت کی سرگرمیوں کو باقاعدہ بنانے کے ذمہ دار ہوتے ہیں ۔

اقتدار: اقتدار مملکت کی سب سے بنیادی خصوصیت ہے ۔ یہ اعلا اختیار سے عبارت ہوتا ہے۔ تمام افراد کو مملکت کے تابع ہونا پڑتا ہے۔ مملکت اس خصوصیت کی بناء پر تمام انجمنوں سے الگ نوعیت کی ہوتی ہے ۔

اس طرح مملکت سماج کی ایک مخصوص انجمن ہے۔لیکن مملکت ہی وہ واحد انجمن نہیں ہے جس کا کوئی فرد رکن ہوتا ہے بلکہ اس کا تعلق مملکت کی دیگر انجمنوں جیسے چرچ، ٹریڈ یونین، سیاسی جماعت، تعلیمی ادارے وغیرہ سے ہوسکتا ہے۔ یہ تمام انجمنیں مملکت کی طرح اپنے قاعدے قوانین رکھتی ہیں۔ جن کے ذریعہ افراد پر کنٹرول کیا جاتا ہے۔ اپنی سماجی حیثیت کی بناء پر افراد بے شمار سماجی کام انجام دیتے ہیں۔ مملکت سے مراد پورا سماج نہیں بلکہ اس سماج کی ایک انجمن ہے۔

تاہم مملکت ایک خاص انجمن ہے۔ جس کی خاص خصوصیات' خاص آلات اور خاص اختیارات ہوتے ہیں۔ مملکت کسی سماج کی اجتماعی زندگی کو منظم بنانے کا طریقہ ہے۔ جس کے لیے قانونی شرائط ہوتے ہیں۔ یہ ایک طرز زندگی کو پیش کرتا ہے اس سے افراد اور انجمنوں کو مطابقت پیدا کرنا ضروری ہوتا ہے۔ اس کے اعلیٰ اختیارات ہوتے ہیں جس کے تحت وہ خلاف ورزی کرنیوالوں کو سزا دیتی ہے ۔ یعنی مملکت کو اپنے احکامات اور قوانین کو اپنے علاقہ میں تمام لوگوں پر لاگو کرنے کا اختیار ہوتا ہے ۔ اس طرح مملکت کے بارے میں ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ یہ ایک علاقہ میں رہنے والے افراد کی ایک انجمن ہے جو ایک مقصد کے تحت ہوتی ہے ۔ میک آئیور مملکت کے بارے میں کہتا ہے کہ مملکت خاص خصوصیات، خاص حالات اور خاص اختیارات سے عبارت ہوتی ہے ۔

مملکت کی رکنیت لازمی ہوتی ہے۔ تمام افراد جو کسی ملک میں رہتے ہیں وہ اس کے ارکان کہلاتے ہیں ۔ ہر فرد مملکت کا رکن ہوتا ہے ۔ اور کوئی بھی فرد ایک سے زائد مملکتوں کا رکن نہیں ہوسکتا۔ اپنی بنیادی ضروریات کی تکمیل کے لیے ہر فرد کے لیے ضروری ہے کہ وہ کسی



B. NO. 010

نہ کسی مملکت کا رکن ہو۔

مملکت کو دیگر تمام انجمنوں پر برتری حاصل ہوتی ہے وہ اس طرح کہ اس کو یہ اختیار ہے کہ وہ افراد کو اطاعت کے لیے مجبور کرے۔ صرف مملکت ہی احکامات کی خلاف ورزی پر سزا دے سکتی ہے۔

مملکت سماجی کنٹرول کی ایک ایجنسی ہے اور یہ خاندان اور چرچ جیسی انجمنوں سے مختلف ہے۔ اگرچہ وہ بھی کنٹرول کا کام انجام دیتے ہیں لیکن مملکت افراد کے آپسی تعلقات میں باقاعدگی پیدا کرتی ہے۔ اس طرح مملکت ایک ایسی مقتدر سیاسی تنظیم ہے جس کا مقصد ایسے افراد جو ایک قوم کی تشکیل کرتے ہیں ان کا تحفظ کرنا دیگر سیاسی تنظیموں کی مداخلت کا انسداد کرنا اور اپنے علاقائی حدود میں نظم پیدا کرنا ہے۔

سماجیات داں مملکت کو انسان کا بنایا ہوا ادارہ قرار دیتے ہیں اگرچہ پہلے بعض مفکرین جن میں ہیگل بھی شامل تھا مملکت کو ایک مافوق الفطرت ادارہ قرار دیتے تھے جس کے ذریعہ خدا کی زمین پر اپنا حکم نافذ کرتا ہے۔ تاہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ مملکت کی ابتداء کیسے ہوئی اس لیے مملکت کے تعلق سے صرف چند عموی نظریات پر اکتفا کرنا پڑے گا۔ بحیثیت مجموعی قرابتداری نظام، مذہب اقتدار اور سیاسی شعور نے مملکت کے ارتقا میں مدد دی۔

## اپنی معلومات کی جانچ کیجیے۔

1۔ سیاسی ادارہ کیا ہے ؟

______________________________

______________________________

2۔ مملکت کو تشکیل دینے والے عناصر کونسے ہیں ؟

______________________________

______________________________

3۔ مملکت کی تعریف کیجیے۔

______________________________

______________________________

## 27.5 مملکت اور سماج

ارسطو جیسے ابتدائی مفکرین نے مملکت اور سماج میں کوئی فرق نہیں بتایا۔ کسی حد تک یہ بات یونان کی شہری ریاستوں کے لیے صحیح تھی کیوں کہ یہ سائز میں چھوٹی تھیں۔ شہری ریاستوں میں افراد کی تمام کارگذاریوں کو یکجا تصور کیا جاتا تھا۔ کیوں کہ ان کے مسائل نہ تو شدید تھے اور نہ ہی زیادہ اور آسانی سے ان کو حل کیا جاسکتا تھا۔

آج ہم سماج اور مملکت کو موجودہ سماج کی پیچیدگی کی وجہ سے آپس میں ضم نہیں کرسکتے۔ مملکت ایک سیاسی طور پر منظم انجمن ہے۔



INSTRUCTIONAL MEDIA CENTRE * MANUU
IMC LIBRARY
Hyderabad-32

یہ کئی اعتبار سے سماج سے مختلف ہوتی ہے۔ یہ ایک واقعہ ہے کہ سماج کا وجود مملکت کے وجود سے کافی پہلے سے تھا۔ مملکت منظم بھی ہوتی ہے اور غیر منظم بھی۔ سماج میں کنٹرول غیر رسمی ذرائع جیسے رسوم و رواج کے ذریعہ کیا جاتا ہے۔ لیکن مملکت اپنے اختیارات کا استعمال قانون کے ذریعہ کرتی ہے اور قوانین کے نفاذ میں سختی بھی برتتی ہے۔

مملکت علاقائی اعتبار سے محدود ہوتی ہے اور یہ اپنے اختیارات کا استعمال ایک محدود علاقہ میں کرتی ہے۔ سماج کے لیے کوئی علاقائی حدبندی نہیں ہوتی بعض اوقات سماجی تعلقات قومی حدود پار بھی کرتے ہیں۔

فرد کی مکمل زندگی سماج سے تعلق رکھتی ہے جب کہ مملکت کا تعلق صرف اپنی سرگرمیوں اور سماجی تعلقات سے ہوتا ہے جو حکومت کے ذریعہ انجام پاتے ہیں۔

## 27.6 مملکت کے فرائض

مملکت کے فرائض کے بارے میں کافی اختلافات پائے جاتے ہیں۔ مملکت کے فرائض ہر مقام اور وقت کے اعتبار سے جدا جدا ہوتے ہیں۔

مملکت کے فرائض کے بارے میں مختلف خیالات پائے جاتے ہیں۔ جو انفرادی اور سوشلسٹ نظریات کے نقاط نظر میں اختلافات کا نتیجہ ہیں ان دونوں میں مملکت میں باقاعدگی اور عوامی فلاح کی حوصلہ افزائی کے خیالات شریک ہیں۔ انفرادیت پسند نظریہ کے مطابق مملکت کا اہم فریضہ نظم کا قیام اور برقراری ہے تاکہ افراد زندگی کی ضروریات کی آزادانہ طور پر تکمیل کر سکیں۔ تمام انجمنوں میں مملکت ہی عوامی نظم کے قیام کی سرپرست ایجنسی ہے۔

مملکت کے فرائض اسی حد تک محدود ہیں۔ عوامی فلاح کے فروغ کے لیے کسی مملکت کا ان حدود سے بڑھ کر کچھ کرنا انفرادی آزادی پر تحدید عائد کرنے کے مترادف ہوگا۔

لیکن مملکت کا تعلق صرف نظم کی برقراری ہی نہیں ہے۔ نظم کو انصاف کے تقاضوں سے ہم آہنگ ہونا چاہئے۔ مملکت کا نظم انصاف کے اصولوں پر مبنی ہونا چاہئے۔ تاہم افراد اور گروہ کا انصاف سے متعلق تصور الگ الگ ہوتا ہے۔ انفرادیت پسندوں کا خیال ہے کہ انصاف اس وقت ملتا ہے جب مملکت سرمایہ داروں کے حقوق کی حفاظت کرے اور اس میں مداخلت نہ کرے۔ سوشلسٹ سمجھتے ہیں کہ سماج اسی وقت انصاف پر منحصر ہوگا جب انفرادی مملکت اور سماج کے معاشی وسائل کا کنٹرول مملکت کے ذریعہ کیا جائے۔ اور سماجی ضروریات پیدائشی دولت کی خانگی ملکیت پر مبنی نہ ہو۔

سرمایہ دارانہ سماجوں کا یہ خیال ہے کہ انفرادیت اور سوشلزم کے درمیان اور مملکت کے اقل ترین اور اعظم ترین مداخلت کے درمیان ایک دیوار یا ایک خلیج پائی جاتی ہے۔

یہ خانگی جائداد اور معاشی وسائل کو کنٹرول کرتی ہے لیکن وہ عوامی فلاح کے پیش نظر مملکت کی مداخلت پر بھی زور دیتی ہے۔ اس نظریہ کے مطابق مملکت کی ملکیت" تجارتی کاروبار اس وقت مناسب سمجھے جائیں گے جب ان کا انتظام خانگی ہاتھوں کے بجائے مملکت کے تحت ہو۔

سرمایہ داری نظام کے تحت وسیع معاشی اور ٹکنیکی تبدیلیوں نے بے شمار مسائل پیدا کردیئے ہیں۔ جنہیں صرف مملکت ہی حل

کر سکتی ہے ۔ جس کی وجہ سے آج کی دنیا میں تمام مملکتوں کے فرائض میں اضافہ ہوتا جارہا ہے ۔ ان بے شمار فرائض کو تین بڑے زمروں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے ۔

## 27.7 مملکت کی قسمیں

آگبرن اور نمکاف نے ان فرائض کی بنیاد پر مملکت کی خدمات کو تین قسموں میں تقسیم کیا ہے ۔ سماجی خدمات کی مملکتیں ، پیداواری اور جنگی مملکتیں ۔

### 27.7.1 سماجی خدمتی مملکت (The Social Service State)

سماجی خدمتی مملکت بیماروں ، بے روزگاروں ضعیفوں اور بے سہارا افراد کو معاشی امداد فراہم کرتی ہے ۔ یہ افراد کو کم سے کم معیار زندگی کی طمانیت دینے کی کوشش کرتی ہے اور مزید تقسیم دولت اور ٹیکس کے ذریعہ آمدنی پر تحدید لگاتی ہے لیکن ایسے اقدامات سے خانگی صنعت کاروں کی ترغیبات کو کم نہیں کیا گیا ۔ دوسری طرف یہ تجارت کو معاشی امداد دیتی ہے ۔ مثال کے طور پر امریکہ کی حکومت نہ صرف ضعیفوں ، بے روزگاروں اور بیماروں بلکہ تجارتی اداروں کو بھی مدد دیتی ہے ۔ ہندوستان بھی ایک سماجی خدمات کی مملکت ہونے کا دعوی کرتا ہے ۔ ہمارا دستور مملکت کے رہنمایانہ اصولوں کو روبہ عمل لاتا ہے جو ذریعہ معاش کی فراہمی قدرتی وسائل کی تقسیم اس طرح کرتی ہے کہ یہ عام بھلائی ، حق روزگار ، تعلیم و بے روزگاری ، ضعیفی ، بیماری اور معذوری کی حالت میں لوگوں کو سہولتیں فراہم کرسکے ۔

### 27.7.2 پیدا آوری مملکت (The Production State)

سویٹ یونین میں خانگی کاروباری ادارے نہیں ہوتے ۔ سویٹ مملکت کے پاس پیداواری ٹکنالوجی ، معاشی اشیاء کی پیداوار اور تقسیم حکومت کے زیر نگرانی ہوتی ہے اور وہی کنٹرول کرتی ہے ۔ ہمارے ملک میں مخلوط معیشت ، خانگی ملکیت اور عوامی ملکیت کے نظام شانہ بشانہ چلتے ہیں ۔ مگر مخلوط معیشت کا نظام زیادہ موثر ہے ۔

### 27.7.3 جنگی مملکت (The War State)

آگبرن اور نمکاف کے مطابق جنگی مملکت کی تین بنیادی خصوصیات ہیں ۔ ۱) عاملہ کے وسیع فرائض ۲) تیز رفتار عمل اور ۳) اتحاد ۔ جنگ کو کامیابی سے ختم کرنے کے لیے اتحاد اور اقتدار کی سخت ضرورت ہوتی ہے ۔ نتیجہ کے طور پر حکومت جنگ کے وقت تمام سماجی زندگی پر حاوی ہوتی ہے ۔ حتیٰ کہ امن کے دوران جب جنگی تیاریاں جاری رہتی ہیں حکومت کا غالب کنٹرول سماجی زندگی پر کم نہیں ہوتا ۔ جنگی تیاریوں کو آپسی مباحث کے طریقوں سے کم کرتا ہے ۔ ایسی مملکت میں فوجی ، صنعتی ، اقتدار کا دائرہ کار وسیع ہوتا ہے جیسا کہ امریکہ اور مغربی جرمنی میں ہوتا ہے لیکن اس کی وجہ سے آزاد جمہوری سماج اور امن کی عمل آوری کو خطرہ ہوتا ہے ۔ سیاسی ادارے سماج میں اقتدار کی تقسیم سے متعلق ہوتے ہیں ۔ مملکت ایک ممتاز انجمن کی شکل میں اہمیت کی حامل ہوتی ہے ۔

میک آئیور اور پیج نے مملکتی فرائض کی حسب ذیل درجہ بندی کی ہے ۔

1۔ وہ فرائض جو مملکت کے لیے خاص ہیں: نظم و ضبط کی برقراری، انصاف کا حصول جائیداد کا تحفظ

2۔ وہ فرائض جن کے لیے مملکت وجود میں آئی ہے ان میں قدرتی وسائل کا تحفظ، اجارہ داری کا کنٹرول، عوامی سہولتوں کی دیکھ بھال، جیسے پارک، کھیل کے میدان، میوزیم اور اسکول وغیرہ

3۔ وہ فرائض جو مملکت پوری طرح انجام نہیں دیتی ۔ یہ حالات کے مطابق بدلتے رہتے ہیں ۔ عام طور پر یہ وہ فرائض ہیں جو پوری کمیونٹی کی ضروریات کی تکمیل نہیں کرتے ۔ اس زمرہ میں مذہب، ادب فنون، لطیفہ اور تمدنی اشیاء شامل ہیں ۔

4۔ وہ فرائض جن کو مملکت انجام دینے کی صلاحیت نہیں رکھتا ۔ جیسے افراد کی رائے کو کنٹرول کرنا اور اخلاق کو باقاعدہ بنانا ۔

(میک آئیور اور پیج 467۔458، 1949)

## اپنی معلومات کی جانچ کیجیے ۔

4 ۔ مملکت کے فرائض کیا ہیں ؟

5 ۔ مملکت کی مختلف قسمیں کونسی ہیں ؟

## 27.8 حکومت اس کے معنی

سیاسی ادارہ فیصلہ کرتا ہے کہ حکومت میں کس کو کون سا اقتدار حاصل ہوگا اور وہ مملکت کی کونسی ایجنسی ہے جس کو کب اور کیسے اقتدار حاصل ہوتا ہے ۔ جن لوگوں کو یہ اقتدار حاصل ہوتا ہے وہ حکومت تشکیل دیتے ہیں اور وہی پورے سماج کے ایجنٹ ہوتے ہیں۔

بنیادی طور پر حکومت کی ساخت ان اختیارات پر منحصر ہوتی ہے جو برتاؤ کو کنٹرول کرتے ہیں اور ایسے لوگوں کو سزا دیتے ہیں جو حکومت کے احکامات کی تعمیل نہیں کرتے ۔ حکومت کو یہ اختیار ہونا چاہیے کہ اپنے قانونی طریقے اختیار کرے جن سے برتاؤ کو قابو میں رکھا جاسکے اور ان امور پر حکومت کو پورا اختیار ہوتا ہے ۔ حکومت کے جغرافیائی حدود مقرر ہوتے ہیں اور اس کا دائرہ کار ان ہی حدود تک رہتا ہے۔ زمانہ قدیم سے علاقائی دائرہ کار زیر عمل رہا ہے اور بسا اوقات اقوام کے مابین یہ تصادم کا سبب بنا ہے ۔

## 27.9 حکومت کی اشکال

حکومت کی کئی شکلیں ہیں جن میں زیادہ مقبول بادشاہت جمہوریت اور آمریت ہیں۔ ان میں مقامی بنیادوں پر فرق پائے جاتے ہیں

اور سیاسی اداروں کے اعتبار سے حکومت کے اختیارات متعین ہوتے ہیں۔

### 27.9.1 بادشاہت

بادشاہت قطعی قسم کی ہوسکتی ہے یا دستوری نوعیت کی۔ قطعی بادشاہت بحیثیت مجموعی قانون کی شکل رکھتی ہے۔ یہ نظام ماضی میں رائج تھا۔ دستوری بادشاہ ان اختیارات کی حدوں میں کام کرتا ہے جو اس ملک کی پارلیمنٹ قانونی شکل میں اسے عطا کرتی ہے جیسا کہ انگلستان میں پایا جاتا ہے۔ بادشاہت موروثیت کے اصول پر قائم ہوتی ہے۔

### 27.9.2 جمہوریت

جمہوریت ایک سیاسی ادارہ ہے۔ جو رائے عامہ کی بنیاد پر حکومت بناتا ہے۔ کئی طرح کی جمہوری حکومتیں موجود ہیں۔ چھوٹے قبائل میں اپنے مشترک مسائل کے لیے وہ مل جل کر فیصلے کرتے ہیں۔ پیچیدہ سماج میں افراد راست ووٹ کے ذریعہ انتظام میں حصہ نہیں لیتے بلکہ وہ اپنے منتخبہ ارکان کے ذریعہ یہ کام انجام دیتے ہیں۔ منتخبہ نمائندوں کو عوام کی جانب سے کام کرنے کا حق حاصل ہوتا ہے۔ اس قسم کی حکومت بشمول ہندوستان دنیا کے بیشتر سماجوں میں پائی جاتی ہے۔

### 27.9.3 آمریت

آمریت ایک سیاسی نظام ہے۔ جس میں ایک فرد یا افراد کا ایک چھوٹا گروہ حکومت کے جملہ اختیارات کا استعمال کرتا ہے۔ حقیقی بادشاہت کی طرح اصولاً ایک آمر کو عوامی مرضی پیش نظر رکھنے کی ضرورت نہیں ہوتی۔۔ قطعی یا دستوری بادشاہت کے بر خلاف آمریت قرابتدارانہ اساس پر قائم نہیں ہوتی۔ ڈکٹیٹر کو اس کے اختیارات عوام سے نہیں ملتے وہ اصل میں ان اختیارات پر قبضہ کرلیتا ہے اور موجود جمہوری اداروں کو ختم کردیتا ہے۔

تمام قسم کی حکومتیں اقتدار پر قائم ہوتی ہیں۔ جمہوری حکومت سیاسی مقابلہ کے طریقہ پر عمل آور ہوتی ہے اور اس میں کسی ایک گروہ کو پورا اختیار حاصل نہیں ہوتا۔ یہ اس وقت ممکن ہے جب کہ پارٹی نظام پایا جائے۔

سیاسی جماعت وہ سب سے زیادہ منطقی انجمن ہے جو سماجی اقتدار کے حصول میں کوشاں رہتی ہے۔ اس میں اقتدار کا اداراتی شکل اختیار کرنا ضروری ہے اور اس میں سیاسی ادارے معینہ اقدار کی بنیاد پر سماج میں نظم و ضبط قائم رکھتے ہیں جس کے لیے اندرونی تصادم پر قابو رکھنا ضروری ہوتا ہے تاکہ سماجی ڈھانچہ میں بنیادی قدروں کا تحفظ کیا جاسکے۔

## اپنی معلومات کی جانچ کیجیے۔

6 حکومت سے کیا مراد ہے ؟

---

7۔ حکومت کے مختلف اشکال کونسے ہیں ؟

## 27.10 خلاصہ

اس اکائی میں ہم نے مملکت کے بارے میں پڑھا ہے ۔ سماجی اقتدار کی تقسیم میں مملکت کو کلیدی اہمیت حاصل ہے اور مملکت سماجی کنٹرول کی ایک اہم ایجنسی ہوتی ہے ۔ آبادی، علاقہ حکومت اور اقتدار اعلی مملکت کے چار عناصر ہیں۔

## 27.11 کلیدی الفاظ

سیاسی ادارہ : یہ سماج کا ایک ذیلی تمدنی نظام ہے ۔ جو نسبتاً رسمی طریقوں پر مبنی ہوتا ہے تاکہ مخصوص علاقہ میں خاص ایجنسیوں کے ذریعہ اپنے اختیارات کا استعمال کر سکے ۔

مملکت : یہ ایک ایسی انجمن ہے جو اقتدار کے جائز استعمال کی دعویدار ہوتی ہے اور اس کی کوئی اور طرح تعریف نہیں کی جاسکتی۔

## 27.12 سفارش کردہ کتابیں


Harry M. Johnson : A Systematic Sociology

Mac Iver and Page : Society

Kingsley Davis : Society


## 27.13 نمونہ امتحانی سوالات

I۔ مندرجہ ذیل ہر سوال کا جواب 30 سطروں میں لکھیے ۔

1۔ مملکت کے فرائض کی تشریح کیجیے ۔

2۔ حکومت کی مختلف قسمیں بیان کیجیے ۔

3۔ مملکت کے معنی بتاتے ہوئے سماج سے اس کے تعلقات پر بحث کیجیے ۔

II۔ مندرجہ ذیل ہر سوال کا جواب 15 سطروں میں لکھیے

1۔ جنگی مملکت سے کیا مراد ہے ؟

2۔ بادشاہت اور آمریت میں کیا فرق ہے ؟

## 27.14 اپنی معلومات کی جانچ : نمونہ جوابات

1۔ سیاسی ادارہ سماج کا وہ ذیلی تمدنی نظام ہے جو سماج میں اقتدار کی تقسیم سے تعلق رکھتا ہے ۔

2۔ آبادی، علاقہ، حکومت اور اقتدار اعلیٰ چار عناصر ہیں جو مملکت کی تشکیل کرتے ہیں۔

3۔ مملکت افراد کی ایک ایسی انجمن ہے جو ایک مقتدر حکومت کے تحت ایک مخصوص علاقہ میں پائی جاتی ہے ۔

4۔ حکومت مملکت کی سیاسی تنظیم ہے یہ وہ مشنری ہے جس کے ذریعہ مملکت کام کرتی ہے ۔

5۔ سماجی خدمات کی مملکت، پیداوار کی مملکت اور جنگی مملکتٔ مملکت کی تین قسمیں ہیں۔

6۔ حکومت کی ساخت ان اختیارات پر منحصر ہوتی ہے جو برتاؤ کو کنٹرول کرتے ہیں۔

7۔ حکومت کی کئی شکلیں ہیں جن میں زیادہ مقبول بادشاہت، جمہوریت اور آمریت ہیں۔

مترجم : محترمہ صابرہ سلطانہ

INSTRUCTIONAL MEDIA CENTRE * MANUU * Hyderabad-34. IMC LIBRARY

# اکائی 28 سیاست کی سماجی اساس

## ساخت


28.0 مقاصد
28.1 تمہید
28.2 اقتدار اور جواز
28.3 اقتدار کی تقسیم کے نظریات
28.3.1 تفاعلی نظریہ
28.3.2 مارکسی نظریہ
28.3.3 خواص کا نظریہ
28.3.4 تکثیری نظریہ
28.4 سیاسی طریق، سماجی اداروں اور ڈھانچہ کے عوامل کے درمیان تعلقات
28.4.1 معاشی ترقی اور سیاسی نظام
28.4.2 تعلیم اور سیاسی طریق
28.4.3 طبقاتی سیاست
28.4.4 ذات اور سیاست
28.4.5 علاقہ اور سیاست
28.4.6 مفاداتی گروہ اور سیاست
28.5 خلاصہ
28.6 کلیدی الفاظ
28.7 سفارش کردہ کتابیں
28.8 نمونہ امتحانی سوالات
28.9 اپنی معلومات کی جانچ: نمونہ جوابات


## 28.0 مقاصد

اس اکائی کا مقصد آپ کو اقتدار اور جواز کے تصور کو سمجھنے کے قابل بنانا ہے۔ اقتدار کی تقسیم اور سماج کے ڈھانچہ کے درمیان تعلق سماجی ڈھانچہ جاتی اور اداراتی عوامل جیسے تعلیم، مذہب، ذات، قرابت داری، مفاداتی گروہ وغیرہ کے درمیان تعلق اور سیاسی طریق کا جائزہ لینا ہے۔

اس اکائی کو مکمل کرلینے کے بعد آپ اس قابل ہوجائیں گے کہ

- o اقتدار اور اختیار کے معنی بتاسکیں
- o اختیار کے ذرائع کی شناخت کرسکیں
- o اقتدار کی تقسیم کے نظریات کی تشریح کرسکیں
- o سیاسی ترقی، سماجی ادارے اور ڈھانچہ جاتی عوامل کے درمیان تعلقات کی تشریح کرسکیں

## 28.1 تمہید

ہم سب سماج اور سیاست کے درمیان تعلقات کا جائزہ دوطرح سے لے سکتے ہیں (1)سیاسی ادارے سماجی ڈھانچوں پر کیسے اثرانداز ہوتے ہیں۔مثال کے طور پرکسی قوم میں مملکت کی شکل (جمہوریت یا آمریت) وسائل کی تقسیم اور سماجی درجہ بندی کے نظام پر کیسے اثر انداز ہوتی ہے (2)کس طرح سماجی ڈھانچہ مملکت اور سیاسی جماعتوں کی تنظیم اور کار کردگی پر اثر انداز ہوتا ہے ۔سابقہ اکائی میں ہم سماج اور مملکت کے درمیان تعلقات اور مملکت کی قسموں کا جائزہ لے چکے ہیں ۔اس اکائی میں ہم سماجی ڈھانچہ جاتی عوامل، سیاسی جماعتوں اور افراد کے سیاسی برتاو پر اثر انداز ہونے والے عوامل کا مطالعہ کرینگے ۔بیشتر سماجیات دانوں کے مطابق وسیع معنوں میں سیاسی سماجیات میں اقتدار کا مطالعہ کیا جاتا ہے اور سیاست کا تعلق اقتدار سے ہوتا ہے۔اس نظریہ کے مطابق کوئی بھی سماجی تعلقات جس مین اقتدار کی مختلف اکائیاں کار کرد ہوتی ہیں سیاسی کہلاتی ہیں۔اور جب ان مختلف قوتوں میں مطابقت پیداء ہوتی ہے تو اسے سیاسی عمل کہاجاتا ہے ۔اب ہم اقتدار کے تصور پر بحث کرینگے کیونکہ اقتدار سیاست کا بنیادی اور اہم تصور ہے ۔

## 28.2 اقتدار اور جواز

طاقت اس صلاحیت کا نام ہے جو مخالفت کے باوجود بھی کسی کی خواہشات کی تکمیل کرتی ہے۔ جب اس طاقت کو لوگ جائز سمجھتے ہیں تو اُسے اقتدار کہاجاتا ہے۔

میکس ویبر کے مطابق اقتدار کے تین ذرائع ہیں :

(a) روایتی (b) عقلی۔قانونی (c) کرشماتی

(a) روایتی اقتدار یعنی جو اقتدار میں ہوتے ہیں ان کی فرمانبرداری کی جاتی ہے کیونکہ ان کے اقتدار کو روایتی تعاون حاصل ہوتا ہے جیساکہ بادشاہت میں ہوتا ہے۔

(b) عقلی و قانونی اقتدار سے مراد وہ اقتدار ہے جو صاحب اختیار لوگوں کے نظام میں قابل قبول سمجھاجاتا ہے

(c) کرشماتی اقتدار سے مراد وہ قیادت ہے جو قائد کی مخصوص خصوصیات کی بناء پر قابل قبول سمجھی جاتی ہے ۔

حالانکہ بادشاہت روایتی اقتدار پر منحصر ہوتی ہے مگر لوگوں کا ایقان اس بات پر سے ہٹ جاتا ہے تو یہ اپنا جواز کھو بیٹھتے ہیں ۔بادشاہت کی جگہ عقلی وقانونی حکومتیں قائم ہونے کی موجودہ عالمی سیاسی تاریخ میں کئی وجوہات ہیں ۔جمہوری حکومتیں عقلی اقتدار پر منحصر

ہوتی ہیں۔ ایسی حکومتوں کے سربراہ کرشماتی صلاحیتوں کے حامل ہوتے ہیں۔ جوان کو اپنی پالسیوں کو روبہ عمل لانے کا جواز مہیا کرتے ہیں۔ ایسے سماجوں میں انقلابات جاری ہیں اور قبل انقلابی دور میں کرشماتی قیادت ہوتی ہے۔ ایسی حکومتیں جو مندرجہ بالا تین ذرائع نہ رکھتی ہوں وہاں پر لوگوں پر کنٹرول اور استحکام کیلئے جبر کا سہارا لینا پڑتا ہے۔ ورنہ سماجی استحکام حاصل نہ ہوگا۔

پایہ دار اقتدار، سماج کے بڑے گروہ کی ضروریات اور توقعات کی تکمیل کے ذریعہ حاصل کیاجاسکتا ہے۔ سماجیات دانوں میں اس امر پر مکمل اتفاق رائے نہیں ہیکہ جمہوریت میں حاکم محکوم کی بھلائی کی خاطر کس درجہ اختیارات کا استعمال کرتے ہیں اور کس درجہ اقتدار چند افراد کے ہاتھوں میں ہوتا ہے یا کس حد تک افراد کے مختلف طبقات کے ہاتھوں میں ہوتا ہے۔

## اپنی معلومات کی جانچ کیجیے۔

1 اقتدار کی تعریف کیجیے؟

2 اقتدار سے کیا مراد ہے؟

3 اقتدار کے ذرائع کیا ہیں؟

## 28.3 اقتدار کی تقسیم کے نظریات

سماجی گروہ کے درمیان اقتدار کی تقسیم سیاست کا ایک اہم پہلو ہے۔ ہم اس سے متعلقہ نظریات پر بحث کرینگے

### 28.3.1 تفاعلی نظریہ (Functional Theory)

تفاعلی نقطہ نظر سماجی نظام کے بارے میں بعض مفروضات پیش کرتا ھے۔ سماجی نظام عام مسلمہ قدروں پر مشتمل ہوتا ہے۔ اور سیاسی نظام سماج کے مقاصد کو حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ کیونکہ یہ مقاصد سماج کے افراد کے ہوتے ہیں اس لئے سماجی اقتدار ان کے حصول کی کوشش کرتا ہے۔ اقتداری تفریقات اجتماعی مقاصد کو موثر طور پر حاصل کرنے کے لئے ضروری ہیں کیونکہ قطعی اقتدار ارکان کے ہاتھوں میں ہوتا ہے اگر قیادت اس کے حصول میں ناکام ہے تو اسے نامنظور کر دیاجائے اس نقطہ نظر کو بہت سادہ قرار دیاگیا ھے۔ کیونکہ

اس میں ان حالات کو پیش نظر نہیں رکھا گیا ہے جو حاوی گروہوں کے مفادات کی نگرانی کرتے ہیں۔

### 28.3.2 مارکسی نظریہ (Marxian Theory)

یہ نظریہ تفاعلی نظریہ کے بالکل برعکس ہے اس کے مطابق تمام درجہ بند سماجوں میں اقتدار اقلیت کے ہاتھ ں ہوتا ہے۔ جو پیداوار کے ذرائع کو کنٹرول کرتا ہے۔ اور اپنے مقاصد کی تکمیل کیلئے اقتدار کا استعمال کرتا ہے۔ اس طریق میں نچلے طبقات کا ا ۔صال کیا جاتا ہے۔ اس طرح کے گروہ غیر قانونی قرار دئے جاتے ہیں کیونکہ وہ جبر کا استعمال کرتے ہیں۔ حاکم طبقہ کا نظریہ ان تمام اداروں کو ۔ یح قرار دیتا ہے۔ تمام قسم کے معاشی، سیاسی اور سماجی عدم مساوات فطری سمجھے جاتے ہیں اور حکمران طبقہ اپنی صحت کے جواز کے لیے مذہب سے مدد لیتا ہے۔ سماجی ارتقا میں ایک ایسا وقت آئے گا جب کہ طبقاتی جد و جہد (حاکم اور محکوم طبقہ کے درمیان) ناگزیر ہوگی۔ اور باآلآخر مزدوروں کا طبقہ کامیاب ہوگا اس کے نتیجہ کے طور پر اقتدار کی مساویانہ تقسیم وجود میں آئے گی۔

### 28.3.3 خواص کا نظریہ (Elite Theory)

خواص کے نظریہ کی تین ذیلی قسمیں ہیں۔

(i) ولفریڈ پیریٹو اور جی۔ موسکا کا خواص کا کلاسیکی نظریہ۔

(ii) سی۔ رائٹ ملز اور فلائڈ ہنٹر کا خواص کا نظریہ جو امریکی مثال پر منطبق ہوتا ہے۔

(iii) خواص کا وہ نظریہ جو کمیونسٹ سماجوں میں پایا جاتا ہے۔

(i) **خواص کا کلاسیکی نظریہ :** پریٹو اور موسکا نے مارکسی نظریہ کو اس بناء پر مسترد کر دیا کہ کمیونسٹ مملکت محض ایک خواب ہے اور کامل مساویانہ معاشرہ محض ایک خوش فہمی ہے۔ معاشی اور سیاسی ڈھانچوں میں تفریقات کے باوجود مملکت دراصل خواص کے ہاتھوں میں ہوتی ہے جو اشخاص کا ایک چھوٹا سا گروہ ہوتا ہے اور اپنی شخصی خصوصیات اور صلاحیتوں کی بناء پر حاکم بن جاتا ہے۔ خواص کا ایک گروہ دوسرے گروہ کی جگہ لے سکتا ہے (جسے خواص کی تبدل پذیری کہا جاتا ہے۔ بہرحال خواص کی حکومت ناگزیر ہے جو باآلآخر عوام پر اثر انداز ہونے والے تمام اہم فیصلے کرتے ہیں اور جس میں عوام کی اکثریت کوئی اختیار نہیں رکھتی۔ اس نظریہ کے ماننے والے جمہوریت، آمریت، کمیونسٹ مملکت، اور جاگیر دارانہ بادشاہت میں زیادہ فرق نہیں پاتے۔

(ii) **سی۔ رائٹ ملس کا خواص کا نظریہ :** سی۔ رائٹ ملس کا خواص کا نظریہ حکومت کرنیوالے خواص کی نفسیاتی خصوصیات کے مطالعہ کی بجائے امریکی سماج کے مطالعہ پر منحصر ہے۔ ملس (Mills) کا خیال ہے کہ امریکی سماج کے اعلی ترین تین اہم ادارے یعنی بڑے کارپوریشن، فوج اور وفاقی حکومت سائز کے اعتبار سے چھوٹے ہوتے ہیں لیکن ان کے مفادات طاقتور ہوتے ہیں۔ ملس کا استدلال ہے کہ قطعی اختیار چند افراد کے ہاتھوں میں ہوتا ہے جو ہزاروں کو کنٹرول کرتے ہیں۔ ایسے چھوٹے الحاقی گروہوں میں اقتدار کا ارتکاز ہوتا ہے۔ جو پوری قوم اور کمیونٹی پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ ملس اس اقلیتی حکمران گروہ کو اقتداری خواص کا نام دیتا ہے۔ کاروباری اور فوجی گروہ سیاست دانوں کے مفادات کی حمایت کرتے ہیں اور سیاست داں دوسرے خواص گروہ کے مفادات کا تحفظ کرتے ہیں۔ حال میں وفاقی حکومتوں نے ریاستوں کی خود اختیاری کو کمزور کر دیا جس کے نتیجہ کے طور پر سیاسی ارتقاء کا ارتکاز عمل میں آیا اور مرکز کی متعینہ فوجی تنظیم نے ریاستی ۔۔ں کی جگہ لے لی اور اس طرح فیصلہ سازی کا ارتکاز عمل میں آیا۔ نتیجہ کے طور پر امریکی سماج خواص کے زیر اثر ہے جس کو غیر معمولی

INSTRUCTIONAL MEDIA CENTRE * MANUU * Hyderabad-34. IMC LIBRARY

اختیارات حاصل ہیں اور جو کسی کو جوابدہ بھی نہیں ہے۔ ملس ڈیموکراٹس اور ری پبلکن میں فرق نہیں پاتا اس کی نظر میں فیصلہ سازی کے امور میں یہ دونوں جماعتیں عوامی مفادات کو نظر انداز کرتی ہیں۔

(iii) کمیونسٹ سماج میں خواص کا نظریہ: بعض سماجیات داں مثلاً بٹامور اور آئرن کا خیال ہے کہ کمیونسٹ سماجوں میں سیاسی اور فوجی طاقت خواص کے ایک چھوٹے سے گروہ کے ہاتھوں میں ہوتی ہے۔ اس میں ایک چھوٹا سا گروہ جو مزدوروں کی حمایت کی وجہ سے اقتدار میں آتا ہے یہ اپنے اقتدار کو منظم کرکے غیر منظم اکثریت کا استحصال کرتا ہے۔ اس کے برعکس ڈیوڈلین کا خیال ہے کہ خواص کی حکومت صرف چند لوگوں کے ہاتھ میں نہیں ہوتی۔ اس کا خیال ہے کہ سائنسدان اور دانشور فیصلہ سازی کے طریق میں کلیدی رول انجام دیتے ہیں۔

### 28.3.4 تکثیری نظریہ (Theory of Pluralism)

اگرچہ مارکس اور دوسرے خواص کے نظریات کے مفکرین کا خیال ہے کہ اقتدار ایک اقلیت کے ہاتھ میں ہوتا ہے۔ تکثیری نظریہ (Theory of Pluralism) کا استدلال ہے کہ اقتدار مختلف گروہوں میں کم و بیش مساویانہ طور پر منقسم ہوتا ہے۔ جدید صنعتی قومیں تفرقات سے عبارت ہوتی ہیں۔ جن میں بیشمار پیشہ وارانہ گروہ ہوتے ہیں جن کی اپنی مضبوط تنظیمیں ہوتی ہیں جن کے ذریعہ وہ اپنے مفادات کی نمائندگی کرتے ہیں اور فیصلہ سازی کے طریق پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ اس میں مختلف تنظیموں کے نمائندے حصہ لیتے ہیں اور اقتدار سماج کے مختلف اداروں میں بٹا ہوا ہوتا ہے۔ نتیجہ کے طور پر صرف کسی ایک طبقہ کے مفادات اہم نہیں ہوتے بلکہ سماج کے مختلف گروہوں کے متصادم مفادات میں توازن برقرار رکھنا پڑتا ہے۔

تکثیری نظریہ کے نقادوں کا خیال ہے کہ (1) سرمایہ دارانہ اور آزاد سماجوں میں حکومت نے بنیادی معاشی ڈھانچوں کو بدلنے کی کوشش نہیں کی اور اکثریتی مفادات کو نظر انداز کردیا۔ (2) ایسے ممالک میں عوامی رائے درحقیقت اکثریت کے اصلی مفادات کی نمائندگی نہیں کرتی بلکہ یہ ایک مغالطاتی شعور کی عکاسی کرتی ہے۔ (3) اس میں پالیسی سازی سرمایہ داروںکے مفادات کے زیر اثر ہوتی ہے نہ کہ مزدوروں اور صارفین کے زیر اثر۔

## 28.4 سیاسی طریق، سماجی اداروں اور ڈھانچہ جاتی عوامل کے درمیان تعلقات

ابتدائی حصہ میں ہم مختلف سماجوں میں کئی نظریات پر بحث کر چکے ہیں جو اقتدار کی تقسیم کے متعلق ہیں۔ اب ہم مختلف سماجی ڈھانچہ جاتی عوامل اور غیر سیاسی ادارے کس طرح سیاسی اداروں کے مختلف پہلوؤں پر اثر انداز ہوتے ہیں ان کا جائزہ لینگے۔ اس حصہ میں ہم سیاسی طریق اور (a) معاشی ترقی (b) تعلیم (c) طبقہ (d) مذہب (e) ذات اور قرابت داری اور (f) مفاداتی گروہ کے درمیان تعلقات کا مطالعہ کریں گے۔

### 28.4.1 معاشی ترقی اور سیاسی نظام

کسی بھی سیاسی نظام اور حکومت کا استحکام اس کے جواز (legitimacy) کی نوعیت پر منحصر ہوتا ہے۔ سیاسی نظام اور حکومت کے

لیے قومی معاشی ترقی اہم جواز رکھتی ہے۔ جمہوریت کے لیے جواز بہت زیادہ اہمیت کا حامل ہوتا ہے کیوں کے اس کا انحصار مطلق العنانی کے بجائے ہم آہنگی پر ہوتا ہے۔ جمہوریت میں اس نظام کی اثر انگیزی اور حکومت کی کارکردگی کو معاشی سرگرمیوں اور قوم کی معاشی ترقی سے تعبیر کیاجاتا ہے۔ مطالعہ سے یہ پتہ چلتا ھیکہ معاشی ترقی کی سطح، جمہوریت اور جمہوری سیاسی نظام کے درمیان قریبی تعلقات پائے جاتے ہیں۔ بعض معاشی ترقی یافتہ ممالک میں سیاسی جماعتوں کا نظام مسابقتی ہوتا ہے جیسے مغربی یوروپ اور شمالی امریکہ کی مثالیں ہیں۔ دوسری طرف ایس۔ ایم۔ لپسٹ کہتا ہے کہ کئی ممالک جہاں کم معاشی ترقی ہوئی ہے وہاں پر روایتی یاجدید آمریت پائی جاتی ہے جیسے مختلف جنوبی امریکی ممالک اور افریقی ممالک ہیں۔

اکثر جمہوریتوں میں حکمراں جماعت کی کارکردگی کا اندازہ وہاں کی معشیت کے مختلف پہلوؤں جیسے افراط زر، بے روزگاری، معیار زندگی، اخرجات زندگی وغیرہ سے لگایاجاتا ہے۔ کئی جمہوریتوں میں نا اہل سیاسی جماعتوں کو اقتدار سے بے دخل کیاجاتا ہے اور کسی دوسری سیاسی جماعت کو بہتر معاشی کارکردگی کی توقع کرتے ہوئے منتخب کرلیاجاتا ہے۔

## 28.4.2 تعلیم اور سیاسی طریق

جمہوریت حکومت کا ایک شرکتی نظام ہے اور اس کی اثر انگیزی سیاسی طریق میں عوام کی زیادہ سے زیادہ رائے دہی۔ عوامی بحث ومباحثہ اور تنقیدیں اور ریفرنڈم جیسے طریق میں شمولیت پر منحصر ہوتی ہے۔ افراد کا اعلیٰ تعلیمی معیار سیاسی طریق میں موثر شمولیت کے لیے اہم شرط کا درجہ رکھتا ہے۔ ملک جتنا تعلیم یافتہ ہوگا وہاں کا پارٹی نظام اتناہی مسابقتی ہوگا۔ تعلیم کے ذریعہ لوگ عقلی بنیاد پر ایک خاص پارٹی کو اقتدار کے لیے منتخب کرتے ہیں۔ مطالعہ سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ اعلیٰ تعلیم کی وجہ سے اعلیٰ جمہوری اقدار اور نسلی اور تمدنی اقلیتوں میں اپنی رواداری کا جذبہ پایاجاتا ہے۔ پھر بھی تعلیم کی وجہ سے سیاسی نظام اور سیاسی طریق پر زیادہ اثرات نہیں پڑتے۔ مثال کے طور پر ہندوستان جیسے کم تعلیم یافتہ ملک میں جمہوریت کا تجربہ کامیاب رہا جب کے دیگر ممالک میں جہاں خواندگی کا اتناہی فیصد ہے وہاں پر جمہوریت کمزور پڑگئی یاپھر وہاں ڈکٹیٹر شپ آگئی۔ مغربی جمہوریت میں اعلیٰ تعلیمی صلاحیت کے افراد سوشلسٹ اور کمیونسٹ سیاسی فلسفہ کی جانب کم راغب ہیں اور ایشیاء اور لاطینی امریکہ اور افریقہ کی قومیں زیادہ تعلیم یافتہ ہیں اور وہ لفٹسٹ (Leftist) کی تائید کرتے ہیں۔

## 28.4.3 طبقاتی سیاست

طبقہ کے اعتبار سے سوائے سوشلسٹ ممالک کے دیگر جمہوری اور ملٹری آمریت کی درجہ بندی ہوتی ہے۔ سیاسی شرکت پذیری کا انحصار افراد کے طبقاتی پس منظر اور جمہوری افراد کے احترام اور ایقان سے ہوتا ہے۔ مطالعہ سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ فرد کا طبقاتی رتبہ جتنا بلند ہوگا اتنی ہی زیادہ اس کی سیاسی شرکت پذیری ہوگی۔ اس طرح شاید اونچے طبقہ سے تعلق رکھنا سیاسی سرگرمیوں میں حصہ لینے کی طرف راغب کرتا ہے۔ (a) ان کی اعلیٰ تعلیمی صلاحیت ان کے سیاسی طریق کے شعور میں اضافہ کرنے اور میکانیت کے بارے میں مدد دیتی ہے (b) کئی جمہوریتوں میں انتخاب کے لیے زیادہ معاشی وسائل کی ضرورت ہوتی ہے اور (c) سیاست میں حصہ لینے پر زیادہ ترغیبات اور زیادہ مواقع حاصل ہوتے ہیں۔

اسی طرح رائے دہی کا برتاو بھی سماجی طبقہ کی حیثیت سے متاثر ہوتا ہے۔ لپسٹ (Lipset) کہتا ہے کہ ہر ترقی یافتہ ملک میں زیادہ نچلا طبقہ بائیں بازو کے نظریات اور پروگرام والی پارٹیوں کو ہی ووٹ دیتا ہے اعلیٰ آمدنی والا طبقہ ان سیاسی جماعتوں کو ووٹ دیتا ہے جو خانگی

ملکیت کے ادارہ اور Conservative Ideology کی تائید کرتے ہیں ۔ بیشتر سماجیات دانوں کا یہ استدلال ہے کہ مغربی جمہوریتوں میں نظریات اور پروگرام سے متعلق مختلف سیاسی پارٹیوں کے درمیان بہت کم اختلافات پائے جاتے ہیں کیوں کہ یہ پارٹیاں خانگی جائیداد کے ادارہ کے بارے میں کم وبیش یکساں نقطۂ نظر رکھتی ہیں ۔ ہندوستانی مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ رائے دہی کا برتاو ذات، مذہب اور معاشی مسائل جیسے عوامل کے زیر اثر ہوتا ہے ۔

## 28.4.4 ذات اور سیاست

ہندوستانی سیاست میں ذات کو ایک اہم مقام حاصل ہے ۔ ذات اور سیاست بڑی حد تک ایک دوسرے کے زیر اثر ہوتے ہیں کیوں کہ یہ مختلف ذات کے افراد پر مشتمل ہوتی ہیں ۔ یہ دیکھا گیا ہے کہ بعض وقت ایک فرد اس لیے منتخب ہوتا ہے کہ اس حلقہ میں اس کی ذات کے افراد کی تعداد زیادہ ہے ۔ بعض لوگوں کے مطابق پنچایت راج کے نفاذ کی وجہ سے ذات پات کے نظام کو نئی جہت ملی ۔ یہ بھی سچ ہے کہ بعض وقت ذاتوں کے درمیان اقتدار کے لیے زیادہ مقابلہ کا سامنا کرنا پڑتا ہے ۔

(1) باا‌ثر ذات (Dominant Caste) ۔ ایم ۔ این ۔ سری نواس نے ہندوستان میں سیاسی طریق کا جائزہ لینے کے لیے باا‌ثر ذات کا تصور پیش کیا ہے ۔ باا‌ثر ذات وہ ہے جو اونچی رسمی حیثیت، زیادہ تعداد اور سیاسی اقتدار سے عبارت ہوتی ہے اور مقامی اور علاقائی اعتبار سے تعدادی لحاظ سے کوئی تناسب نہیں پایا جاتا ۔ ذات مختلف قسم کے سیاسی عمل کے لئے اور خاص طور پر درج فہرست اور پس ماندہ طبقات کی جدوجہد کا نقطہ بن چکی ہے ۔ ہندوستانی سیاست میں یہ اسقدر جڑ پکڑ گئی ہے کہ مختلف پارٹیوں میں انتخاب کے لیے نمائندوں کا انتخاب ذات کے زیر اثر ہوتا ہے ۔ یہ بھی صحیح ہے کہ ریاستی سطح پر وزارتیں بھی ذات کی بنیاد پر دی جاتی ہیں ۔ کئی ذات کے گروہ اپنے آپکو ایک انجمن سے وابستہ کرتے ہیں جو کئی اہم سیاسی فرائض انجام دیتے ہیں ۔ حالیہ دور میں اس طرح کی انجمنیں کل ہند سطح پر ابھری ہیں جہاں ذیلی ذات، علاقائی لسانی اختلافات کو نظر انداز کیا جاتا ہے یہ مفاداتی گروہ بن جاتے ہیں ۔

جیسا کے پہلے بتایا گیا ہے کہ کوئی بھی بڑی سیاسی جماعت کو کسی ایک ذات کی حمایت حاصل نہیں ہوتی بلکہ بعض سیاسی جماعتیں دوسری خاص ذاتوں کی مدد حاصل کرتی ہیں ۔ ان میں سے بعض کے رجحانات عارضی نوعیت کے ہوتے ہیں اور ایک طویل عرصہ بعد تبدیل بھی ہوسکتے ہیں ۔

ہندوستان میں بعض سیاسی پارٹیاں خاص طور پر شودر ذات کے مفادات کے تحفظ کے لیے وجود میں آئی ہیں جیسے جنوبی ہند کی انصاف پارٹی، ڈی ۔ ایم ۔ کے پارٹی مخالف برہمن نظریہ کے ساتھ تشکیل پائی ہیں ۔ ہندوستان کی ری پبلکن پارٹی کو درج فہرست ذاتوں کا تعاون حاصل ہے ۔ اس طرح کئی مثالیں دی جاسکتی ہیں جس سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کے ہندوستانی سیاسی جماعتوں کی تنظیم ذات کی بنیاد پر ہوئی ہے ۔

## 28.4.5 علاقہ اور سیاست

مختلف علاقوں کے درمیان، تمدن، معاشی ترقی، وغیرہ کی وجہ سے مختلف سیاسی جماعتوں اور تحریکات کا ظہور ہوا جنہوں نے بیشتر وسائل اور علحدہ ریاست کے مطالبہ پر زور دیا ۔ مہاراشٹرا میں شیوسینا اور ودربھا تحریک، آندھراپردیش میں تلنگانہ تحریک اسکی مثالیں ہیں ۔ اس طرح ان تحریکات نے سیاسی پارٹیوں کی شکل میں مختصر مدت کے لئے عوامی مقبولیت حاصل کی ہے ۔

ملک میں حالیہ سیاسی صورتحال دوطرح کے رجحانات کی عکاسی کرتی ہیں (a)علاقائی جماعتوں کا بہ حیثیت ایک سیاسی قوت کے ظہور پذیر ہونا۔(b). بعض قومی سیاسی پارٹیوں کی مقبولیت میں کمی ہونا۔ ان دو رجحانات کا ایکدوسرے سے آپسی ربط ہے۔

### 28.4.6 مفاداتی گروہ اور سیاست

آزاد سماج کی ایک اہم خصوصیت مفاداتی گروہ کی تشکیل اور کارکردگی ہے۔ ابتداء میں ہم اس اکائی میں اقلیتی خواص کے سیاسی اثر کی روک تھام میں مفاداتی گروہ کے رول پر بحث کرچکے ہیں ۔ عصری سماجوں کو مختلف پیشہ وارانہ گروہوں جیسے ٹریڈیونین اور مختلف قسم کے سماج مرکزی انجمنوں میں تقسیم کیاگیا ہے ۔بعض اوقات مذہبی گروہوں کو بھی مفاداتی گروہوں سے تعبیر کیا جاتا ہے جب وہ حکومت سے بعض سماجی اور مذہبی رعایتوں کا مطالبہ کرتے ہیں۔ صنعتکار ،تاجر،کسان بھی مفاداتی گروہ کی تشکیل کرتے ہیں۔ سیاسی جماعتوں اور حکومتوں پر ایسی پالسیوں کو روبہ عمل لانے کے لیے دباؤ ڈالتے ہیں جو ان کے لیے فائدہ مند ہوتے ہیں ۔ جمہوری نظام میں سیاسی جماعتیں چاہے کونسا بھی نقطہ نظر رکھتی ہوں ان کو مفاداتی گروہوں کے مطالبات کی تکمیل کرنی چاہیے ۔

## اپنی معلومات کی جانچ کیجیے۔

4۔ سیاسی نظام کس طرح جواز حاصل کرتے ہیں ؟

5 ۔اقتدار کی تقسیم سے متعلق مختلف نظریات کیا ہیں ؟

6 ۔ صحیح ہے یا غلط بتلایئے ۔

1۔کسی بھی سیاسی نظام اور حکومت کا استحکام اس پر ہے جو وہ حاصل کرتے ہیں ۔ (  ) (  )

2۔ جمہوریت میں جواز اہمیت رکھتا ہے ۔ (  ) (  )

3۔ جمہوریت حکومت کا شرکتی نظام نہیں ہے ۔ (  ) (  )

4۔ ان ممالک میں جہاں معاشی ترقی کم ہے وہاں یا تو روایتی یاجدید آمریت پائی جاتی ہے ۔ (  ) (  )

5۔ رائے دہی کا جائزہ سماجی طبقاتی حیثیت سے متاثر نہیں ہوتا۔ (  ) (  )

7 با اثر ذات کی تعریف کیجیے ؟

## 28.5 خلاصہ

اس اکائی میں ہم سماج اور سیاست کے درمیان تعلقات کے بارے میں پڑھ چکے ہیں۔ وسیع معنوں میں سیاسی سماجیات میں اقتدار کا مطالعہ کیاجاتا ہے۔ اقتدار مخالفت کے باوجود بھی کسی فرد کی خواہشات کی تکمیل کی صلاحیت کانام ہے جب اختیار، لوگوں کے ذریعہ جواز حاصل کرلیتا ہے تو اسے اقتدار کہتے ہیں۔ روایتی، عقلی، قانونی اور کرشماتی اقتدار کے تین اہم ذرائع ہیں۔ سیاسی نظام روایتی اختیارات یا عقلی۔قانونی کرشماتی اختیارات کے ذریعہ جواز حاصل کرتا ہے۔

ہم اقتدار کی تقسیم کے کئی نظریات کا بھی مطالعہ کرچکے ہیں کہ مختلف ڈھانچہ جاتی عوامل اور غیر سیاسی ادارے، سیاسی اداروں کے مختلف پہلوؤں پرکیسے اثرانداز ہوتے ہیں۔

## 28.6 کلیدی الفاظ

بااثر ذات: بااثر ذات وہ ہے جو اعلیٰ رسمی حیثیت، عددی طاقت اور سیاسی اقدار سے عبارت ہوتی ہے۔اور مقامی اور علاقائی سطح پر عددی طاقت کے لحاظ سے عدم تناسب پایاجاتاہے۔

## 28.7 سفارش کردہ کتابیں

Vidya Bhushan and Sachdeva : Introduction to Sociology
Harry M. Johnson : Sociology

## 28.8 نمونہ امتحانی سوالات

I مندرجہ ذیل ہر سوال کا جواب 30سطروں میں لکھیے۔

1۔ اقتدار اور جواز کے درمیان تعلق پر بحث کیجیے

2۔ خواص کے نظریہ کی تشریح کیجیے جو امریکہ میں منطبق ہوتی ہے۔

3۔ تکثیری نظریہ کا جائزہ لیجیے۔

4۔ سیاست اور قرابت داری کے درمیان تعلق کی وضاحت کیجیے۔

II۔ مندرجہ ذیل ہر سوال کا جواب 15 سطروں میں لکھیے ۔

1۔ مارکسی نظریہ اقتدار پر بحث کیجیے ۔

2۔ معاشی ترقی اور سیاسی نظام کے درمیان تعلق کی تشریح کیجیے ؟

3۔ طبقہ، سیاست پر کیسے اثر انداز ہوتا ہے ؟

4۔ مذہب اور سیاست کے درمیان کیا تعلق ہے ؟

## 28.9 اپنی معلومات کی جانچ: نمونہ جوابات

1۔ اقتدار سے مراد وہ صلاحیت ہے جو مخالفت کے باوجود کسی فرد کی خواہشات کی تکمیل کرتی ہے ۔

2۔ جب دوسروں کے ذریعے اختیار کو جائز مانا جاتا ہے تو اسکو اقتدار کہتے ہیں ۔

3۔ میکس ویبر کے مطابق اقتدار کے تین ذرائع ہیں :۔

(1) روایتی (2) عقلی ۔ وقانونی اور (3) کرشماتی ۔

4۔ سیاسی نظام ان میں سے ایک کے ذریعہ جواز حاصل کرتا ہے

(1)۔ روایتی اقتدار (2)۔ عقلی ۔ قانونی اقتدار (3) کرشماتی اقتدار

ضروریات کی تسکین اور توقعات کی تکمیل کے ذریعہ سماج کے بڑے گروہ پایہ دار استحکام پاتے ہیں ۔

5۔ (1) تفاعلی نظریہ (2) مارکسی نظریہ (3) تکثیری نظریہ

6۔ 1۔ صحیح

2۔ صحیح

3۔ صحیح

4۔ صحیح

5۔ صحیح

7۔ بااثر ذات اعلا رسمی حیثیت، بھاری تعداد اور مقامی اور علاقائی سطح پر سیاسی اقتدار پاتی ہے جو عددی اعتبار سے غیر متوازن ہوتی ہے ۔

مترجم : محترمہ صابرہ سلطانہ

INSTRUCTIONAL MEDIA CENTRE • MANUU • IMC LIBRARY • Hyderabad-34.

# بلاک XI

## مذہبی اور تعلیمی ادارے

اکائی 29 مذہب کی خصوصیات اشکال اور فرائض
اکائی 30 تعلیمی اداروں کے فرائض

# اکائی 29 مذہب کی خصوصیات، اشکال اور فرائض

ساخت۔


29.0 مقاصد

29.1 تمہید

29.2 مذہب کی تعریف

29.2.1 مذہب کے عناصر

29.3 مذہبی تنظیمیں

29.4 مذہب کی خصوصیات

29.4.1 مذہب ایک گروہی مظہر ہے

29.4.2 یہ تقدس اور مافوق الفطرت قوتوں سے تعلق رکھتا ہے

29.4.3 مذہب عقائد پر مشتمل ہوتا ہے

29.4.4 مذہب عبادات و رسومات کا مجموعہ ہوتا ہے

29.4.5 مذہب کے اخلاقی مضمرات ہوتے ہیں

29.4.6 مذہب کا تعلق جذبات سے ہوتا ہے

29.5 مذہب کی اشکال

29.5.1 توہم پرستی

29.5.2 روح پرستی

29.5.3 جادو

29.5.4 مذہب کے جادو کے درمیان فرق

29.5.5 جادو اور سائنس

29.5.6 مذہب کے سماجی فرائض

29.5.7 شئے پرستی

29.6 مذہب کے سماجی فرائض

29.6.1 مذہب سماجی یکجہتی کا ذریعہ ہے

29.6.2 مذہب تصادم کا سبب ہوتا ہے

29.6.3 معروضی تجربات کے معنی

29.6.4 مذہب تسلی کا ایک ذریعہ ہوتا ہے

29.6.5 مذہب اور نامعلوم

29.6.6 مذہب سماجی کنٹرول کا ایک ذریعہ ہے

29.6.7 مذہب کا اقداری فریضہ

29.6.8 یہ جمالیاتی جذبہ کو ابھارتا ہے

29.6.9 یہ سماجی بھلائی کا ذریعہ ہوتا ہے

29.6.10 یہ اخلاقی اقدار کو مضبوط کرتا ہے

29.7 خلاصہ

29.8 کلیدی الفاظ

29.9 سفارش کردہ کتابیں

29.10 نمونہ امتحانی سوالات

29.11 اپنی معلومات کی جانچ : نمونہ جوابات


## 29.0 مقاصد

اس اکائی کا مقصد آپ کو سماجیاتی اعتبار سے مذہب کے معنی سے واقف کروانا اور مذہبی اداروں کی خصوصیات، اشکال اور فرائض پر بحث کرنا ہے۔

اس اکائی کو مکمل کرلینے کے بعد آپ اس قابل ہوجائیں گے کہ۔

- مذہب کے معنی پر بحث کرسکیں
- مذہب کے خصوصیات پر بحث کرسکیں
- مذہب کے فرائض کی تشریح کرسکیں
- مذہب کی مختلف اشکال کی وضاحت کرسکیں۔

## 29.1 تمہید

مذہب ایک اہم سماجی ادارہ ہے۔ اس اکائی میں ہم سماجیاتی نقطہ نظر سے مذہب کے مفہوم کو سمجھنے کی کوشش کرینگے۔ اور اس کی خصوصیات اشکال اور فرائض کا جائزہ لیں گے۔

## 29.2 مذہب کی تعریف

مذہب کی کسی ایک جامع تعریف پر مفکرین کا اتفاق نہیں ہے جو ہر ایک کو مطمئن کرسکے۔ کیونکہ تاریخ کے ساتھ مذہب مختلف جہتوں میں ارتقاء پذیر رہا ہے اور تمدنی اعتبار سے بھی اس کی مختلف شکلیں رہی ہیں۔ اکثرلوگ یہ سمجھتے ہیں کہ ان کا مذہب ہی سچا ہے جبکہ

تمام دیگر مذاہب یا تو غیر مذہبی ہیں یا توہمات کا ایک مجموعہ ہیں یا پھر یہ مخالف مذہبی ہوتے ہیں ان کا یہ خیال ہوتاہیکہ ان کا مذہب ، تمام مذاہب سے اعلا تر ہے ۔ ہیری ایم جانسن نے مذہب کی تعریف کرنے میں دقت محسوس کی ہے ۔ وہ کہتا ہیکہ مذاہب، عقیدہ اور عمل کے اعتبار سے مختلف ہوتے ہیں کہ ان کو بیان کرنا دشوار ہوجاتا ہے اور مذہب کی کوئی بھی تعریف ناکافی معلوم ہوتی ہے ۔ اس طرح سماجی مفکروں کے عقائد کے مطابق مذہب کی کئی تعریفات ہیں ۔ اس پس منظر میں غیر جانبدارانہ وضاحت کے لئے مذہب کی چند تعریفات کا جائزہ لیں گے ۔ درکھیم نے اپنی کتاب "مذہبی زندگی کی بنیادی شکل" (The Elementary forms of Religious Life) میں مذہب کی قابل عمل صراحت کی ہے

اس کے خیال میں زندگی کے مختلف پہلو جدا جدا ہوتے ہیں مثلاً ۔ افکار ، اعمال ، اشیاء وغیرہ اور ان تمام پہلوؤں کو دو زمروں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے ۔ مقدس اور حادی مذہب میں مقدس اشیا کو ایک علاحدہ منفرد حیثیت دی گئی ہے ۔ جبکہ دوسری تمام مادی اشیاء زندگی کے تمام معاملات سے تعلق رکھتی ہیں ۔ ایک ایسی شئے جو کسی خاص سماج میں مقدس تصور کی جاتی ہے ، ہو سکتا ہے کہ دوسرے سماج میں اسے یہ مقام نہ حاصل ہو تقدس کسی شئے کی نجی خصوصیت نہیں ہوتی بلکہ اسکا تعلق سماجی اقدار سے ہوتا ہے ۔ جو کسی شئے سے منسوب کی جاتی ہیں ۔ درکھیم کی تعریف اسی امتیاز پر مبنی ہے اس نے مذہب کی حسب ذیل تعریف کی ہے

مذہب عبادات اور عقائد کا ایک ایسا نظام ہے جس کا تعلق مقدس اشیا و عقائد اور اعمال سے ہے جو کسی سماج میں ایک متحد اخلاقی کمیونٹی کی تشکیل کرتا ہے جسے چرچ کہا جاتا ہے ۔ مذہب اپنے ماننے والوں کی ضروریات کی تکمیل کرتا ہے ۔

جیمس جی ، فریزر کی رو سے یہ ایسی طاقتوں پر اعتقاد ہے جو انسان سے بالاتر ہوتی ہیں اور جن کے بارے میں یہ سمجھا جاتا ہے کہ وہ انسانی فطرت اور زندگی کو کنٹرول کرتی ہیں ۔ اور اسے جہت عطا کرتی ہیں ، شیورڈ ، اوڈم اور برٹن کے خیال میں یہ اقدار کا ایسا نظام ہوتا ہے جو انسان کی حق کی تلاش میں اس کے برتاؤ سے متعلق ہوتا ہے اس کا تعلق مظاہرہ کی حقیقت کی تلاش ہوتا ہے اور اس کے ذریعہ زندگی کے مقصد ، موت اور دوسری دشواریوں کا حل تلاش کیا جاتاہے یہ تمام امور مذہبی برتاؤ کی اساس ہوتے ہیں ۔ ہیری ، ایم ، جانسن کا خیال ہیکہ مذہب ایک کم و بیش عقائد اور عبادات کا مربوط نظام ہوتا ہے جو مافوق الفطرت اشیاء ، قوتوں ، مقامات اور دوسری چیزوں سے متعلق ہوتا ہے ۔

## 29.2.1 مذہب کے عناصر

مندرجہ بالا تعریفات کے مطالعہ سے یہ بات واضح ہوتی ہیکہ مذہب کی مختلف اشکال میں بعض مشترک عناصر پائے جاتے ہیں جن پر ذیل میں بحث کی گئی ہے ۔

زیادہ تر مذہب فرد کے اس رجحان کی ترجمانی کرتے ہیں جسکے ذریعہ وہ اشیاء ، خیالات اور انسانوں یا جانوروں سے تقدس پیدا کرتا ہے ۔ تقدس دینا کے تمام مذاہب کے قیام کا اہم محرک ہے ۔ جو چیز مقدس سمجھی جاتی ہے وہ عقید تمندوں کے ذہنوں میں وقار کو بلند کرتی ہے اور احترام کا رجحان بڑھاتی ہے ۔ اور وہ بہت زیادہ عزت اور خوف کا جذبہ پیدا کرتی ہے ۔ تقدس ، افادی اور عقلی اعتبار سے نظریاتی نہیں ہوتا یہ احساسات اور جذبات پیدا کرتا ہے اور یہ ناقابل تنقید تصور کیا جاتا ہے ۔

تمام مذاہب میں رسومات ہوتے ہیں جو عقائد کا خارجی علاماتی اظہار ہوتے ہیں ۔ آباء و اجداد کی ارواح کو غذا کی پیش کشی ، بارش کا رقص ، سونے سے پہلے خاموش دعا ، یہ رسومات کی مثالیں ہیں ۔ یہ عقیدہ ہوتا ہیکہ رسومات میں طاقت ہوتی ہے اور یہ نتیجہ خیز ہوتے ہیں ۔ اس سے خوف اور احترام کا احساس پیدا ہوتا ہے ۔ رسومات گروہی اتحاد کو بڑھاوا دیتے ہیں ۔ اکثر مذاہب میں عقائد کا نظام ہوتا ہے جنھیں اہم سمجھا جاتا ہے کیونکہ یہ مذہبی برتاؤ اور احساسات کی بنیاد ہوتے ہیں ۔ لوگ اپنے برتاؤ میں مذہبی عقائد کے بارے میں سنجیدہ ہوتے ہیں ۔

## اپنی معلومات کی جانچ کیجیے۔

1 مذہب کی تعریف کیجیے

2 مذہب کے عناصر کونسے ہیں۔

## 29.3 مذہبی تنظیمیں

تمام مذاہب میں ایک تنظیم ہوتی ہے جو مذہب کے تسلسل کو بڑھاتی ہے ۔ مذہبی تنظیمیں مذہبی معلومات بڑھاتی ہیں ۔ اور اس میں مسلسل نئے ارکان کو شامل کرواتی ہیں ۔ یہاں یہ بات قابل غور ہے کہ مذہبی تنظیموں کی نوعیت ایک سماج سے دوسرے سماج میں مختلف ہوتی ہے اور بعض وقت ایک ہی سماج میں بھی یہ مختلف ہوتی ہے ۔ سماجی سائنسداں مذہبی تنظیموں کے اشکال کے درمیان فرق کرتے ہیں جیسے چرچ ،فرقہ(ویبر 1947ء)۔

شیپرڈ (Shepherd) اوڈم (Odom). اور برٹن کے مطابق چرچ ،فرقہ اور مسلک مذہبی تنظیموں کی بنیادی قسمیں ہیں ۔ کلیسا اور فرقہ چرچ کی ذیلی قسمیں ہیں ۔ وسیع معنوں میں چرچ ایک مستحکم و مستقل مذہبی گروہ ہے ۔ یہ ایک منظم مرکزی مذہب یا سماج کے مذہب کی حیثیت رکھتا ہے چاہے وہ سماج ایک قدیمی ہو یا قبیلہ ہو یا جدید صنعتی قوم۔

### مذہبی کونسل ،فرقہ اور مسلک میں فرق

مذہبی کونسل اور فرقہ میں بڑا فرق ان کے سماج کے سیاسی ڈھانچہ کے تعلقات کی بنیاد پر کیا جاتا ہے ۔ مذہبی کونسل ایک مذہبی تنظیم کی شکل ہے اور ان سماجوں میں پائی جاتی ہے جہاں سیاسی اور مذہبی ادارے قریبی تعلق رکھتے ہیں جبکہ فرقہ ان سماجوں میں پایا جاتا ہے جس میں مذہب اور مملکت علاحدہ ہو ۔ مذہبی کونسل کا تصور قرون وسطی کے یوروپی چرچ میں پایا جاتا تھا ۔ یہ ایک مثالی قسم ہے ۔ قرون وسطی کے رومن کیتھولک چرچ اس قسم کی مذہبی تنظیم کے بہت قریب تھے ۔ مذہبی کونسل ایک بڑی مذہبی تنظیم ہے جو تمام یا کم و بیش تمام سماج کے افراد پر محیط ہوتی ہے ۔ یہ قدامت پسند نظام سیکولر مملکتی اقدار سے مربوط ہوتا ہے ۔ اس کی تنظیم یا تو قومی بھی ہو سکتی ہے اور بین الاقوامی بھی اس کی یہ کوشش ہوتی ہے کہ سیاسی اقتدار کے تعاون سے پوری آبادی پر حاوی رہے ۔ فرقہ کافی بڑا متحد اور مرکوز گروہ ہوتا ہے یہ مذہبی کونسل اور ذیلی فرقہ کے درمیان ہوتا ہے مذہبی کونسل کے برخلاف یہ نہ تو کنٹرول حاصل کرنا چاہتا ہے اور نہ کسی علاقہ کی اجارہ داری ۔ چرچ اور فرقہ کے درمیان سب سے بڑا فرق یہ ہے کہ فرقہ ایک ہی چرچ میں دوسرے فرقہ سے اصولوں میں مختلف ہوتا ہے ۔

چرچ اور فرقہ دونوں ذیلی فرقہ سے مختلف ہوتے ہیں ذیلی فرقہ چھوٹا ، منتشر اور نسبتاً غیر منظم ہوتا ہے ۔ ذیلی فرقہ کے عقائد کا نظام ہمارے مذہبی کتابوں کی تشریح پر منحصر ہوتا ہے جو دوسری مذہبی تنظیموں سے مختلف ہوتے ہیں، خاص طور پر ان امور میں جن کی بنیاد پر ذیلی

فرقوں میں فرق سمجھا جاتا ہے۔

مسلک ایک چھوٹی کمیاب اور کم و بیش غیر تشکیل شدہ مذہبی تنظیم ہے۔ اس کی نوعیت عارضی ہوتی ہے۔ مسلک چرچ سے کافی مختلف ہوتا ہے یہ خانگی ہوسکتا ہے اور اس کا دائرہ صرف کسی خاندان یا چھوٹے سے گروہ تک محدود ہوسکتا ہے۔ مسلک کے عقائد چرچ اور فرقہ کے عقائد سے بالعموم متصادم رہتے ہیں۔ یہ بالعموم جذباتی، رسوماتی، اور تصوفانہ ہوتا ہے مسلک عام طور سے شہروں میں پایا جاتا ہے اور ایسے لوگ جو اجنبیت اور ذہنی الجھنوں کا شکار ہوتے ہیں مسلک پسند ہوتے ہیں۔

یہ بات بتائی جاچکی ہے کہ مسلک اور ذیلی فرقے فرقوں کی شکل اختیار کرسکتے ہیں اور کرشماتی شخصیتوں کے زیر اثر یہ فرقوں اور چرچ سے بھی مربوط ہوسکتے ہیں۔ میکس ویبر کے مطابق کرشماتی عمل وہ طریق ہے جس میں کسی مذہبی تنظیم کی قیادت چند کرشماتی شخصیتوں سے نکل کر وسیع تر افراد میں منتقل ہوسکتی ہے جو سرکاری حیثیتوں کے حامل ہوں۔

## اپنی معلومات کی جانچ کیجیے۔

3 مذہبی تنظیموں کے فرائض کیا ہیں؟

______________________________________________

4 مذہبی تنظیموں کی مختلف قسمیں کونسی ہیں؟

______________________________________________

5 چرچ کی ذیلی قسمیں کونسی ہیں؟

______________________________________________

6 مذہبی کونسل اور فرقہ سے کیا مراد ہے؟

______________________________________________

## 29.4 مذہب کی خصوصیات

مذہب کی اہم خصوصیات حسب ذیل ہیں۔

### 29.4.1 مذہب ایک گروہی مظہر ہے

مذہب کو گروہی مظہر کہنا دو طرح سے اہم ہے وہ کیا کہتا ہے اور کیا نہیں کہتا اور اس میں کیا شامل نہیں ہے جو چیز اس میں شامل نہیں ہے وہ اس کا انفرادی پہلو ہے۔ یقیناً مذہب کئی اعتبار سے ایک انفرادی معاملہ ہے اس میں شخصی خیالات اور جذبات شامل ہیں۔ مذہب بالکلیہ شخصی عقائد کا معاملہ ہے یا پھر افراد کو یہ آزادی ہوتی ہے کہ وہ اپنی پسند کے مذہبی نظام کو اختیار کریں۔

## 29.4.2 یہ تقدس اور مافوق الفطرت قوتوں سے تعلق رکھتا ہے

تمام غیر مذہبی سماجی ادارے دینوی اور سیکولر انداز سے کام کرتے ہین اور ان کا تعلق فرد کی روز مرہ زندگی سے ہوتا ہے مثال کے طور پر خرید و فروخت، شادی بیاہ، طلاق، پیدائش (خاندان سے متعلق) قانون اور تعلیم کا تعلق دینوی امور سے ہے ۔ مذہب کا انحصار تقدس پر ہوتا ہے جو کہ رڈلف آٹو (Rudolf Otto) کے مطابق مقدس کہلاتا ہے ۔ مذہب کے اظہار کا آفاقی طریقہ احترام اور خوف سے عبارت ہوتا ہے اور معمولی اور دنیوی معاملات میں فرق کرتا ہے ۔

## 29.4.3 مذہب عقائد پر مشتمل ہوتا ہے

یہ خصوصیت تقدس اور مافوق الفطرت قوت کی توسیع ہے ۔ماحول اور تجربات مذہب کا جواز بناتے ہیں ۔ مذہبی گروہ اپنی اپنی توضیحات پیش کرتے ہیں اور حقائق کے بارے میں عقلی استدلال وضع کرتے ہیں جو بالآخر عقائد کا ایک مجموعہ بن جاتا ہے

ہر بڑے مذہب کی ایک مقدس کتاب ہوتی ہے جو کچھ سکھاتی اور افراد کے عقائد کا تعین کرتی ہے اس کے علاوہ ہر مذہب کے عقائد ہوتے ہیں جو ان کی بنیادی مسلمہ کتابوں میں محفوظ ہوتے ہیں ۔ جہاں تک فرد کا تعلق ہے گروہی عقائد ان معیارات کے تحت آتے ہیں جو گروہ کے لیے مسلمہ حیثیت رکھتے ہیں ۔ دوسرے الفاظ میں معیارات صرف یہ نہیں بتاتے کہ کسی گروہ کے افراد کس طرح برتاؤ کرنا چاہتے ہیں بلکہ وہ ان سے عقیدہ کی توقع بھی رکھتے ہیں ۔ گروہ کے عقائد خاص طور پر مقدس اور مافوق الفطرت قوتوں سے تعلق رکھتے ہیں ۔

## 29.4.4 مذہب عبادات و رسومات کا مجموعہ ہوتا ہے

کسی بھی مذہب کا اہم فریضہ رسومات کی انجام دہی اور دیگر اعمال کو انجام دینا ہے جو عقائد سے متعلق ہوتے ہیں ۔ رسومات عقائد کا ظاہری اظہار ہیں جیسے آباواجداد کو غذا پیش کرنا وغیرہ یہاں یہ جاننا ضروری ہے کہ اس عمل کے پس پردہ کوئی مذہبی حقیقت نہیں ہے کوئی عمل یا عبادت اس وقت مذہبی ہوجاتی ہے جب گروہ اس کو اس انداز سے اپناتا ہے ۔

## 29.4.5 مذہب کے اخلاقی مضمرات ہوتے ہیں

یہ مذہب کی عام خصوصیت ہے مذہب اپنے ماننے والوں پر ہر جگہ مجوزہ طریقوں کے مطابق عمل پیرا ہونے کی تلقین کرتے ہوئے اثر انداز ہوتا ہے ۔ مذہب اعلا اخلاقی بنیاد کا اہم ذریعہ ہے ۔

## 29.4.6 مذہب حقیقت میں ایک جذباتی معاملہ ہے

کئی مفکرین کا خیال ہے کہ مذہب کی بنیاد نہ تو علمی ہے اور نہ ہی برتاوی ہے بلکہ یہ معاملہ احساسات اور جذبات کے دائرہ میں داخل ہے ۔



INSTRUCTIONAL MEDIA CENTRE * MANUU * Hyderabad-34.
IMC LIBRARY

## اپنی معلومات کی جانچ کیجیے۔

7 کرشمہ کی عمل آوری کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

8 مذہب کی اہم خصوصیات کیا ہیں؟

## 29.5 مذہب کی اشکال

مذہب کے تصور کو سمجھنے کے لیے ذیل میں مذہب کی مختلف اشکال پر بحث کی گئی ہے:

### 29.5.1 توہم پرستی

توہم پرستی، مافوق الفطرت قوتوں شگون، پیش گوئی، جادو وغیرہ سے متعلق ایک جاہلانہ اور غیر عقلی عقیدہ ہے۔ اس کو اکثر و بیشتر صحیح بھی مانا جاتا ہے۔ مثال کے طور پر بعض طلباء کو یہ بھروسہ ہوتا ہے کہ اگر وہ ایک خاص قلم سے لکھیں تو وہ امتحان میں کامیاب ہوجائیں گے۔ بالکل اسی طرح ہفتہ کا دن اچھا نہیں ہوتا اس لیے اس دن عورت کو اپنے شوہر کے گھر جانے نہیں دیا جاتا اس طرح کی توہمات ہندومت میں موجود ہیں۔

### 29.5.2 روح پرستی

ٹیلر (Taylor) کے مطابق یہ روح میں عقیدہ کا نام ہے اس لئے اس کا نام روح پرستی ہے۔ روح پرستی انسان کا ابتدائی مذہب تھا اس عقیدہ کے مطابق تمام چیزیں دونوں جاندار اور بے جان، مستقل یا عارضی طور پر روحوں کے زیر اثر ہوتی ہیں۔ روح کے تصور نے سب

سے پہلے مذہب کو بڑھاوا دیا روحیں دوسری مخلوق سے مختلف ہوتی ہیں۔ دوسرے الفاظ میں اس عقیدہ کے مطابق ارواح کا ہر انسان کے جسم میں وجود ہوتا ہے۔ تمام سرگرمیوں کے پس پردہ روح بڑی محرک ہوتی ہے۔ ایک عقیدہ یہ بھی ہے کہ روحیں اتنی طاقتور ہوتی ہیں کہ وہ افراد کی زندگی پر اثر انداز ہوتی ہیں وہ اشیاء جن پر روحوں کا قبضہ ہوتا ہے ان کی پرستش کی جاتی ہے اور ان کو خوف یا احترام سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ روح پرستی کا اہم عنصر روح ہے۔ روح بلالحاظ وقت اور جگہ ادھر ادھر گھومتی رہتی ہے۔ اس طرح یہ مردوں کی ارواح کے عقیدہ کی بنیاد بنتا ہے۔

### 29.5.3 جادو

جادو سے رسوماتی طریقوں کے اطلاق کے ذریعہ مافوق الفطرت طاقتوں کو قابو میں کیا جاتا ہے یا ان پر کنٹرول کیا جاتا ہے تاکہ مرضی کے مطابق نتائج حاصل کیے جاسکیں۔ مفروضہ یہ ہے کہ رسم کی صحیح ادائی یا جادوئی فارمولہ کے صحیح استعمال سے مرضی کے مطابق نتائج حاصل کرسکتے ہیں۔ مذہب اور جادو مطابقت کے دو طریقے ہیں ان کا مقصد فرد کو بحرانی صورتحال سے نکالنے اور اس کے مشکلات کو حل کرنے میں مدد دیتا ہے۔ اگرچہ یہ دونوں طریقے ساتھ ساتھ وجود میں آئے ہیں لیکن جادو کا طریقہ مذہبی طریقہ سے زیادہ قدیمی ہے۔ قدیمی سماجوں میں جادو بہت منظم تھا اور جادو گر کو ایک خاص حیثیت حاصل ہوتی تھی۔ اسے سماجوں میں جادوگر کا رول مذہبی اور طبی ماہر سے کچھ مختلف نہیں تھا جہاں مذہب اور سائنس انسانی مسائل کو حل کرنے میں ناکام ہوجاتے ہیں تو وہاں جادو کو اس کا نعم البدل سمجھا جاتا ہے۔

جادو کی قسمیں سفید جادو اور کالا جادو۔

فرنیزر (Fraser) کے مطابق جادوئی فارمولہ مندرجہ ذیل اصولوں پر منحصر ہوتا ہے۔

(1) مشابہہ سے مشابہہ پیدا ہوتا ہے۔ (2) ایک بار ربط سے ہمیشہ ربط رہتا ہے

ان کرشمات پر قوانین سے زیادہ یقین کیا جاتا ہے۔ فرنیزر نے پہلے اصول کو مشابہت کا قانون کہا ہے وہ مصالحانہ جادو، تقلیدی جادو یا Mimetic Magic سے متعلق ہوتا ہے۔ تاثری جادو اس عقیدہ سے متعلق ہوتا ہے۔ کہ کسی چیز پر جو جادوئی مشق کی جاتی ہے یا کسی خاص حالات میں اس کا اثر دوسری شئے یا دوسرے حالات پر ہوتا ہے ایسا اس لیے ہوتا ہے کہ دونوں اشیاء ایک دوسرے سے مشابہت رکھتے ہیں۔ اس جادو میں متعدی جادو اور تقلیدی جادو شامل ہیں۔ فرنیزر نے جادو کی تمام قسموں کو تاثری جادو کا نام دیا ہے۔ کیوں کہ ایسا سمجھا جاتا ہے کہ یہ سبب اور اثر کے درمیان تاثر کے اصول پر منحصر ہوتا ہے۔ پتلا جلانا تقلیدی جادو کی دوسری شکل ہے۔ یہ عقیدہ ہے کہ جب کسی فرد کے پتلے کو جلایا جاتا ہے تو اس فرد کو بھی اسی طرح تکلیف ہوتی ہے۔ فرنیزر کے مطابق دوسرا قانون ربط کا قانون کہلاتا ہے جو متعدی جادو سے متعلق ہوتا ہے یہ تاثری جادو کا ایک طریقہ ہے جو اس مفروضہ پر منحصر ہے کہ ایک دفعہ اشیاء ایک دوسرے کے ساتھ ربط میں تھے تو اس کے بعد بھی ربط جاری رہتا ہے یہ عقیدہ ہے کہ ایک شئے پر جادوئی مشق کی گئی تو دوسری شئے پر بھی اس کا اثر ہوگا جس کے ساتھ اس کا پہلے سے تعلق تھا۔ مثال کے طور پر کسی فرد کو نقصان پہنچانے کے لیے اس کے بالوں پر جادوئی اثر کیا جاتا ہے۔ جادو کی دوسری قسمیں یہ ہیں۔

**کالا جادو:** ایسے جادوئی اعمال جو کسی فرد کو نقصان پہنچانے کے لیے کیے جاتے ہیں جیسے کسی کو زخمی کرنا یا پریشان کرنا اسے کالا جادو کہتے ہیں۔ یہ خطرناک اور غیر سماجی ہوتا ہے۔ سماج اس کی مذمت کرتا ہے جو لوگ کالا جادو کی مشق کرتے ہیں وہ قابل سزا ہیں۔

سفید جادو : اس سے اچھے نتائج حاصل ہوتے ہیں یہ فرد کے لیے اور بعض اوقات پورے سماج کے لیے فائدہ مند ہے ۔سفید جادو کسی بیماری کے علاج کے لیے یا کسی کام میں کامیابی کے لیے یا بارش کے لیے پیداوار میں اضافہ کے لیے ۔لوگوں کو بری طاقتوں سے بچانے کے لیے یا کسی فرد کی اچھی تقدیر کے لیے کیے جاتے ہیں ۔سماج اس کی اجازت دیتا ہے اور اس کی حوصلہ افزائی کرتا ہے ۔

### 29.5.4 مذہب اور جادو کے درمیان فرق

اگرچہ مذہب اور جادو بحرانی کیفیت پر قابو پانے کے دو طریقے ہیں لیکن دونوں کے انداز میں بہت فرق ہے ۔ان دونوں کے درمیان بنیادی فرق جبر اور حوالگی کا ہے مذہبی انداز میں فرد اعلا طاقت سے دعا اور عبادت کے ذریعہ رجوع ہوتا ہے اور عبادت کرتا ہے جب کہ جادوئی انداز میں وہ اعلا طاقتوں سے کام لے سکے گا ۔ان دونوں میں دوسرا فرق یہ ہے کہ مذہب کی عوامی اور اجتماعی نوعیت ہوتی ہے جب کہ جادو پوشیدہ عمل ہوتا ہے ۔ پروہت اور جادوگر دونوں دیوی چیزوں اور دوسروں کے درمیان ہوتے ہیں جادو سے خوف ہوتا ہے جب کہ مذہب کا احترام کیا جاتا ہے جادو نقصان دہ ہوتا ہے جب کہ مذہب فیض رساں

مذہب اور جادو دونوں اس دنیا کی پر اسرار حقیقتیں ہیں مذہب ارواح اور دیوتاؤں سے متعلق ہوتا ہے جبکہ جادو کو یہ سب طاقت کے ذریعہ حاصل ہوتا ہے جادوگر اور پروہت دونوں کا رول ایک ہی آدمی ادا کرتا ہے مذہبی اور جادوئی دونوں رسومات کی انجام دہی روایتی نظم کے تحت ہوتی ہے جس کو ماننا ضروری ہوتا ہے ورنہ اس کی تاثیر ختم ہوجاتی ہے ۔الفاظ کے بنانے میں ذراسی تبدیلی جادوئی فارمولے کو مذہبی دعا میں بدل دیتی ہے ۔

### 29.5.5 جادو اور سائنس

فرنیر کہتا ہے کہ جادو ایک کاذب سائنس (Psuedo Science) ہے یا ناجائز سائنس ہے کیوں کہ سائنس کی طرح یہ بھی سبب اور اثر کے تسلسل پر قائم ہوتی ہے ۔لیکن سبب اور اثر کے سلسلہ کا تعلق سائنس میں منطقی ہوتا ہے اور تجرباتی ثبوت دے سکتا ہے تعلقات سے متعلق جادو غلط مفروضات پر منحصر ہوتا ہے ۔فرنیر کے الفاظ میں جادو غلط ہے اس لئے یہ غیر فائدہ مند ہے اگر یہ صحیح اور فائدہ مند ہوسکے تو یہ جادو کے بجائے سائنس ہوجائے گی۔

سائنس کا تعلق طبیعی دنیا سے ہوتا ہے جبکہ جادو کا تعلق مافوق الفطرت اشیاء سے ہوتا ہے ۔سائنس صرف فطری وجوہات کو فرض کرتا ہے جب کہ جادو پراسرار وجوہات پر مبنی ہوتا ہے جب کہ جادو اپنی تکنیک سے تجربہ اور تصدیق حاصل کرتا ہے ۔

جادو کا استعمال رسومات کی انجام دہی سے متعلق غلطیوں کو سدھارنے کے لیے کیا جاتا ہے یا طاقتور جادوگروں کے جادو کے اثرات سے بچنے کے لیے ۔لیکن سائنس تیں ناکامی کم معلومات کی وجہ سے ہوتی ہے اور ان کو مزید ریسرچ کے بعد صحیح کیا جاسکتا ہے ۔

### 29.5.6 ٹوٹمیت

یہ قبائلیوں میں مذہب کی ابتدائی شکلوں میں سے ایک ہے ٹوٹم سے مراد اشیاء اور جانور (بعض اوقات کوئی پودا یا بے جان شے) جن کا

تعلق اس خیل سماجی گروہ یا سماجی اکائی سے ہوتا ہے مثال کے طور پر ایک قبیلہ ایک ٹوٹم سے تعلق رکھتا ہے جس کا وہ احترام کرتے ہیں۔ وہ اپنا نام ٹوٹم کے مطابق رکھتے ہیں اور اس کی عبادت کرتے ہیں قبیلہ کے ارکان کا یہ عقیدہ ہوتا ہے کہ ان کی نسل اس ٹوٹم سے تعلق رکھتی ہے۔ وہ اپنے گھر کے دروازوں پر ٹوٹم کا نشان کھدواتے ہیں وہ اپنے ٹوٹم کو نہ تو مارتے ہیں اور نہ ہی کھاتے ہیں اور وہ اسے فوق تجرباتی اہمیت دیتے ہیں۔

## 29.5.7 شئے پرستی

شئے معبود سے مراد وہ قابل احترام شئے ہے جس کے متعلق یہ عقیدہ ہوتا ہے کہ اس میں طاقت پوشیدہ ہوتی ہے اور اس شئے کا مالک اس شئے کے استعمال سے اپنے مقاصد کی تکمیل کرتا ہے۔ شئے پرستی ایک قسم کا مذہب ہے جس میں روح پرستی کی طرح اشیا کی پرستش کی جاتی ہے۔ کوئی پتا یا پتھر اپنی پراسرار طاقت کی بناء پر اہمیت کا حامل ہوجاتا ہے۔ یہ ان پڑھ سماج میں کافی مقبول تھا۔

## اپنی معلومات کی جانچ کیجیے۔

9۔ مذہب کی مختلف اشکال کیا ہیں؟

10۔ جادو سے کیا مراد ہے؟

11۔ جادوئی فارمولہ کونسے اصولوں پر منحصر ہوتا ہے؟

12۔ ٹوٹم سے کیا مراد ہے؟

## 29.6 مذہب کے سماجی فرائض

تاریخی اعتبار سے مذہب کے فرائض سماج کیلئے کافی اہم ہوتے ہیں بعض لوگوں کے مطابق مذہب سماجی اتحاد کا اہم ذریعہ رہا ہے ۔ بعض لوگوں کا یہ استدلال ہے کہ مذہب سماج میں عدم مساوات کے لیے ذمہ دار ہے حقیقت میں یہ جائیداد کی غیر مساوی تقسیم کی تصدیق کرتا ہے ۔ مذہب انسانی فلاح و بہبود اور فرد کو ذہنی سکون دلانے میں اہم رول ادا کرتا ہے سماجیات دانوں اور انسانیت دانوں میں دل چسپی پیدا کرنیوالا مسئلہ فرد اور سماج سے متعلق مذہب کے فرائض ہیں ۔ مذہب کے آفاقی فرائض حسب ذیل ہیں ۔

### 29.6.1 مذہب سماجی یکجہتی کا ذریعہ ہے

مذہب کا نظریہ سماجی یکجہتی اور سماجی کنٹرول کے ایک ذریعہ کی حیثیت سے درکھیم نے پیش کیا ہے ۔ اس نے مذہب اور رسومات کے چار بنیادی سماجی فرائض کی وضاحت کی ہے ۔ وہ ہیں (1) مذہب ڈسپلین اور سماجی تیاری کے لیے فرائض انجام دیتا ہے یعنی مذہبی رسومات ڈسپلن کو بڑھاوا دیتی ہیں جو سماجی زندگی کے لیے ضروری ہوتا ہے (2) مذہبی رسومات اتحادی فرائض انجام دیتے ہیں یعنی یہ افراد کو متحد کرتے ہیں جس سے سماجی اتحاد پیدا ہوتا ہے ۔ مشترکہ طور پر کام کرنے سے گروہ کے افراد کے مابین تعلقات مضبوط ہوتے ہیں ۔ (3) مذہب ایک طاقت دینے والا فرض انجام دیتا ہے یعنی یہ سماج کو اس کے مشترکہ سماجی ورثہ سے واقف کرتا ہے یہ ان کو ماضی سے جوڑتا ہے اس طرح کا شعور لوگوں میں حرکت پیدا کرتا ہے اور ان میں کام جاری رکھنے کا حوصلہ بڑھاتا ہے (4) یہ فرائض بھی انجام دیتا ہے ۔ مذہب سماجی خوشحالی کے خوشگوار احساسات قائم کرنے میں مدد دیتا ہے ۔ گروہ کو جب آفات سماوی مایوسیوں ، دیگر خطرات کا سامنا اور اہم ارکان کا نقصان ہوتا ہے تو مذہب ان سے نمٹنے کا حوصلہ پیدا کرتا ہے ۔

ٹالکاٹ پارسنس (Talcott Parsons) جو ایک امریکن ماہر سماجیات تھا کہتا ہیکہ مذہب تادیر سماجی اتحاد کو بڑھانے کا فرض ادا نہیں کرسکتا کیوں کہ ہم عصر سماج کم سے کم اجتماعی اور زیادہ سے زیادہ انفرادی شکل اختیار کرتا جارہا ہے ۔ پارسنس مذہب کو روایتی سماج کی طرح عصری سماج میں بھی سماجی کنٹرول کا ذریعہ کہتا ہے ۔ موجودہ سماج میں سماجی کنٹرول سماجی اتحاد Cohesion کے ذریعہ نہیں بلکہ انفرادی کنٹرول کے ذریعہ لایا گیا ۔ جو فرد کی اخلاقی ذمہ داری کا نتیجہ ہے ۔

### 29.6.2 مذہب تصادم کا سبب ہوتا ہے

مذہب نہ صرف اتحاد بلکہ تصادم کا بھی ایک سبب ہوتا ہے ۔ یورپ میں عیسائیت اور ایشیاء میں دیگر مذاہب اس کی تصدیق کرتے ہیں ۔ مذہبی جنگیں خون ریز ہوتی تھیں جس کی وجہ سے بعض اوقات ست سے لوگ مرجاتے تھے سماج میں مذہبی اختلافات اکثر بے چینی اور ٹکراؤ پیدا کرتے ہیں یہ اتحاد کے بجائے انتشار کا سبب بنتے ہیں ۔ ہندوستان میں فرقہ وارانہ فسادات اس کی بہترین مثال ہیں کہ کسی سماج میں مختلف مذہبی گروہوں سے تصادم برپا ہوتا ہے ۔

### 29.6.3 معروضی تجربات کے معنی

مذہب معروضی تجربات کو مفہوم عطا کرتا ہے یہ مختلف حالات میں معنویت فراہم کرتا ہے یا اس کے نظریہ کے مطابق مذہب زندگی میں معنویت اور مصیبت کے وقت مثبت مقصد فراہم کرتا ہے درکھیم کے نظریہ کے مطابق مذہب تسلی کا ذریعہ ہے اور یہ موت جو ایک ناگزیر حقیقت ہے اس کو تمدنی معنویت عطا کرتی ہے ۔ مذہب بحرانی حالات میں موت اور پریشانی کی صورت میں تمام قسم کی مایوسی کے وقت تسلی ہے ۔ مذہب انسانی مسائل کو حل کرتا ہے ۔

### 29.6.4 مذہب تسلی کا ایک ذریعہ ہوتا ہے

مذہب ٹھکرائے ہوئے ، بھوکے اور غصہ والے افراد کے لیے تسلی کا ذریعہ ہوتا ہے ۔ مارکس کے مطابق مذہب لوگوں کو تسلی دینے والا ذریعہ ہوتا ہے جو غیر مطمئن سماجی حالات میں بہتر زندگی کی آمد کا وعدہ کرکے تسلی کا موجب بنتا ہے۔

### 29.6.5 مذہب اور نامعلوم

بعض سماجیات دانوں اور انسانیات دانوں کے مطابق مذہب نامعلوم کے لیے جواب مہیا کرتا ہے جیسے پیدائش، موت، خواب اور فطری حالات جیسے موسم، موجیں اور آتش فشاں وغیرہ کے لیے جواب مہیا کرتا ہے ۔ ان پراسرار حالات کی تشریح دیگر سماجی اداروں کے حدود میں نہیں کی جاسکتی ۔

نفسیاتی تشریحات کے مطابق لوگ مذہبی رسومات اور امور کی ادائی کے ذریعہ اپنے تفکرات بھول جاتے ہیں لوگ مذہب سے متعلق اندھا عقیدہ رکھتے ہیں کیوں کہ یہ زندگی میں اپنے آپ کو غیر محفوظ تصور کرتے ہیں مصیبت کے وقت لوگ مذہب کا سہارا لیتے ہیں اور مذہب کی وجہ سے تفکرات اور الجھنوں سے سکون اور چین پاتے ہیں

اس طرح مذہب افراد کو زندگی کی ناگزیر حقیقتوں جیسے موت کیلئے تیار کرتا ہے موت سے متعلق معلومات اور اس کے بعد کی زندگی کے بارے میں معلومات سے لوگ مطابقت پیدا کرنے میں کامیاب ہوتے ہیں ۔ موت کے متعلق مذہبی دعوے بہتر زندگی کی شروعات کے ذمہ دار ہوتے ہیں موت مصیبت بھری دنیا سے چھٹکارا ہے ۔ اس کا دعوی کہ موت کرمایعنی اعمال کی سیڑھی پر اگلا قدم ہے جو آخری اسٹیج یعنی نروان یا نجات تک لیجاتی ہے ۔ اور مرنے والے کا چھٹکارا کبھی نہ ختم ہونیوالی روح کی منتقلی سے زندہ رہنے والوں کے دکھوں کو کم کردیتا ہے عیسائی موت کے لیے "خدا کے ساتھ آرام پذیر" کی اصطلاح استعمال کرتے ہیں اس خیال کے مطابق مرنے والا فرد رنج و غم کی شدت کم کردیتا ہے۔

### 29.6.6 مذہب سماجی کنٹرول کا ایک ذریعہ ہے

مذہبی عقائد مذہب کے ماننے والوں کے برتاؤ پر اثر انداز ہوتے ہیں ۔ پال ۔ ایچ ۔ لینڈیز نے مذہب کو افراد کے برتاؤ کو کنٹرول کرنے



B. NO. 010

کے رول سے تعبیر کیا ہے اس کے مطابق خالص سماجیاتی نقطہ نظر سے مذہب کو سماجی کنٹرول کی وجہ سے انسانی تمدن میں کافی اہمیت حاصل ہے ۔ انسان کی داخلی زندگی سے بحث کرتے ہوئے وہ انسان کو ان طاقتوں سے جوڑتا ہے جو زندگی اور کائنات کو کنٹرول کرتے ہیں مذہب بڑی حد تک فرد کے برتاؤ کو کنٹرول کرتا ہے ۔ مارکس نے زمانہ قبل کہا تھا کہ مذہب افراد کے لیے سکون کا باعث ہوتا ہے ۔ مذہب کا ایک اہم فریضہ صورت موجودہ کی حیثیت قائم رکھنا اور خدا کے قہر کے خوف کو دور کرنا ہے اور ان خیالات کا انسداد ہے جو سماج کے رواج کو الٹ پلٹ کردیتے ہیں ۔ اس طرح یہ ایک پولیس والے کا رول ادا کرتا ہے ۔

## 29.6.7 مذہب کا اقداری فریضہ

مذہب سماج میں اقداری فریضہ بھی ادا کرتا ہے ۔ یہ بڑی حد تک سماج کے اقدار اور معیارات کو سکھاتا ہے مثال کے طور پر یہ تلقین کہ "تم نہ قتل کرو گے ، نہ چوری کرو گے اور نہ ناجائز اولاد پیدا کرو گے " چناں چہ بائبل اس بات کو ساجیت کی ایک ایجنسی قرار دیتا ہے ۔ مذہب صرف لوگوں کو یہی نہیں سکھاتا کہ کیا کرنا چاہیے اور کیا نہیں کرنا چاہیے بلکہ ان اقدار سے کچھ بڑھ کر ہی قدروں سے روشناس کراتا ہے ۔ بعض موقعوں پر ان اصولوں کو مزید آگے بڑھایا جاتا ہے جیسے سماج میں قتل کے خلاف اصول ہیں لیکن عموماً یہ اس بات پر کنٹرول نہیں کرتے کہ فرد جب تک اپنے پڑوسی کو کسی بھی طرح نقصان نہیں پہنچاتا اس کے بارے میں کیا سوچتا ہے ۔ مذہبی نظام سماج میں استحکام اور ہوشمندی کی برقراری کے لیے بعض اقدار کی تشہیر کرتے ہیں ۔ مثال کے طور پر پڑوسی سے محبت کرو ، اور ان سے بھی اچھی طرح پیش آؤ جو تم سے کینہ رکھتے ہیں اور تم کو تکلیف دیتے ہیں ۔ یہ راست طور پر برداشت اور انسانی سمجھداری کا درس دیتا ہے ۔

## 29.6.8 یہ جمالیاتی جذبہ کو ابھارتا ہے

مذہب کا دوسرا فریضہ سماج کے لیے جمالیاتی جذبہ کا اظہار ہے جمالیاتی پہلو کا تعلق مذہب سے ہی نہیں ہوتا بلکہ بڑی عمارتیں موسیقی کے نمونے ، سنگتراشی اور مصوری کے نمونے ، مذہبی انداز کو اپناتے ہیں اس طرح مذہب جمالیاتی جذبہ کو ابھارتا ہے ۔

## 29.6.9 یہ سماجی بھلائی کا ذریعہ ہوتا ہے

عرصہ دراز سے مذہبی گروہ ضرور تمندوں کی مدد کرنے کی تلقین کرتے رہے ہیں ۔ مثال کے طور پر انیسویں صدی میں مذہبی گروہ یتیم خانے اندھے بہرے اور ذہنی معذور افراد کے لیے مدد سے ، دواخانہ اور اسی طرح کے فلاحی اور خدمتی اداروں کو قائم کرنے میں آگے رہے ہیں ۔



B. NO. 010

## 29.6.10 یہ اخلاقی اقدار کو مضبوط کرتا ہے

مذہب افراد کے لیے اخلاقی معیارات قائم کرتا ہے اور افراد سے یہ توقع کی جاتی ہے کہ وہ ان معیارات سے مطابقت پیدا کریں۔ مذہب فرد کے لیے کیا کرنا چاہیے اور کیا نہیں کرنا چاہیے کی وضاحت کرتا ہے اخلاقی اقدار مذہبی نظام کا ایک اٹوٹ حصہ ہوتے ہیں ہندو مذہب میں اخلاقی اقدار سماج کے معیارات اور اقدار سے مطابقت رکھتے ہیں۔

### اپنی معلومات کی جانچ کیجیے۔

14 شئے پرستی سے کیا مراد ہے ؟

15 مذہب کے کیا فرائض ہیں ؟

## 29.7 خلاصہ

اس اکائی میں ہم نے مذہب کا مطالعہ کیا جو ایک اہم ادارہ ہے مذہب عقائد اور عبادات کا ایک مربوط نظام جو مقدس چیزوں سے متعلق ہے۔ عقائد اور عمل ایک واحد اخلاقی کمیونٹی میں متحد ہوتے ہیں جس کو چرچ کہا جاتا ہے۔ یہ ان تمام کی ضروریات پورا کرتا ہے جو اس کے ماننے والے ہوتے ہیں تمام مذاہب میں ایک تنظیم ہوتی ہے جو مذہب کے تسلسل کو بڑھاتی ہے۔ چرچ اور مسلک مذہبی تنظیموں کی دو بنیادی قسمیں ہیں۔ مذہبی کونسل اور فرقہ ذیلی قسمیں ہیں۔ توہم پرستی، روح پرستی اور ٹوٹمیت جادو اور شئے پرستی مذہب کی مختلف اشکال ہیں مذہب کے فرائض سماج کے لیے اہمیت رکھتے ہیں۔ مذہب کے فرائض میں سب سے اہم فریضہ سماجی یکجہتی ہے۔

## 29.8 کلیدی الفاظ

ٹوٹم : ٹوٹم سے مراد اشیاء اور جانور جو قانون، نسل یا سماجی گروہ سے مخصوص تعلق رکھتے ہیں۔

شئے معبود: شئے معبود سے مراد وہ قابل احترام شئے ہے جس کے متعلق یہ عقیدہ ہوتا ہے کہ اس میں طاقت پوشیدہ ہوتی ہے اور اس شئے کا مالک اس کے استعمال سے اپنے مقاصد حاصل کرتا ہے۔

## 29.9 سفارش کردہ کتابیں

Emlile Durkehim : Elementary Forms of Religion

Hoebel : Anthropology

Frazer : Social Antrhopology

## 29.10 نمونہ امتحانی سوالات

I۔ مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات 30سطروں میں دیجیے

1۔ مذہب کی تعریف کیجیے اور اس کی خصوصیات پر بحث کیجیے۔

2۔ درکھائم کے مطابق مذہب کے اہم فرائض کیا ہیں؟

3۔ مذہب کس طرح سماجی اتحاد کا ذریعہ ہوتا ہے۔ تشریح کیجیے

II مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات 10سطروں میں دیجیے۔

1۔ روح پرستی سے کیا مراد ہے؟

2۔ توہم پرستی کسے کہتے ہیں؟

3۔ مذہب کی مختلف اشکال کیا ہیں؟

## 29.11 اپنی معلومات کی جانچ: نمونہ جوابات

1۔ مذہب عقائد اور عبادات کا ایک متحد نظام ہے جس کا تعلق مقدس چیزوں، عقائد اور عبادات سے ہوتا ہے جس کو ایک واحد اخلاقی کمیونٹی میں متحد کیا گیا جس کو چرچ کہتے ہیں چرچ ان سب کی ضرورتیں پوری کرتا ہے جو اس سے وابستہ رہتے ہیں۔

2 مقدس اشیاء

2۔ مذہبی رسومات

3۔ عقائد کا نظام

3 مذہبی تنظیم مذہب کے تسلسل کو بڑھاتی ہے اور مذہبی معلومات میں اضافہ کرتی ہے ۔

4 ویبر کے مطابق چرچ ،فرقہ اور ذیلی فرقہ مذہبی تنظیموں کی مختلف قسمیں ہیں ۔ شیورڈ، اوڈوم اور بروٹن کے مطابق چرچ ،فرقہ اور مسلک مذہبی تنظیموں کی تین بنیادی قسمیں ہیں۔

5 مذہبی کونسل اور فرقہ چرچ کی ذیلی قسمیں ہیں۔

6 مذہبی کونسل مذہبی تنظیم کی ایک شکل ہے جو ان سماجوں میں پائی جاتی ہے ۔ جس میں مذہبی اور سیاسی ادارے متحد ہوتے ہیں اور فرقہ ان سماجوں میں پایا جاتا ہے جہاں مذہب اور مملکت علاحدہ ہوتے ہیں۔

7 میکس ویبر کے مطابق کرشماتی عمل وہ طریق ہے جس میں کسی مذہبی تنظیم کی قیادت چند کرشماتی شخصیتوں سے نکل کر وسیع افراد میں منتقل ہوسکتی ہے جو سرکاری حیثیتوں کے حامل ہوں۔

8 مذہب کی اہم خصوصیات حسب ذیل ہیں۔

1۔ مذہب ایک گروہی مظہر ہے

2۔ یہ مقدس اور مافوق الفطرت قوتوں سے تعلق رکھتا ہے ۔

3۔ مذہب عقائد پر مشتمل ہوتا ہے

4۔ مذہب عبادات ورسومات کا مجموعہ ہوتا ہے ۔

5۔ مذہب کے اخلاقی مضمرات ہوتے ہیں۔

6۔ مذہب کا تعلق جذبات سے ہوتا ہے ۔

9 مذہب کی مختلف اشکال ہیں۔

1۔ توہم پرستی

2۔ روح پرستی

3۔ جادو

10 جادو ایک طریقہ ہے جس کے ذریعہ فطری اور مافوق الفطرت طاقتوں کو بعض مذہبی رسوم انجام دیکر قابو پایا جاتا ہے ۔

11 یہ عقیدہ ہوتا ہیکہ اس سے متوقع نتائج حاصل ہونگے ۔ مشابہہ سے مشابہہ پیدا ہوتا ہے اور ایک بار ربط سے ہمیشہ ربط رہتا ہے یہ دو اصول ہیں جن پر جادوئی فارمولے منحصر ہوتے ہیں۔

1.12 مصالحانہ جادو

2۔ تاثری جادو

3۔ متعدی جادو

4۔ کالا جادو

INSTRUCTIONAL MEDIA CENTRE IMC LIBRARY Hyderabad-34. MANUU

5۔ سفید جادو

13۔ ٹوٹم سے مراد اشیاء خاص کر جانور سے ہے جن کا تعلق خیل، سماجی گروہ یا سماجی اکائی سے ہوتا ہے۔

14۔ شئے معبود سے مراد وہ قابل احترام شئے ہے جس کے متعلق یہ عقیدہ ہوتا ہے کہ اس میں طاقت پوشیدہ ہوتی ہے اور اس شئے کا مالک اس کے استعمال سے اپنے مقاصد کی تکمیل کرتا ہے۔

15 مذہب کے اہم فرائض حسب ذیل ہیں۔

1۔ مذہب سماجی یکجہتی کا ذریعہ ہوتا ہے۔

2۔ مذہب تصادم کا سبب ہوتا ہے۔

3۔ معروضی تجربات کے معنی فراہم کرتا ہے۔

4۔ مذہب تسلی کا ذریعہ ہوتا ہے۔

5۔ مذہب اور نامعلوم

6۔ مذہب سماجی کنٹرول کا ذریعہ ہوتا ہے

7۔ مذہب کا اقداری فریضہ

8۔ یہ جمالیاتی جذبہ کو ابھارتا ہے۔

9۔ یہ سماجی بھلائی کا ذریعہ ہوتا ہے۔

10۔ اخلاقی اقدار کو مضبوط کرتا ہے۔

مترجم : محترمہ صابرہ سلطانہ

# اکائی 30 تعلیمی اداروں کے فرائض

## ساخت


30.0 مقاصد

30.1 تمہید

30.2 تاریخ کے مختلف ادوار میں ہندوستان میں تعلیم کے فرائض

30.3 تعلیم کے آفاقی فرائض

30.3.1 نوجوانوں کی سماجیت

30.3.2 قدامت پسندی

30.3.3 تمدن کا تحفظ اور ترسیل

30.3.4 تربیت اور تقسیم

30.3.5 سماجی تبدیلی لانا

30.3.6 تعلیم اور سماجی حرکت پذیری

30.4 خلاصہ

30.5 کلیدی الفاظ

30.6 سفارش کردہ کتابیں

30.7 نمونہ امتحانی سوالات

30.8 اپنی معلومات کی جانچ : نمونہ جوابات


## 30.0 مقاصد

اس اکائی میں ہم تعلیمی اداروں کے فرائض پر بحث کریں گے ۔

اس اکائی کو مکمل کرلینے کے بعد آپ اِس قابل ہوجائیں گے کہ :

- تاریخ کے مختلف ادوار میں ہندوستان میں تعلیم کے فرائض کی تشریح کرسکیں۔
- تعلیم کے آفاقی فرائض کی تشریح کرسکیں۔

## 30.1 تمہید

سماج مختلف سماجی اداروں سے تشکیل پاتا ہے جس میں ایک تعلیمی ادارہ جو دیگر سماجی اداروں سے قریبی تعلق رکھتا ہے۔ عصری دنیا میں تعلیمی اداروں کو سماجی مقاصد کا اہم ذریعہ سمجھا جاتا ہے۔ تمام دنیا میں حکومتیں تعلیمی پالیسیاں بناتی ہیں اور تعلیمی اداروں کو مالیہ فراہم کرتی ہیں یہ معاشی' سیاسی اور سماجی ترقی سے مربوط ہوتی ہیں۔ اس طرح یہ جدید سماج کی مرکزی سرگرمیوں میں سے ایک ہے۔ جیسا کہ افراد کو تعلیم فراہم کرنا موجودہ سماج کے اہم فرائض میں سے ایک ہے اس لیے سماجیات کے لیے تعلیم کا بحیثیت ایک سماجی ادارہ کے جائزہ لینا ضروری ہے۔

## 30.2 تاریخ کے مختلف ادوار میں ہندوستان میں تعلیم کے فرائض

کئی مصنفین نے کہا ہے کہ تعلیمی اداروں کے فرائض کی مختلف ادوار اور مختلف سماجوں میں فہرست بنانا مشکل ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ تعلیمی ادارے کے خاص فرائض ایک سماج سے دوسرے سماج اور وقت کے مطابق بدلتے رہتے ہیں۔ مثال کے طور پر روایتی اور ناخواندہ سماجوں میں تعلیم صرف خاندان میں دی جاتی تھی۔ عموماً اس وقت باقاعدہ استاد نہیں ہوا کرتے تھے۔ جیسا اب ہیں اور بچوں کو تعلیم دینا بڑوں کے فرائض کا ایک حصہ تھا۔ اس میں شک نہیں کہ خواندگی قبل صنعتی سماجوں میں تھی لیکن بعض اعلیٰ گروہ جیسے واعظ، بادشاہ حاکم، اور تاجر تعلیم حاصل کرتے تھے۔ کسانوں کی اکثریت ناخواندہ تھی۔ لیکن جدید صنعتی سماج بڑھتی ہوئی ناخواندگی کیساتھ اپنے فرائض نہیں انجام دے سکتا ہے۔ کیوں کہ جدید دنیا کی ضروریات روایتی سماج سے مختلف ہوتی ہیں۔ آج ہمارے پاس ایک اعلا اداراتی تعلیمی نظام ہے صنعتوں اور حکومت کے دفتروں کے لیے ہم کو تربیت یافتہ لوگوں کی ضرورت ہوتی ہے سائنسی تعلیمات میں اضافہ ہوا اور اس سے مخصوص قسم کے تعلیمی اداروں کا قیام عمل میں آیا ہے جو طب، انجینیرنگ اور ٹکنالوجی سے متعلق ہیں

اب ہم ہندوستان میں تعلیم کے فرائض کا تاریخی اعتبار سے جائزہ لیں گے۔ مثال کے طور پر قدیم ہندوستانی زندگی' سیاسی یا معاشی ضروریات سے زیادہ مذہب کے زیر اثر تھی۔ تعلیم کا حاصل کرنا نہ صرف شخصی تھا بلکہ تعلیم مذہبی تعلیم کا ایک حصہ ہوتی تھی۔ یہ مکتی حاصل کرنے کے لیے بھی ضروری سمجھی جاتی تھی۔ قدیم ہندوستان میں تعلیم کا اہم مقصد ذہنی تربیت اور اپنے دھرم کی تکمیل کرنا تھا۔ ہندوستانی مسلمانوں میں تعلیمی نظام زندگی کے ان مقاصد اور اصولوں کے مطابق تھا جو مسلمانوں کی مذہبی کتاب قرآن پاک میں بتائے گئے ہیں۔ اسلامی تعلیمات کا آغاز حضرتؐ کے اللہ کے تصور سے مربوط ہے۔

برطانوی دور میں تعلیم برطانوی بیوروکریسی کی فوری ضروریات کی تکمیل کرتی تھی۔ تعلیم کو سماجی تبدیلی کا ذریعہ یا عوام کو تعلیم یافتہ بنانا نہیں تھا۔ تعلیم کو معاشی، صنعتی اور ٹکنیکی ترقی کے ساتھ مربوط کرنے کے لیے سنجیدگی سے نہیں سوچا گیا۔ برطانوی دور میں مدرسہ، کالج اور یونی ورسٹیاں نظریاتی اعتبار سے تمام عوام کے لیے کھلے ہوتے تھے۔ زیادہ تر ادارے شہری علاقوں میں تھے جس سے صرف تعلیم یافتہ اور عیسائی ہی مستفید ہوتے تھے۔ دیگر طبقات ان مواقع سے خاطر خواہ فائدہ نہیں اٹھاسکے

## 30.3 تعلیم کے آفاقی فرائض

اب ہم تعلیم کے آفاقی فرائض پر توجہ دیں گے ۔

### 30.3.1 نوجوانوں کی سماجیت

تعلیم کا پہلا عالمی فریضہ نوجوانوں کی سماجیت ہے ۔ سماجیت کے طریق میں تعلیمی ادارے کلیدی رول ادا کرتے ہیں ۔ یہ ایک کنٹرول کا ذریعہ ہے جس سے فرد کے برتاو میں تبدیلیاں لائی جاتی ہیں یہ نہ صرف علم اور مہارت میں اضافہ کرتا ہے بلکہ یہ شخصیت کی نشونما بھی کرتا ہے شخصیت کی تشکیل تعلیم کے ذریعہ ہوتی ہے جو تمدنی ورثہ کی ترسیل کا اہم فریضہ انجام دیتی ہے ۔ مدرسہ تعلیم کا مخصوص رسمی ادارہ ہے جہاں بچہ اپنی شخصیت کی نشونما پاتا ہے ۔ پسندیدہ معلومات مہارتیں اور تجربات کو اپناتا ہے مدرسہ نہ صرف گروہی زندگی کا ماحول فراہم کرتا ہے بلکہ سماجی تربیت بھی کرتا ہے بچہ دوران مدرسہ نظم و نسق ، قاعدے قوانین جیسے خارجی کنٹرول خوشی سے قبول کرتا ہے ۔ یہ اس کی شخصیت کا اٹوٹ حصہ بنتے ہوئے داخلی کنٹرول کا ذریعہ بن جاتے ہیں ۔ یہ سماجی معاملات میں حصہ لینے کے قابل بناتا ہے ۔ تعلیمی ادارے افراد کی نشونما میں پیش قدمی کرتے ہوئے مسائل کو آزادانہ طور پر حل کرتے ہیں ۔

### 30.3.2 قدامت پسندی

تعلیم کا دوسرا آفاقی فریضہ قدامت پسندی ہے بعض وقت قدامت پسندی کی اصطلاح منفی معنوں میں استعمال کی جاتی ہے ۔ جارج اے تھیوڈرسن (George A.Theodorson) اور اکیلیس جی ۔ تھیوڈورسن (AchillesG. Theodorson) (73_1969) کے مطابق قدامت پسندی ایک نظریاتی پہلو ہے ۔ جو سماجی تبدیلی کے خلاف ہوتی ہے اور خاص طور سے تمدنی روایات اور اقدار ماضی کی فراست کا ورثہ سمجھے جانے کی وجہ سے تبدیل نہیں ہوتے قدامت پسندی موجودہ صورتحال کو جوں کا توں برقرار رکھتی ہے لیکن بعض اوقات خود قدامت پسند بھی اپنے حال اور ماضی سے اسی طرح بیزار نظر آتے ہیں جیسے کہ غیر قدامت پسند ۔ قدامت پسندی احیاء پسندوں اور ترقی پسندوں دونوں میں پائی جاتی ہے ۔

### 30.3.3 تمدن کا تحفظ اور ترسیل

تعلیم کا ایک فرض تمدن یا سماجی ورثہ کا تحفظ اور اس کو نئی نسل میں منتقل کرنا ہے ۔ کسی حد تک تعلیم ایک قدامت پسند طاقت ہے ۔ اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ تعلیم تبدیلی کے خلاف ہے ۔ مدرسہ کسی حد تک سماج کے اقدار ، عقائد ، احساسات ، معلومات ، مہارتیں اور رجحانات کو ایک نسل سے دوسری نسل میں منتقل کرنے کے ذمہ دار ہیں ۔ تاکہ نوجوان بھی سماج کے تحفظ اور استحکام میں حصہ ادا کرسکیں ۔ یہ ایک مسلسل جاری رہنے والا طریق ہے یہ طریق مستقل طور پر مروجہ تمدنی نقوش بناتا ہے اور اس سے انحراف نہیں کیا جاتا ۔

کوئی بھی تمدن پیدائشی نہیں ہوتا اس لیے اسے نئی نسل کو سکھانا پڑتا ہے روایتی قبل صنعتی سماجوں میں تمدن نسبتاً غیر تفرقی اور سکونی تھا ان سماجوں میں تمدن کی منتقلی کا کام مدرسہ جیسے غیر رسمی اداروں کے ذریعہ انجام پاتا ہے خاندان نوجوانوں کو گروہ کے مخصوص تمدن

سے واقف کرواتا ہے۔ لیکن اب تمدن اس قدر پیچیدہ اور مختلف ہوچکا ہے کہ اس کو نئی نسل میں منتقل نہیں کرسکتا۔

تمدن کی منتقلی ایک نسل سے دوسری نسل میں مسئلہ بن گئی ہے اس کے نتیجہ میں تمدن کی اداراتی ترسیل (اسکول کے ذریعہ) ضروری ہوتی ہے رسمی تعلیم کی وسعت بڑھ گئی ہے اس بنیادی طریق میں ہم نوجوانوں کو اپنے مروجہ اور روایتی اداروں جیسے خاندان، مذہب، حکومت، اور معاشی نظام سے احترام اور محبت کی تلقین کرتے ہیں۔ اس میں گھریلو سائنس، صحت اور جسمانی تعلیم، شہریت کی تربیت۔ ووکیشنل ٹریننگ وغیرہ جیسے مضامین شامل ہیں۔ ان کے علاوہ عام مضامین جیسے زبانیں، ریاضی، سائنس وغیرہ بھی شامل ہیں نصابی اور غیر نصابی سرگرمیاں اس طرح شامل کی جاتی ہیں کہ بچے ان بنیادی اداروں سے تنقید اور عقلی جائزہ لینے سے پہلے اپنا تعلق بتاتے ہیں مدرسہ گیت، رقص اور ڈراموں جیسی تمدنی سرگرمیوں کے ذریعہ اطاعت کے اظہار کی حوصلہ افزائی کرتے ہیں۔ مثال کے طور پر روزمرہ کی اسکول کی سرگرمیاں، قومی ترانے کے گانے، قومی جھنڈے کو سلامی دینے اور قومی عہد سے شروع ہوتی ہیں۔ یہ عمل بچے کو جذباتی طور پر فرمانبرداری کی اصطلاح کو سمجھنے کے قابل بناتا ہے سیکھنے کے اس طریق میں بچے صرف مسلمہ اداروں کی عزت کرنا ہی نہیں بلکہ ان اقدار کی بھی عزت کرتے ہیں جن پر یہ قائم ہیں۔ فریڈرک ایلکیم (Frederick Eikin) اور گیرالور ہوم ڈیل (Geralor Homdell) (1972) کے مطابق افراد اقداری سماجیت سے زیادہ متاثر ہوتے ہیں۔ مدرسہ سے اپنی سرگرمیوں کے ذریعہ پارلیمانی جمہوریت سیکولرازم، مساوات، خانگی جائیداد، قانون اور نظم، انفرادیت، روایتی خاندان جیسے اقدار کو اپنانے کی تلقین کرتے ہیں۔ اس طرح مدرسے سماجی کنٹرول کے ذرائع کی حیثیت سے کام کرتے ہیں۔

## 30.3.4 تربیت اور تقسیم

موجودہ دنیا میں تعلیم کا دوسرا اہم فرض افراد کی تربیت اور ان کو مختلف حیثیتوں سے ہم آہنگ کروانا ہے۔ یہ معلوم ہے کہ تعلیمی صلاحیتیں نہ صرف اعلی حیثیت کی علامت ہیں بلکہ زیادہ فائدہ بخش پیشوں سے بھی قریبی تعلق رکھتے ہیں۔ تعلیمی صلاحیتیں اور پیشہ ورانہ مقام سے جو تعلق ہے وہ اس لیے کہ تعلمی ادارے ذہنی، ٹکنیکل اور فنی مہارتیں سکھاتے ہیں جو روزگار کے لیے ضروری ہوتے ہیں اس کے علاوہ یہ اقتدار کی فرمابرداری، پابندی اور کسی کام کو ذمہ داری سے نبھانے کی تاکید کرتے ہیں۔ اس لئے مزدور اپنے کام اور پیشوں میں وقف ہوجاتے ہیں۔ تعلیم اور پیشہ میں تعلق ہمارے تعلیمی اداروں کے دوسرے اہم فرائض کی طرف بھی اشارہ کرتا ہے۔ یعنی وہ سماج کی مختلف حیثیتوں کے لیے افراد کے انتخاب میں رول ادا کرتے ہیں۔

## 30.3.5 سماجی تبدیلی لانا

جیسا کہ پہلے کہا گیا ہے کہ تعلیمی ادارے نہ صرف قدامت پسند ہوتے ہیں بلکہ یہ سماجی تبدیلی لاتے ہیں۔ یہ ہمارے تعلیمی اداروں کا بہت اہم کام ہے ہر جگہ آج کا مقبول نعرہ یہی ہے کہ تعلیم سماجی تبدیلی کے لیے ہے۔ مستقل تحقیق کے ذریعہ تعلیمی ادارے نئی معلومات کی تحقیق کرتے ہیں اور پھر ان کا ارتقا ہوتا ہے حکومتیں، صنعت اور دیگر تنظیمیں یونیورسٹیوں اور معیاری تحقیقی تنظیموں کے ذریعہ اس جہت میں تحقیقی کام ہوتے ہیں۔ آج تحقیق پر کئی سو کروڑ روپیہ خرچ کئے جارہے ہیں۔ ہم تحقیق اور ایک ترقیاتی ونگ کے بغیر بڑی صنعت کے قیام کے بارے میں سوچ بھی نہیں سکتے۔ جدید حاصل کردہ معلومات کو پیشہ ورانہ رسائل، میگزینس، اخبارات اور دیگر ذرائع ابلاغ کے ذریعہ پھیلایا جاتا ہے۔ یہ ادارے نہ صرف نئی معلومات پھیلانے کے کام آتے ہیں بلکہ اقدار، رجحانات اور دنیا کا جائزہ لینے کے طریقے جو سماجی



INSTRUCTIONAL MEDIA CENTRE * MANUU
IMC LIBRARY
Hyderabad-32

تبدیلی میں مددگار ثابت ہوتے ہیں یہ بات مسلمہ ہے کہ تعلیم نئی معلومات اور نئے نظریات کو عام کرتی ہے ۔ مثال کے طور پر امریکہ میں تیز رفتار صنعتیت اور جدیدیت کے دوران تعلیم کامیابی، مقابلہ اور بحث اور پابندی جیسے نئے اقدار سکھاتی رہی ہے تاکہ معاشی ترقی ہوسکے ۔

جب کبھی سائنسی فکر پر زور دیا گیا تو مذہبی اور جادوئی طریقوں کی اہمیت کم ہوگئی ۔ سائنسی نظریات، روایتی عقائد اور اقدار کی اہمیت کو گھٹا دیتے ہیں روایتی عقائد اور اقدار پر تعلیم کا اثر وہ اہم طریقہ ہے جس کے ذریعہ تعلیم سماجی تبدیلی لاتی ہے ۔

پریلینس اور پریلینس (Parelines and Parelines) (1978:30) کے مطابق تعلیم روایتی اداروں کے تنقیدی تجزیہ کو بڑھاوا دیتی ہے کئی ممالک میں خاص طور پر مغرب میں اعلا تعلیم اکثر اداروں اور اقدار کے تنقیدی تجزیہ سے عبارت ہوتی ہے ۔ کوئی بھی محقق یہ یقین رکھتا ہے کہ اعلا تعلیم کا اثر روایتی اداروں کی طرف بہت تحفظانہ ہوتا ہے اور سماجی اور سیاسی نظریات کو مقبولیت حاصل ہوتی ہے ۔

## 30.3.6 تعلیم اور سماجی حرکت پذیری

یہ ایک حقیقت ہے کہ بعض اوقات تعلیمی ادارے نئے خواص طبقہ کے ارتقاء کے ذمہ دار رہ چکے ہیں یہ اکثر جدیدیت کا نتیجہ ہوتا ہے مثال کے طور پر ہندوستان میں درج فہرست ذاتوں میں تعلیم کا پھیلنا ان ذاتوں کو اونچی حرکت پذیری کے لیے سماج میں خواص کا رتبہ حاصل کرنے کے لیے مددگار ثابت ہوگا ۔

ہندوستان میں آزادی کے بعد مدرسے، کالجس، اور یونیورسٹیاں آبادی کے تمام طبقات (بلحاظ ذات) کے لیے کھول دیئے گئے تاکہ وہ سائنسی اور تکنیکی مہارت حاصل کر سکیں اور ان میں سے اکثر لوگوں نے جدید پیشوں کو اختیار کیا جو روایتی نظام کے تحت ناممکن تھا جہاں پر مخصوص طبقات کی ہی اجارہ داری تھی ۔ نیا تعلیم یافتہ طبقہ اس طرح جلد ابھر گیا کہ ہمارا معاشی نظام اس قابل نہیں تھا کہ ان سب کو روزگار فراہم کرسکے اس لیے جدید ہندوستان میں یہ طبقہ بے چینی کا شکار بنا ۔ یہاں یہ نوٹ کرنا چاہیے کہ ساری دنیا میں یونیورسٹیاں انقلابی تحریکات کا مرکز رہی ہیں طلباء اکثر تنقیدی رول ادا کررہے ہیں کیوں کہ ان میں جولانی، جوش اور خطرہ کا مقابلہ کرنے کا جذبہ پایا جاتا ہے ۔

### اپنی معلومات کی جانچ کیجیے ۔

1) صحیح یا غلط بتلایئے ۔

1۔ تعلیمی ادارے سماجی تبدیلی کے اہم ذرائع ہیں ( ) ( )

2۔ تعلیمی ادارے معاشی ترقی سے مربوط ہوتے ہیں ( ) ( )

3۔ جدید سماج کا ایک بڑا فریضہ لوگوں کو تعلیم یافتہ بنانا ہے ( ) ( )

2) تعلیمی اداروں کے آفاقی فرائض کیا ہیں ؟

---

---

## 30.4 خلاصہ

تعلیم کے آفاقی فرائض میں نوجوانوں کی سماجیت اور ایک نسل سے دوسری نسل میں تمدن کی ترسیل ہے ۔ یہ سماجی کنٹرول کے ذرائع کی حیثیت سے کام کرتے ہیں۔ تعلیم کے فرائض میں مسابقتی جذبہ پیدا کرنا اور کام کا محرک بنانا ہے وہ سماج میں افراد کی مختلف حیثیتوں میں تقسیم اور انتخاب کے ذمہ دار ہوتے ہیں تعلیمی ادارے سماجی تبدیلی بھی لاتے ہیں ۔ ایک طرف تو اعلا تعلیمی ادارے تخلیقی صلاحیتوں کے مراکز ہیں تو دوسری طرف نئی معلومات اور اقدار نوجوان نسل میں پھیلاتے ہیں۔ تعلیمی ادارے نئے خواص طبقہ کی ارتقاء اور سماجی حرکت پذیری کے بڑھاوے کے ذمہ دار ہیں۔ تعلیم روایتی اداروں اور اقدار کا تنقیدی تجزیہ کرتی ہے ۔ اس طرح وہ انقلاب کا ذریعہ بنتی ہے ۔

## 30.5 کلیدی الفاظ

بیوروکریسی: ایک ایسا مخصوص تربیت یافتہ انتظامیہ جو کسی تنظیم میں اس کے شرکاء کو مسائل کے ادراک پیش بینی اور ان کو ایک دوسرے سے مربوط کرنے کا کام انجام دیتا ہے۔

2۔ خواص: خاص مراعات والا گروہ جو کسی بڑی سیاسی تنظیم میں اقتدار و اختیارات کا حامل ہوتا ہے ۔

3۔ سماجی حرکت پذیری: کسی سماجی درجہ بند نظام میں افراد کی اوپری یا نچلی حرکت پذیری ہے ۔

## 30.6 سفارش کردہ کتابیں

| | |
|---|---|
| Michael Harlambos | : Sociology a new approach |
| John M. Sheperd | : Sociology |

## 30.7 نمونہ امتحانی سوالات

I۔ مندرجہ ذیل ہر سوال کا جواب 30 سطروں میں لکھیے ۔

1۔ سماجیت کے طریق میں تعلیم کس طرح معاون ثابت ہوتی ہے ؟

2۔ تعلیم کے آفاقی فرائض کیا ہیں ؟ تشریح کیجیے ۔

3۔ قدیم ہندوستان میں تعلیم کے فرائض کیا تھے ؟

II۔ مندرجہ ذیل ہر سوال کا جواب 15 سطروں میں لکھیے ۔

1۔ قدامت پسندی کے تصور کی تشریح کیجیے۔

2۔ تعلیم اور سماجی حرکت پذیری کے درمیان تعلق کو سمجھائیے۔

## 30.8 اپنی معلومات کی جانچ: نمونہ جوابات

1۔ 1۔ صحیح

2۔ غلط

3۔ صحیح

2۔ تعلیمی اداروں کے آفاقی فرائض حسب ذیل ہیں۔

1۔ نوجوانوں کی سماجیت

2۔ قدامت پسندی

3۔ تمدن کا تحفظ اور ترسیل

4۔ افراد کی تربیت اور تقسیم

5۔ سماجی تبدیلی لانا

مترجم : محترمہ صابرہ سعادت